

**TEXT PROBLEM  
WITHIN THE  
BOOK ONLY**

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_222480**

UNIVERSAL  
LIBRARY

۱۲۵۸ و ۱۳۱۵

دبیر سلامت کلی

دفتر مآتم

۱

(۱۶)

OUP-880-5-8-74-10,000.

34

**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

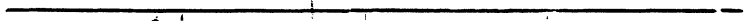
Call No. 1913 & 2710 Accession No. 221258

Author → → د. سید محمد رفیع

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

دفعہ 2 تا 7





صَبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صَوْنٌ لِيَالِي ۥ صَبَّتْ عَلَى مَصَابِيهِ لَوَائِي ۥ

نقل و مستحفظ و مکتب خانہ کبیر لکھنؤ، فضل  
 شہزاد شاعر اعظم عالمگیری صاحب المجلد دوم، ص ۱۰۰  
 بعض کلام شعر نظام بنیاد الیٰطربہ ہے  
 ایضاً کاغذ آرکیائیونی نقل کا اصل اس بابا  
 صادق آٹا کا بیرون کے ماہیہ ہے

جلد دوم  
 ۱۹۷۵  
 (پایس)

تصنیف شریف فصیح المعنی بلغانہم التقویٰ سادات الذہن یحق کہل الاربع المذوق  
 الباسع الاربع بگزیدہ رب قدر بنائبہ اسکرامت علی سیر علی اندر جائت فی الجمان  
 باہتمام بندہ ام زینب سید محمد علی عفی عنہ

فیض محمد پریس لکھنؤ پرفائیش جناب سید عبدالحسین حسنا

## ۲

### مہرست مرثیہ ہائے جلد دوم ذکر ماقم

تعداد بند	احوال	مطلع	صفحہ نمبر	ردیف
۳۸	جناب امیر	اسے روزہ وارد آہ چکا کے یہ روزہ میں -	۱	۱
۸۱	در حال جناب عباس	انجیل سچ لب شیرین عباس	۶	۲
۱۶۳	در حال جناب علی اکبر	گل گشت گلستان بختک کرتے میں اکبر	۱۵	۳
۳۵	علیٰ فرخ و امام حسین	جب ظالموں کا آل عبا پرورش ہوا	۲۹	۴
۳۹	در حال علی اکبر	اکبر نے طلب کی جو رضا دشت و غاکی	۳۳	۵
۴۵	در حال فرخ و خاندان حسین	یہ وہ ہمیشہ فرخ و کجی کا دوستان حسین	۳۷	۶
۴۱	در حال جناب عباس	عباس نے جب تصد کیا صفت شکنی کا	۴۲	۷
۵۸	در حال قیامت	عزیز و نام شاہ زمین وہ ماتم ہے	۴۷	۸
۵۵	در حال جناب عباس	جب صبح نمایاں ہوئی عاشور کی شب کی	۵۳	۹
۳۲	در حال امام حسین	شہ پر ہوا جدم غلبہ تشنہ لبی کا	۵۹	۱۰
۳۲	در حال امام حسین	جب گمراہ میں دفتر ایمان آٹ گیا	۶۳	۱۱
۱۶۲	در حال امام حسین	آدم کا وادرس نبی آدم میں کون ہے	۶۶	۱۲
۵۴	در حال زور و بھارتیہ	جب رن میں بجنج عدو ایک شب رہے	۸۵	۱۳
۱۰۷	در حال علی اکبر	رینین زوال مہر نور کا وقت ہے	۹۱	۱۴
۳۶	دوشاد و طاہرین	جب فتح نامے نوح عدو نے رقم کیے	۱۰۳	۱۵
۶۶	در حال و آئی طرح	قربان ملک ہوتے ہیں اس بزم عزائم	۱۰۷	۱۶
۵۲	در حال پیامان خدا	جب دولت اولاد شہ دین نے ندادی	۱۱۱	۱۷
۳۶	سندھ سے	جب قیدیوں کو راہ میں ماہ صفر ہوا	۱۲۱	۱۸
۳۶	در حال شاہ و غم	جب پریشان ہوئی مولائی جامعہ دین	۱۳۵	۱۹
۲۸	در حال شاہ و غم	سفر و گئی جب شاہ نے تیاری کی	۱۴۹	۲۰
۱۰۵	در حال جناب علی	موسیٰ طور حلی و فاطمہ عباس	۱۳۴	۲۱
۱۳۳	در حال خانیہ و آقا	جب خواب میں! نو کو نظر آگئی زہرا	۱۴۵	۲۲
۱۳۳	در حال شاہ و غم	اشد نے پیدا جو کیا رنج و بلا کو	۱۶۱	۲۳
۹۳	در حال امام حسین	کسی نشین عرش نور حسین ہے	۱۷۶	۲۴
۳۶	۱۱	آہوئے گصہ قربانی داد ہر حسین	۱۸۶	۲۵

سید عبدالحسین تاجرت کتب محلہ درگاہ کوٹھی سردار بلخ لکھنؤ۔

# دفتر ماتم جلد دوم

Checked 1975

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

<p>۷۷          کس عسکریں بلایا اور کار کا لو          ہر دو سو بیویوں کو دین گاہ میں عدو          مٹ جا یا بیچ سال کے سجاد نیک ہو          دادا کے دل میں پتھر کے کباب کی آرزو</p>	<p>۷۸          کیا صاحبان کے تعلق کی خبریں          دادا دعا اور مسرت و دلگاہے نہیں          کیا خلد میں اس وقت خوار و کھڑ نہیں          یہ تو تعلق دل ہے از نہیں</p>	<p>۷۹          کھا اور دینیم ہوا فرق مٹھا          سداہ جب تک کہ زلف کا نقل تھا          چینی کی اسون زینت و کلفت نہ تھا          ہونگے کے بجائے پونگے پونگے</p>
<p>۸۰          کم سن کی تیج شہ دادس کے بین          عباسی فادار ابھی نو برس کے بین</p>	<p>۸۱          اہل ہل کے عرش و نیگار بقدیر کا          تابوت جب اٹھے گا جناب امیر کا</p>	<p>۸۲          شتے ہو جو جریل نے اس وقت کیا کہا          وہ بوہ بیٹ کر قتل امر قضا کہا</p>
<p>۸۳          کیا آجکل جنہوں کی تاریخ انکار          گروہ جی ہوتے ہیں زور و ہزار          ہر شے میں سب زیادتی مخصوص بار بار          ہواں علی بن علی جو بہترین ہوا</p>	<p>۸۴          کسی غم کا جو ہم دنیا کر نظر          جگو پکا رہے ہو ہم کو کھینچ لے          دانشمندان میں ایسا کون ہے          خود شامہ و نقار میں شب جوئی</p>	<p>۸۵          دو لکھ کے ہاں تک کہ وہ کون کا          دینی ہوئی تو یوں ہی تھی جنات          ہاتھ نہ چون باب کا لکھی بیات          اور آٹھ یا قبو کہہ بیٹے بیات</p>
<p>۸۶          تربت میں بھی بڑی چون گھوٹا ہوا بین          شاہ بخت بان میں ابھو ہوا بین</p>	<p>۸۷          جب اعلیٰ کہا دہین موجود ہو گئے          حیف اندون جہان سے نابود گئے</p>	<p>۸۸          زکوایا نانا جان کو دارالاسلام بین          بن باپ کا گیا امین ماہ صیام بین</p>
<p>۸۹          دنیا میں نامہ ہر تہ صبر جن جن          اتنا ہی درد سے صدمہ ہوا اور          کہتے تھے کہ سب سے بد وقت ہے یہ          سن ہوا شامیان علی کا دل کھلو</p>	<p>۹۰          فال ہی ہے مستند علی علی علی          سید زریہ جان تو بظلمت با          کار کی کونہ خیر سے جو دنا          جھکے تھے وہ تو ہوتی جو بظلمت با</p>	<p>۹۱          نام نازوں کے گودہ سے نکلا          عید زینت سے کہا کھلو کھلو          یہ بچو اور نامہ ہر تہ صبر جن جن          یہ بچو اور نامہ ہر تہ صبر جن جن</p>
<p>۹۲          دستشیر ناسیج بھی گاہ افغان میں ہے          پورا اعلیٰ کا ہندی ہادی جہان میں ہے</p>	<p>۹۳          شیر خدا کا سر شمشیر ہو گیا          مسجد میں وقت صبح یہ اندھیر ہو گیا</p>	<p>۹۴          لیکن جہین کے زخم پر مال ماندہ وہ          میرا سر شاہ فقہ اسے لال ماندہ وہ</p>

<p>۱۱۱          بادشاہ انھوں نے خرم شہزادہ جلال          بولنے لگی کہ ارد گرد درود پڑھا          شہزادہ جو کسا تو کیا پودہ ہی قال          چڑھتا ہا بھلکے پکا پودہ خوشحال</p>	<p>۱۱۲          شہنشاہ نے کہا کہ ہوا اور زمین          لاکھ لاکھ کھم چم پناہ منتر تین          یوں لکھ لکھ لکھ تین جہیز کو زمین          کا نصاب دیکھ لکھ تین تین تین</p>	<p>۱۱۳          ام البنین کو کیا پودہ صدمین تیار          باہن لکھ تین لکھ علبش نے کہا          اور ان صدقہ تین تین تین تین تین          جہان حسن تین تین تین تین تین</p>
<p>اب در کیسا اسے اسد ذوالجلال ہے          ہاتھوں سر کر کے کما وہ ہی حال ہے</p>	<p>آ کر جلو میں روح امین ننگے سر چلا          لاشہ کشتہ دوزخ سر کا گھر چلا</p>	<p>روشن کرد جہان میں تم اپنے نام کو          صدقہ اتار و شاہ بخت پر غلام کو</p>
<p>۱۱۴          پورے کے پورا جاغت کی چنگیا          باہر سر پڑھنے لگے آری شفا          ناگاہ اس کے کسی عورت مندی صفا          نہ اس کے پیار سے زینت ہے پور کسا</p>	<p>۱۱۵          پورے پورا لاشہ مردان قہر سید          بسا شہر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ          بعد کے یوں ہی تین تین تین تین تین          مردانہ خواب کا وہ نام پور</p>	<p>۱۱۶          لکھ لکھ اس میں منی خلیج وہ پور          لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ          لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ          جہان برکت ہے نام پور لکھ لکھ</p>
<p>بابا کو میرے جلد جو گھر میں نہ لاؤ گے          تو سر پر ہنہنہ جگہ بھی سجہ میں پاؤ گے</p>	<p>رکھ رکھ کے ہاتھ آگھوں پر بیٹھنے سے لگے          پھیلا کے ہاتھ لاشہ سے زینت پلٹ گئی</p>	<p>سیلا نور نڈاپے کے غم سے پناہ دو          صدقہ اتارنے کو میں اتنی ہوں راہ دو</p>
<p>۱۱۷          بوسے علی اور اس میں چنگیا          زینت سے اسد کوزہ پور کر انہیں          میں سے وہاں کہیں ہے شہنشاہ          شہنشاہین از زور اول چاہوین</p>	<p>۱۱۸          لکھ لکھ شہزادوں اور لکھ لکھ لکھ          سر کو سنبھلے آٹھویں تین تین تین          ام البنین تین تین تین تین تین تین          علبش جو کہاں سے حج کو لکھ لکھ</p>	<p>۱۱۹          لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ          کیا ان چو علی لکھ لکھ لکھ لکھ          بول وہ با ناکارہ تین تین تین تین          اب لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>پورے سے ننگے سر تو اسی کیوں نکلتی ہو          لیا حلق چہین کے تلوار چلتی ہو</p>	<p>جلد آئے زخم سینے کو ہم لگانے کو          بولا کوئی حسین گئے ہیں بلانے کو</p>	<p>اس محل بے بہا کو میں والی پواروئی          شاہ بخت یہ دوزخ بخت کو اتاروئی</p>

<p>۱۲۱ جان ازین غیب پندار چشم ہے اس ایس بن بیدار کے نام ہے مطلب غیبیوں سے ہر نالک دم ہے میری تو سلف سے کھرا ہے دم ہے</p>	<p>۱۲۲ زینب کے آنے نہ پوچھو نہ کسلا جراح کو حسین بجا سے کہہ میں ارے گلے سینے کا لاف پوچھا پوچھا تو بولے تیری ہی پوچھو</p>	<p>۱۲۳ باکان رنگ بن بیزار جانک مخل شفا عیاد مرگس نہ پانک رد کر کا علی نے کہ یہ کیا تباہ اکیسویں کو باب تھا انما لیک</p>
<p>۱۲۴ خیر انسا ہیسیان حبت میں سق ہیں ہم ہی جو بے نصیب ہیں یہ وہ ہوتی ہیں</p>	<p>۱۲۵ بجز خیر و دم کوئی ہدم نہ ہوئے گا زخموں کا تیرے بچہ دم ہم نہ ہو لیک</p>	<p>۱۲۶ دو دن کے بعد سچ و تعلق سے فراغ ہے کپڑے نئے گلے میں ہیں اور سیر باغ ہے</p>
<p>۱۲۷ بولت تو ہوش میں اور غم نہ ہوں عباس کے قاتل کا تھکا ہوا ہوں فاطمہ کا بیٹا تیرا تم الہ ہوں شیر کے لیکے کوئی ایسی نہیں ہوں</p>	<p>۱۲۸ ہوا لاش نے غم شہر کو کیا حراج نہ شہادہ کہہ کر ہی دیا جنگل کھڑک کے کان میں کیا چھپا نشتے ہی چھپنے کے لیے چھپا</p>	<p>۱۲۹ مخفی ہونے میں وہ ایک سخن پھوڑی کوئی سخن نہ ہون منہ پہ چاہے اس کے لئے گلے سخن بالکل جرات تباہ جرح اور ہون</p>
<p>۱۳۰ صدتے میں لاکھ جان سے اس عین پر یہ کہہ لایں ہون لیکہ قربان حسین پر</p>	<p>۱۳۱ وہ آہ کی کہل گئے دل سے سینے میں تو الٹی فرج پیمبر مدینے میں</p>	<p>۱۳۲ کتابا ہیہ کہ نہرا اثر اچھا کر چکا کسی دوا کروں میرا آقا تو مر چکا</p>
<p>۱۳۲ اس کے لئے اس نے ہوش سے زینب کو پایا ایک دلچسپ لڑکے بولے کہ کھانا پھر میں ای جاغش پر بابا کا تم دیکھو لاکھ جرح آنکھ</p>	<p>۱۳۳ زینب نے فرح فاطمہ کا مطلقا بولی کہ بوجای جان میں نے کیا پوچھو تو اس طرح کا ہوشی کو لکھا تو یہ کیا ہو ہر شاہ اور صیحا</p>	<p>۱۳۴ اس نے کہہ کھائی تو تیل سے جام چیکے دیئے زخم سے باہر جان ملام بچہ کی یہ جگہ ہر زخم کا ہر مقام اب کوئی دم میں تھکا جا ہر مقام</p>
<p>۱۳۵ وہ بولی ایسے وقت چہرہ لہونا چاہیے دل کے اب پردے گلے روزنا چاہیے</p>	<p>۱۳۶ ٹانگوں کا یہ محل ہے کہ مریم کا کام ہے ہر جان کی تو خیر یہ نازک مقام ہے</p>	<p>۱۳۷ امت کے دل میں بعض سال تپا ہر گھر فاطمہ کا روز ہر ذرا تباہ ہر</p>

<p>۳۱۷          زینب بیگم کی ہوس سلطان الوداع          ابابکے ہم زبان تہت زبان الوداع          نزدیک ہوا اور اس کا سامان الوداع          کون نہیں کہ کس پین ہوا الوداع</p>	<p>۳۱۸          نزدیک تھا بیچ کسے خوش گلا          جلاوت برائی کا خزانہ ہوا سوار          زینب بیگم کیوں میرا آرزو دار          کھو کر آج زارہ کمان میں بیخوار</p>	<p>۳۱۹          لیل و نغمش ہوتی ہوا سوار          مجلس میں غل جو کما علی آرزو دار          یار بکرم شایعون میرا سے          ایسا بیخوار میں ہوتے ایک کسے</p>
<p>۳۲۰          ایسی بھی کار کوئی حضرت نہیں ہوئی          کیسی یہ عید آئی کہ پہلے ہی ہوئی</p>	<p>۳۲۱          نانا کے پاس راج تھیں شام ہو سکی          یان پڑتا تھا میں حضرت کے روی سکی</p>	<p>۳۲۲          ہوتے جواج وہاں مدد کر دگا سے          روتے بیٹ بیٹ کے علی کہ فرار سے</p>
<p>۳۲۳          ناگاہ ان میت کی بستی تھی          ایک سو تین کو دھو تھی          زبان تھا مٹی صورت تھی          غل تھی کہ ایسے زینب بیگم تھی</p>	<p>۳۲۴          ابابکے بیچ تھا راج تھیں          اگر کہہ کے بھائی جان کسے زینب          اسی وقت کے میں آ رہے تھیں          ان کہ اور انکی کیا ہے تھیں</p>	
<p>۳۲۵          شیعہ جلو خور دیون کا دم نکلتا ہے          تابوت بادشاہ دو عالم نکلتا ہے</p>	<p>۳۲۶          لاش علی نے دی یہ دلا شہر نہیں سے          زینب بیگم کا ہبان جن اور جن سے</p>	

<p>۱۰          ایک سب سے پہلے عیاش          شری سورتہ تقدیر میں عیاش          بیعت اظلام کی تفسیر میں عیاش          ارتداد میں ارتدین میں عیاش</p>	<p>۱۱          کاوش بر کیا نشتر کا گلہ          کا شمس بر کیا شمسہ رگا گلہ          کا نیب بر کیا عین نظر گاہ گلہ          کا غر بر کیا نور سحر گاہ گلہ</p>	<p>۱۲          ہوا تو جو حاضر میں جا دوسرے بار          دریا میں دریا علی موت میں بہا          خیر از حسنین ان تصدق رکھو          عاشق میں تمہا کیا رکب اس بار</p>
<p>۱۳          شہ شہر خدایا میں پر شاہ عرب ہیں          خالق کے سوا بقدر میں اس حق کے سب ہیں</p>	<p>۱۴          مسجد میں ظہور انکا شاہ ہے سحر سے          خورشید سپیدی سے نکلتا ہے یہ گھر سے</p>	<p>۱۵          یہ دانی اقیام ولایت کا دل ہے          تصویر تو لاسے حسین ابن علی ہے</p>
<p>۱۶          دقتہ میں قاعدہ نو میں          صلح میں نو میں گلین جہنم میں          ایک طرف دار کا افواہ ہون میں          شہوان کا پاپا ہون میں</p>	<p>۱۷          سرخو کون خدا کون ہے میں          سرخو پھر ان کا کون ہے میں          صفرا شمس خفلسے سو کون ہے میں          دست کم شہر خجرا کون ہے میں</p>	<p>۱۸          کسب ہون میں تلخ کما ہون میں          شمس و نور میں غمزدہ نسبت          یہ پتلی طالب رب عاشق ہے          یہ باد نبی اشم و نور شہید ہے</p>
<p>۱۹          وہ شہر کہ شہراہہ کشائے جزو گل ہے          عباس کی تلوار کے اک دار کا گل ہے</p>	<p>۲۰          یکتا ہے یہ گل شہرستان کے چون میں          یوسف ہے یہ اک چرخ کے پوسر ہون میں</p>	<p>۲۱          ملاک ہیں ہرے رتبہ و توقیر کے عباس          عباس کے شہر میں شہر کے عباس</p>
<p>۲۲          باصفت معقول اور کور          تائید زبان سخن ایجاد کور          آراشیں صنم خداداد کور          لیکر کلمہ حق نام صداد کور</p>	<p>۲۳          جس کا کافایت نہ کون ہے میں          جس گل کا ہر حق ہو اور کون ہے میں          کیا ہے دونوں کے سو کون ہے میں          جس کبہ بالان ہر کون ہے میں</p>	<p>۲۴          بیکار ہیں جو اپنے جتنا جان ان کا          افلاک کے اور از زمین ہون ان کا          باران کے ہر قطرے سے پیا ہون ان کا          گوہر ہون جسے پوچھو جان ان کا</p>
<p>۲۵          نقشہ وہ کچھین مصرع اسرار ناما کے          نقل ہو کر مع ہیں یہ الہام خدا کے</p>	<p>۲۶          دو آئینوں سے رعب خدا صاف جلی ہے          وہ ایک سونخ انکا ہوا دراک و تو علی ہے</p>	<p>۲۷          نایاب ہون نزدیک کی اور دور کی کلین          سب کچھ خسار ہون سب نو کی کلین</p>

<p>۱۰          کبیرہ غوث کا ہونے سے پہلے کبیرہ کا ہونا          علی بن ابی طالب کی بی بی ام کلثوم کا ہونا          تو یہ کبیرہ کوئی بی بی نہیں ہے بلکہ ام کلثوم          و قرآن میں فرق ہے جہاں فرق ہے</p>	<p>۱۱          ابن علی نے زوران نکاح میں لیا تاکہ          لکھے ہوں کی کوئی شے اور لکھنے کا نام          نشاط امام خدایا نے پیغام</p>	<p>۱۲          یہ کبیرہ کبیرہ اور حجت کی صورت          بی بی کے درمیان فرق ہے          اللہ کے لکھنے کا نشان اس کا لکھنا          کبیرہ نہیں ہے جہاں اس کا لکھنا ہے</p>
<p>انصاف خدایا کے حکم ہو کر یہ ہیں ہے          اتنون میں کوئی ثانی عباس نہیں ہے</p>	<p>شاہ شہدازینہ و روئے زمین ہے          پر شاہ شہیدان کا علم دار نہیں ہے</p>	<p>یکسانی کے میزان میں لال اس کا ہے گا          عقد اس سے جو بازموگہ تو عقہہ دیکھنے کا</p>
<p>۱۳          بابرہ جو آزاد و فرما کا شکر ہے          دان عشق کا بیان ہے کبیرہ کا نام          سرور حسین کا دعا کا لکھنا ہے          ان اس کا شکر جو کبیرہ کا شکر ہے</p>	<p>۱۴          پیغمبر اور رسول ہے غنی ہے          پیرانہ و تن میں ہر کھیل میں غنی ہے          ماشو کا و تن میں قیامت شکر ہے          دان میں قیامت اب لکھنے میں غنی ہے</p>	<p>۱۵          کبیرہ شاہ نہ اس کا لکھنا ہے          کبیرہ میں کبیرہ کا لکھنا ہے          وحی آمدی جیسے کبیرہ کا لکھنا ہے          واضح ہوئی جو کبیرہ کا لکھنا ہے</p>
<p>ہو کیوں زندہ بی بی شرف ماورعینا          فرزند ہو عباس و ارشاد ہی علی گسا</p>	<p>ارایت جو علم اشکر ہے پر کرے گا          وان کون علم دار ہی شیر کرے گا</p>	<p>صحیح عقد کی بوجھ سے اول شاہ شہدازین          نزدیک تھا حوان جنائی میں جان میں</p>
<p>۱۶          بوقت تکلیف کبیرہ کا لکھنا ہے          وہ ان کی ترقی میں کبیرہ کا لکھنا ہے          شانہ نشان کبیرہ کا لکھنا ہے          پیغام میں کبیرہ کا لکھنا ہے</p>	<p>۱۷          وار کبیرہ کا لکھنا ہے          اس میں کبیرہ کا لکھنا ہے          اس میں کبیرہ کا لکھنا ہے          بی بی کبیرہ کا لکھنا ہے</p>	<p>۱۸          کبیرہ کا لکھنا ہے          کبیرہ کا لکھنا ہے          کبیرہ کا لکھنا ہے          کبیرہ کا لکھنا ہے</p>
<p>حسرت ہو جو اللہ مددگار ہو بابا          لشکر ہو پر ساتھ علم دار ہو بابا</p>	<p>زہرا کی کینوں میں ہر سروا جہاں ہے          سرخوش شہیدان کے علم دار کی مان ہے</p>	<p>اقبال حرام فلک اجلال کا چمکا          پیغام اسلام اس سے کہا شاہ آہم کا</p>

<p><b>۵۱۴</b>          بیعت حق و عزت کی اور زمین و جہد          ہو کر تو اس کی پادشاه و قتل کیوں          نہیں ہوئی ہے تو اس کے وفات کیے ہیں          نہیں ہوئی ہے تو اس کے وفات کیے ہیں</p>	<p><b>۵۱۵</b>          جو کلمہ کسی نے پڑھا تو ہے انور و نور          فریب و جی برافرا خدا کا ہے میں اس کا          نکلے یہ زون کو پورا کرے زمین کو</p>	<p><b>۵۱۶</b>          شادی پر شہادت میں ہو تو شہادت کیلئے          بیخام تو فرما گیا شاہ عرب کو          اور وہ کہنے لگا ایسا ملک بس تو طلب ہے</p>
<p>اس شہادت سے ہم تیرا افلاک کرینگے          ذرہ ہوں مجھے خالت وہ پاک کرینگے</p>	<p>دیشتم میں ندایوں کو سنیں کفار          سکین نڈلا لایا ہر سکین کی خاطر</p>	<p>جو جہاد ادا ہو میرا کا وہ صی ہے          یہ بولا کہ ہاں نا خدا نام عالی ہے</p>
<p><b>۵۱۷</b>          غلامان کے بارہویں کوئی          بیخام و صی کی بیخام کوئی          فیاض عطا ہیں تو تارین کوئی</p>	<p><b>۵۱۸</b>          یہ سچا کر کوئی رہنما ہوا عالم          بندہ و ذاری میں تو تیرا عالم          ایسے ہیں حق کو تو لے رہے ہم          جو بندہ حق سے تارین ہیں</p>	<p><b>۵۱۹</b>          اور اگر تیرا حق تو اور تو تیرا          سچا کر کوئی رہنما ہوا عالم          بندہ و ذاری میں تو تیرا عالم          ایسے ہیں حق کو تو لے رہے ہم          جو بندہ حق سے تارین ہیں</p>
<p>مقدور ہیرا کے موافق نہیں رکھتا          کچھ نذر تصدق کی بھی لائی نہیں رکھتا</p>	<p>سب سے زیادہ جو کیا کعبہ میں قدرت ہے          بخشی جو امامت یہ عبادت ہے</p>	<p>ہو یہ برکت نام مبارک میں اسی کے          کرتے ہو تم جانتے ہیں کہنے سے علی کے</p>
<p><b>۵۲۰</b>          بولا صدق نقل و در بیان          آدم کے پیر میں بشر تو فرزند          تھیں میں فرق تغافل میں یاد          میں تو ان میں ہیں تارین بوندہ نرند</p>	<p><b>۵۲۱</b>          بولے جو تیرا حق تو اور تو تیرا          سچا کر کوئی رہنما ہوا عالم          بندہ و ذاری میں تو تیرا عالم          ایسے ہیں حق کو تو لے رہے ہم          جو بندہ حق سے تارین ہیں</p>	<p><b>۵۲۲</b>          بولے جو تیرا حق تو اور تو تیرا          سچا کر کوئی رہنما ہوا عالم          بندہ و ذاری میں تو تیرا عالم          ایسے ہیں حق کو تو لے رہے ہم          جو بندہ حق سے تارین ہیں</p>
<p>اگر ملک ہی کوئی فلک کوئی زمین ہو          کہ کھد کر تیرا نام ہی تاعش برین ہو</p>	<p>مطلوب ہو کر دھرتی نادر تو یہ ہے          لوندی ہے بے خلعت جو ہو در کا تو یہ ہے</p>	<p>دھیان لگو ہو لوندی کی غری کا جانیں          لوندی ہی تو دم بھرتی ہوئی با جانیں</p>

کھن

اللہ

<p>۱۷۱          تخی خیران کی تہ بھیدہ          بسم اللہ بھو اعلیٰ بھیدہ          تو موی و عمارت کی عورتوں پر          دل دراز دل سے خاک اور زوریدہ</p>	<p>۱۷۲          ناگاہ وہ مہر کی بوجھ میں          غارتوں میں کھانڈوں کی ستار          شش شش برف بد روضت جوی          تھی ارٹ بھی ازان کی کڑوا جی</p>	<p>۱۷۳          دارت کے تہاں میں گراؤ کا آکا          اس تہاں کے تہاں کو تہاں          ایک ایک تہاں کو تہاں          بون و تہاں کو تہاں</p>
<p>۱۷۴          سقا سکینہ کی وہ ظلو مہ جو مان تھی          اک نہروں انکھوں ہر وقت دان تھی</p>	<p>۱۷۵          کھرت وہ تاروں کی شب جلوہ گلن پر          مشاطوں کا بھرت ہما شہر ہن پر</p>	<p>۱۷۶          جتنے تھے ہر آن وہ رہے راہ گند میں          تنہا یہ در علم گیا براہ کے گھر میں</p>
<p>۱۷۷          ہزاروں سال ان کی زبان          ہزاروں فریب و دوع موم دوران          پوشاک بدلتی رہے ہزاروں          داران خاک جاوے بقوس سلیمان</p>	<p>۱۷۸          آج تو تھی اور شب تہاں کی          چوٹی تھی شاہک الہ کی جلال          ہلکی سی اسی بھارت سے جاں          باہر چلی وہ کان کی بھری جلال</p>	<p>۱۷۹          خاک و تہاں کے تہاں          ہر تہاں کے تہاں          ہر تہاں کے تہاں          ہر تہاں کے تہاں</p>
<p>۱۸۰          تخی پنے ہی پر تو کا جو برتن میں نہاں تھا          خورشید ہفت لکھ تہاں تھی دیمان تھا</p>	<p>۱۸۱          مہو بات زری نظم کیا کاہ کشان کو          مضمون بھی چوٹی کا ملا اہل بان کو</p>	<p>۱۸۲          جلوہ تہاں کی کشتی نظر آئی          آراستہ پوشاک ہستی نظر آئی</p>
<p>۱۸۳          خورشید تہاں کی تہاں          خورشید تہاں کی تہاں          خورشید تہاں کی تہاں          خورشید تہاں کی تہاں</p>	<p>۱۸۴          ابدان ایک کڑوا کڑوا ہوتے          جس طرح گل شستہ میران ہوتے          عشق نگاہی تھی چو تہاں کے تہاں          لبوں میں غلو تہاں کے تہاں</p>	<p>۱۸۵          وہ تہاں کے تہاں          تہاں کے تہاں          تہاں کے تہاں          تہاں کے تہاں</p>
<p>۱۸۶          اب خضر عرب قوم ہماری ہوئی بیٹیا          نسبت اہل مردان سے ہماری ہوئی بیٹیا</p>	<p>۱۸۷          تھا ساتھ ہر اک وقت تہاں کے          اتنی تھی نہ ہم بھی ہر آن میں علی کے</p>	<p>۱۸۸          فرمان تہاں سے یہنا دی تہاں کی          سے زور و جہد پر غنایت ہر تہاں کی</p>

<p>۱۴۳          کتھا ہون میں ایک تہ ذیل فرما کر          اور دو کتبہ اور فرما کر ان میں سب          اور ذکر نوان لکھ کر ابلد قرب</p>	<p>۱۴۲          اور ابراہیم کے گھر میں غارت خانہ لکھ کر          دوستان بن نامی کو بیٹے والے لکھ کر          اور کلا کلا اور فرما کر سب سے بہتر لکھ کر          شہر بن کر کبیر لکھ کر ان کے لیے جگہ لکھ کر</p>	<p>۱۴۱          علیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر</p>
<p>۱۴۴          بیکر ہو عباس خوش اطوار نہیں ہے          سردار ہو دنیا میں علمدار نہیں ہے</p>	<p>۱۴۳          ہر مار یہ کی صیغہ غضبنا غضب ہو          عاشور کی ظہرین کا انجام غضب ہو</p>	<p>۱۴۲          طاعت نہ کروں میں جو میں ابن علی کی          لوندی نہ دکھائی نہ تمھاری نہ نبی کی</p>
<p>۱۴۵          ان کے ہوتے ہیں وہ سب سے بہتر لکھ کر          وہ ہیں میں ان کا کیا لکھ کر غضبنا          زینب پر لکھ کر جو تھے یہ سب سے بہتر لکھ کر          دربار میں ان کو لکھ کر بگڑنا لکھ کر</p>	<p>۱۴۴          اس میں مذکور ہے کہ او وہ جان کر ہی          ہوتے تھے تو سو کھانا ان کے گھر میں          بچھ کر سب اللہ پر احسان کر کے          فرزندان کو پیار تو جان کر لکھ کر</p>	<p>۱۴۳          حضرت کے نام اور جو تھے یہ سب سے بہتر لکھ کر          بنی بن تھے منوں ہوتے احمد خوار          شہر میں تھا قلم سے لکھ کر کہ میں بیار          کا تے نہیں لکھ کر کہ تو بھلاؤ اور لکھ کر</p>
<p>۱۴۶          ہم تمام چیزیں یہ ادا دکر میں گے          زہرا بھی کسی غم میں ہم بھی میں گے</p>	<p>۱۴۵          پہلا ترہ بیٹوں بہ دان تمنم ہو          یہ ہر سوسہ کہ احمد مختار قلم ہو</p>	<p>۱۴۴          جنت سے ہمیں کی ندا آئی میں شاہد          اور عرض سے آواز خدا آئی میں شاہد</p>
<p>۱۴۷          اس عقلمیں سے میں بیان میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر          یہ ہے میرا شہر ہے میرا کام میں میں لکھ کر</p>	<p>۱۴۶          بیٹے ہی میں لکھ کر ان کے          وہ یہ لکھ کر کہ ان کے فائدے میں لکھ کر          ہو گئے تھے جس کو وہ لکھ کر کہ ان کے          لکھ کر کہ ان کو لکھ کر کہ ان کو لکھ کر</p>	<p>۱۴۵          کہ ان کو لکھ کر کہ ان کو لکھ کر          ان کے فائدے میں لکھ کر کہ ان کے          کہ ان کو لکھ کر کہ ان کو لکھ کر          کہ ان کو لکھ کر کہ ان کو لکھ کر</p>
<p>چاہی کہ زیادہ کسے بیٹوں میں علی کے          جو میں کو اپنے کہ تو اسوں کو نبی کے</p>	<p>ایمان بگاڑا میں میں وقت جیسا کہ          اقرار کر دے شاہ شہیدان کی ولا کا</p>	<p>کو میں میں لکھ کر کہ ان کو لکھ کر          اسباب جہیز میں میں لکھ کر کہ ان کو لکھ کر</p>

<p><b>۱۷۷</b>          اچھا چاہا غالب آتی تھی جان میں          جو خوب نصرت کا ہوا شوکارا میں          بے رنگ ہو جا جو میں جسے خزان میں          مانا اپا پوسن کے لئے شوق افزا میں</p>	<p><b>۱۷۸</b>          ہر تاج زمان میں تاج تاج          میں نے چھوئے تھے اٹلے کو جان سے          بلکے پر ہوا سوزہ غلام زبان سے          کاڑھے چھوئے کو یاد کیلئے نشان سے</p>	<p><b>۱۷۹</b>          آگاہ ہوا غافلہ خود شہید غافلہ          لوح فلک سبز ہو لکھا غافلہ روشن          کیا دیکھتے ہیں شاہ خیر غافلہ نواب حسن          بڑے جس جگہ ہے ہر آراکح لوح زمین</p>
<p>باہر سے مخاند جو گیا بیاہ کے گھر میں          سیاروں نے پھر گشت نہ کی راہ گذر میں</p>	<p>اندھیر تھا شعل کو صوان چشم ملک میں          روشن تھے چرخ انکھوں کو فانوس پک میں</p>	<p>آفتش سپہ ہر بار یک گز خط سے جلی ہے          یہ دو خط خاص قدر یا زلی ہے</p>
<p><b>۱۸۰</b>          نازل جو لڑا میں تھی آتی بہت          پہنچتی تھی میں نے کھلے کی صورت          باقہ آتی تھی تھوڑے کھلے کی صورت          کاڑھوں میں تھوڑوں کے لالہ پادشہ وقت</p>	<p><b>۱۸۱</b>          تھی شب کو خط میں دل بستی میں          یا سوزہ و با بیل میں خوشی جان          یان خواہش تھی تھی دل بہتا جو یان          آتی تھی خوشی میں تھی سر کی سنان</p>	<p><b>۱۸۲</b>          بوجھ چھوٹی تھی بولہ وہ تھی جان          اسے نقطہ بے رگسم اندر تھی جان          پتلا صوان جس شب میں تھی شہر تھی جان          امان کو تھی آتی تھی تھی جان</p>
<p>رتے میں ملائک کے مقابل تین آئینہ میں          بالاسہ زمین عرش کی حال تھیں کینہ میں</p>	<p>دروازے پھلین بھی چادر بھی پری تھی          انہو میں مرنے بھی بی بی کھڑی تھی</p>	<p>ابن بدر شہستان شہ بدر تھیں است          ابن ماورج باش عکدار حسین است</p>
<p><b>۱۸۳</b>          انقص ہوتی تھی کلک برعادم قرار          ہوتی تھی شب رواج میں تھی قرار          جلال محمد از تیرہ سوار          بودہ میں افغانی تھی صورت تھی قرار</p>	<p><b>۱۸۴</b>          افسانہ تھی تھی شاد و دلالت میں تھی تھی          بہت تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          میدان کلن کیسے تھی تھی تھی تھی تھی          زمین کو پیر سے لگا کیسے تھی تھی</p>	<p><b>۱۸۵</b>          ذرا علی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          کی عرض تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          خالق تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          ابین تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>باہر سے ندادی ملک تو رہے ہم میں          سب حلقہ گبو شان شہنشاہ امیر میں</p>	<p>کیا دونوں کی آداب تھی تھی تھی تھی          کیسے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>اندک کرے لوح حسین پر یہ لکھا ہو          شہسیر یہ نوذلی مع اولاد خدا ہو</p>

<p>۵۵۵ ایضا نم بین تو ملک پوران اعمال دار گشت زبیر عثمان جگہ جو نصیب کیے تویں تو تیری کان روایتی تو دولت بیار فرزان</p>	<p>۵۵۵ تاگہ صحت نسل بی نصیب آرا اور دو جین قرار افلاک صحت آرا دور تو صبح حال و فرشت آرا اولیٰ الابرار خلا حضرت آرا</p>	<p>۵۵۵ وہ تھی تو ہی کی کو جو تو تیب کان انکے لئے تے ہیں اذوق سے تیرے جو کام تیرے جین کے</p>
<p>۵۵۵ خوش ہوئے تھیں گشت مہبود کو دھونڈھا دلوان میں مریض مقصد کو دھونڈھا</p>	<p>۵۵۵ تو عجم نظر آئے گی جہان کو رویا میں اسی جہانک رویت ہوئی ان کو</p>	<p>۵۵۵ کو میں کے خناری کی تعظیم کو اٹھو انان مرے مراد کی تعظیم کو اٹھو</p>
<p>۵۵۵ ہو کر تو شکستہ دران بیگانی کیا دھونڈھی ہوئے خناری تیرے کیا ذاب میں بیار میں گشت مہرے اک جا رہی گا دین تاجان تیرے</p>	<p>۵۵۵ عین سے جلے ہوئے کسی کے آزار آجاز درازات کر گئے تے آزار ان دن کو تو تھی کہ طبع تیرے آرا بچھلے تے بگاڑتے تے مایہ فقار</p>	<p>۵۵۵ تو عجم ہو کر تو اس مائش آرا بیزور رکھا تے غلامی کا تیرا مٹھی میں تو بیخبر تے نہیں کسی موش آرا کتے میں ہو کر دھونڈھے تے ماری</p>
<p>۵۵۵ فرمایا مقدر میں ترے چار پسر میں پر میں خلعت تارے میں جہاں تیر میں</p>	<p>۵۵۵ عشق کی افش شکم کو ہے کسی کا ہر وقت لیا نام حسین ابن علی کا</p>	<p>۵۵۵ ہر ترک ادب بیٹھ نہ جایا کردانان عباس کو کر گردان کے بھرایا کردانان</p>
<p>۵۵۵ عالم کے اور اسیر ہو گئے تیران خبر تے تیرے تیرے تیرے تیران کہ میں اسے تیرے تیرے تیران عالم کے اور اسیر ہو گئے تیران</p>	<p>۵۵۵ اس کو جو جس کے تیرے تیرے تیران اس کو جو جس کے تیرے تیرے تیران اس کو جو جس کے تیرے تیرے تیران اس کو جو جس کے تیرے تیرے تیران</p>	<p>۵۵۵ دیباچہ میں ہونے تیرے تیرے تیران طے نا دیا تیرے تیرے تیران تیرے تیرے تیرے تیرے تیران طے نا دیا تیرے تیرے تیران</p>
<p>۵۵۵ بھی تیرے درود اولوۃ ارض سما بھی جنات بھی انسان ہی ملاںک بھی خدا بھی</p>	<p>۵۵۵ ہم آپ کے فرزند ہیں تعظیم یہ کیسی کیوں کر دوسرے بھرتی ہو کریم یہ کیسی</p>	<p>۵۵۵ اس چاہئے جو دقت سے حلوہ گری کی سورج میں ادا اسی تھی چرخ سحری کی</p>

اللہ

<p>۱۱۷</p> <p>اور زمینوں اور ان جہان غرق ہوا کشتی میں لیے غاسک غاسک غاسک غاسک سائن کی ہولی چاہے وہ غلام کی خاطر کوتے سے بولے یا ایک سو سے جانے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>بیشک لہو کے دودھ کو کھنڈن بیان بیشک بوجی خاک کے بوجی زمان ہر بات میں ہی میری خاموشیاں جان سے لڑتے کوہ پائیاں گلستان</p>	<p>۱۱۹</p> <p>کلیں لیب زمین سے ہوا جاننا خجک کے بیچوں گرد جو فنی ہوا جاننا بہار انقدیر عاقبت کے نکالنا جید کی زبان میں جو ہر آن کی جاننا</p>
<p>۱۲۰</p> <p>الکدن تھی یہ پانی کی نمی نکلے دوسے ہمت کا ہوا نسل جرات کے سوسے</p>	<p>۱۲۱</p> <p>یاد تیرے دن دودھ جمدہ کا ہونشک عباس کا منہ شکر تھا بخشک گلشنک</p>	<p>۱۲۲</p> <p>ہوا نسل تری بازو شیر شکر کے قابل قابل ہوا شیرانکے یہ اس شکر کے قابل</p>
<p>۱۲۳</p> <p>خوشاکی کو تیرے باغ غل غل کا نون میں کسی پاد ازل اور ازلت پھر وہ میں شہر میں ہی پائی دولت فریا کر ارضی ہوسا تو قدری ہمت</p>	<p>۱۲۴</p> <p>کتنی تھی یہ آگ کو میں کوں کیا کمان کو گھونٹوں میں وہ تیرا بچے کا اتناہ تھا فیض کا ہون تھا بیابانے کا گندار میں پیا کا ہون تھا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>زینے کے کہا جانی سے جو پہنچے جاوے مقال جہات دو عالم کو بلا لار حاجت ہو تو قیام حاجات کو لار عیاں کو نکل تیرے ہاتھ نہ لار</p>
<p>۱۲۶</p> <p>ہر روز تر قاضا تھا علمدار کا ہم سے لو آج غلامانے یہ دیا اپنے گرم سے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>۲۹ تیس برس حقوق شہادت میں جینے ۲۸ تیسرے دن سیاسی میں پانی نہینے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>شہید جو جید کہ بلا لارے محل میں دو آئے تلی کے ہم کہ محل میں</p>
<p>۱۲۹</p> <p>چلے جہان میں چھپ کر پورے لاجل کتنے ہیں کدوہ اور جادی تھا پورے ماہی خچ اور سوم میں چل موتیں سن چھ شادوں کے مسلسل</p>	<p>۱۳۰</p> <p>یہ دیکھو شہید کی آہ زخمان کے گہرا سے میں جہاں نہیں نہ پڑا ان کا معلیٰ سب سے بہی اور اس وقت میں جان کا اور یہ کہ قرآن کی شافی تھی ان سے</p>	<p>۱۳۱</p> <p>دیکھو لیب زمین میں بد بوئی جانے خجک کے نا کو میرے جیٹ سب جانے فریا کر تم تو میرے صاحب برد شاکر بغضتہ یہ روزا تیری ادھل جانے</p>
<p>۱۳۲</p> <p>تاریخ کو بنا کر ہوں کلاب قدر پر ۲۹ تیس کا چاند انکو کھلا لوح قرہ پر</p>	<p>۱۳۳</p> <p>تھی دودھ کی نڈا انکے لیے جو شہد میں کو اغلب تھا کرے آئے فلک کا زمین کو</p>	<p>۱۳۴</p> <p>مشکل ہوا فاقہ قلعہ اصدق ہی کی عباس بہت مشق کروا شہ نہ لیبی کی</p>

<p><b>۱۱</b></p> <p>چلے گی زبان چپٹی نہ کی گئی میں نے      اک نہ نہیں جا رہی ساری آہ آتے ہیں      انہوں نے ناخوار کو حیدر ہے سر نہ ہیں      یہاں کی کھانے تھمے اس رو بہ ہیں</p>	<p><b>۱۲</b></p> <p>اور مسل علی پرورش ہے وہ مصوم      ناز میں کم رو جو دے دیا کجا کویم      ناگاہ صفت شکر ہے لے لے لے لے لے لے لے      کو چھو گیا پیر تو فر ہو گیا بیخونم</p>	<p><b>۱۳</b></p> <p>اس فقرہ اور بیانیہ میں      عباس کے شاکش میں کجا کجا      جو کون کو عمر میں بنا تھے یہ کجا      ماشکو تھا دوزبان ہا جسے بنا</p>
<p><b>۱۴</b></p> <p>کس شہ سے کوئی آہ یہ تقریر نکالے      اک آنکھ سے پھر نہ دس تیر نکالے</p>	<p><b>۱۵</b></p> <p>اک غول کو ان لہ تم میں فرخ کے فرشتے      دو فرخ میں لے ہاتھ میں فرخ کے فرشتے</p>	<p><b>۱۶</b></p> <p>یہ ہاتھ کئے بلہ میزان میں دھرو تم      اس غول پر تقسیم ثواب انکا کرو تم</p>
<p><b>۱۷</b></p> <p>اے مصوبہ کی مٹی ہو ہے لیا مٹی      گہرے دھبے پر زور ان پر غش قیامت      اس کی گہرے گہرے لہو کا خون قیامت      عرفان مولا زور میں من سبابت      اللہ</p>	<p><b>۱۸</b></p> <p>اور کج جان سپرد کیا میں آقا کا      اور کج جان سپرد کیا میں آقا کا      اور کج جان سپرد کیا میں آقا کا      اور کج جان سپرد کیا میں آقا کا</p>	<p><b>۱۹</b></p> <p>کیا لنگہ میں بی بی صیدت ہو ہیں      گنتی کے کیا بار شاد سے مولا ہیں      سب طوط اشک لگتے سوز ہیں</p>
<p><b>۲۰</b></p> <p>سر عضو بدن بازو شاہ در جہان کا      جو ہر تھا بدامند کی شمشیر زبان کا</p>	<p><b>۲۱</b></p> <p>اس حادثہ کو سن کے نر جہا میں گے مولا      روتے ہوتے زہرا کے تر میں آئی گے مولا</p>	<p><b>۲۲</b></p> <p>ہم سہا تھا انھیں خلد میں لہا میں گے بابا      جتنا لنگے جتنا لنگے جتنا میں گے بابا</p>
<p><b>۲۳</b></p> <p>تو کون کی گویا ہے کجا کجا      کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا      عید کی تو راہ میں کجا کجا کجا      کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p><b>۲۴</b></p> <p>بہن کی کھینچنے پر زور ملک میں      کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا      وہ وہ لہائی ان اسوت ابونہا میں      واس میں کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p><b>۲۵</b></p> <p>چاند تر از زمین دھبے کجا کجا      کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا      زمان میں پوچھنے کا کہتے شائع کجا      اس کی کوئی غیبے جان کجا کجا</p>
<p>پرچار وہ مصوم رہا آنکھوں کے رنگ      بالکل حسانت ہے غلط آنکھوں کے رنگ</p>	<p>عباس نے شانہ رہ خالق میں لے ہیں      حضرت کے نواسے پر قربان کیے ہیں</p>	<p>کہدو یہ دلا دہی مرا خاص ولی ہے      بندو یہ فقط خاطر عباس علی ہے</p>

<p><b>۲۱</b> گلاشتگانان بل تیرین اب چیدہ خبر نہ سکل تیرین اب راکون سے غلطی بل تیرین اب شکل ملک لوت گل تیرین اب</p>	<p><b>۲۰</b> پولوتانی انجمن کین اکثر تیرین اب تیرین اب قدرت کے حق پور تیرین اب اسوج سے تقابلی پور تیرین اب</p>	<p><b>۱۹</b> مکتا پر شرف کچھ تیرین اب اکثر تیرین غلام تیرین اب مالک کی شہت پور تیرین اب سور تیرین تیرین ک تیرین اب</p>
<p>فرمان ہو قضا پر کہ ریاضی ہیں ہذا پر نازان ہو خدا انہ پر قربان ہیں ہذا پر</p>	<p>سب جاوہ رخ دیکھ کے حیران کھرے ہیں ذرون کی جگہ ناک غور خیر ہے ہیں</p>	<p>ہم شکل نبی بہر جہاہ آج چلے ہیں یا سوئے فلک صاحب حیران چلے ہیں</p>
<p><b>۲۲</b> مطالع یونانی بدمعہ مر افک حورن کا کیونکہ تیرین اب تیرین اب جلوہ تیرین تیرین تیرین اب دھر کا تیرین تیرین تیرین اب</p>	<p><b>۲۱</b> مطالع مقل حورن تیرین اب تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین اب</p>	<p><b>۲۰</b> کویا تیرین غمض اللہ کا سا کس تیرین تیرین تیرین اب اک تیرین تیرین تیرین اب کرا تیرین تیرین تیرین اب</p>
<p>فق مشل ہر شامی گرہا ہوسے ہیں اکبر تیرین ہار دجنگا ہوسے ہیں</p>	<p>عکس چمن رخ سے حیران قدرت حق ہو رن گلشن جنت کے مرتع کا درق ہو</p>	<p>کھنکے ہوسے تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب</p>
<p><b>۲۳</b> مطالع کون سیغنائی تیرین تیرین اب کیونکہ تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب</p>	<p><b>۲۲</b> مطالع تیرین تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب تیرین تیرین تیرین تیرین اب</p>	<p><b>۲۱</b> یون تیرین تیرین تیرین اب جس طرح تیرین تیرین تیرین اب یون کا دون پہلے تیرین تیرین اب جس طرح تیرین تیرین تیرین اب</p>
<p>رضوان بکلو باغ جنان پیش نظر ہے تدوار پر پیمانہ کے اقبال کا سر ہے</p>	<p>سرمدار باب جلالت کی ہو آمد ہم شکل شہنشاہ رسالت کی ہو آمد</p>	<p>اغلب ہے کہ غور خیر ہوش کی سنا ہے جیسے تیرین نگاشت رسول دجہان سے</p>

<p><b>سلا</b>          کوا کی اسی کدو کی گشتی ہے          وہ قبلیہ اور قبایض کا کلمہ ہے          جو ہر کدو کے ہونے کا پیش کلمہ ہے          چاروں طرف سے ہوا کا رخ کلمہ ہے</p>	<p><b>سلا</b>          چاکلی طرح جمعیت میں ہر کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ جمعیت اور جمعین جو ہر کدو کا پیش کلمہ ہے          درخت کی شکل ہے اس کا پیش کلمہ ہے          شب و روز ایک ہر دور سے ہم ہمیشہ</p>	<p><b>سلا</b>          اور چاہے وہ دن رو بہ نظر نہ کرے          چاہے نظر نہ کرے          اور یہ کلمہ کس کے لئے ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>
<p>پابوس پر رہا تو ان فلک بن شد دیں کے          چودہ طبق آمد نظر آئے ہیں زمین کے</p>	<p>افواج ملک عرض بریں ہر کدو سے ہر          دامنوں سے زمین کا زمین کی کدو سے ہر</p>	<p>جلوہ وہ ہے یہ خوب جان سے اگر آئے          اس چاہ میں دست کی قلبی نظر آئے</p>
<p><b>سلا</b>          اور شہادت میں بیان سے کلمہ          نقاب ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>	<p><b>سلا</b>          پیمانہ اور کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>	<p><b>سلا</b>          اور کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>
<p>گرد آرتی ہے ہر کدو کا پیش کلمہ ہے          یہ دھوپ ہو یا رنگ اور آرتی کس کا</p>	<p>نور نظر شاہ جو گم سے نکل آیا          تیرا ن میں سب چاندکھر سے نکل آیا</p>	<p>گوخم ہی یہ امر ہے رد احمدہ حج ہے          سید می تو یہ رہا میں جہا یہی کج ہے</p>
<p><b>سلا</b>          کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>	<p><b>سلا</b>          کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>	<p><b>سلا</b>          کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے          کلمہ ہے یہ کدو کا پیش کلمہ ہے</p>
<p>پیش ہے وہ جہا کہ سودا برہنہ ہے          پیش ہے وہ جہا کہ سودا برہنہ ہے</p>	<p>برو اتہ دہیل میں جہا کج کا غل ہے          وہ کتا ہوئے شیخ ہوئے کسی ہو گل ہے</p>	<p>اس سر پہ دھرتی ہاتھ یہ تمہارا اصل ہے          اس ہدیہ اللہ کے قابل یہی جمل ہے</p>

<p>۱۹۱ دندانوں کو صحت دہانی کو روکنے کے لیے قطر میں لکڑی کے پتوں کو پانی میں کھینچ کر پیلا کر کے یا انتر سے پانی میں چمکھ کر تیرے میں لکڑی کے پتوں میں پانی</p>	<p>۱۹۲ لوگوں کو تمہاری کجکرت میں صحت کو روکنے کے لیے اس میں پانی میں بندش کا قطر بھی بنا کر کیا نہ کرے جو صحت کو میں صحت میں بندھا کر ہو یا جن ازارہ کہ اب تک رسا ہو</p>	<p>۱۹۳ اس کے قائل کو ان کی اپنی کجکرت آنکھوں کی اور قطر اور وہ میں کھینچ خوشی کے اور لالہ پتوں کو نہیں لکھتا یہ کھینچ کر اس کی سی جو نہیں لکھتا</p>
<p>۱۹۴ اسلک دردندان میں کھلتی ہو تو یہ ہے ہرین قی کی لڑیاں یہ بند رشتہ نہ کرے ہے</p>	<p>۱۹۵ ارباب سخن میر سے دعا گو ہیں سراپا لو مرثیہ تو اک ہے مگر دو ہیں سراپا</p>	<p>۱۹۶ دندان میں صحت کے کھنڈ ان میں لکھتے چھینچے کے دہن سے دردندان نہیں لکھتے</p>
<p>۱۹۷ تین تار کے پتوں میں جو پتوں کو کچھ پتوں میں وہ کھینچ کر نہیں لکھتا قطر جو پتوں میں باوندہ زرد پتوں قرآن خواص میں بخور کر دار</p>	<p>۱۹۸ جو وہ گاتان لکھ کر کھینچ کر انتر میں وہ کیا قطر میں لکھ کر نامت وہ کھینچ کر علی اکبر وہ نہ کر کر جو جمال علی اکبر</p>	<p>۱۹۹ جو حاشیہ اس صحت کو فتح کرے جو کھینچ کر نہیں لکھتا گو خال کی تھوس میں نہیں لکھتا بیمبر کی یہ قطر تم صحت کھلا کر</p>
<p>۲۰۰ اس منہ کے تناسب سے یہ جوہر ہو پیدا پانی جو صحت نے پیا گوہر ہو پیدا</p>	<p>۲۰۱ صداق جسے کہتے ہیں وہ یہ صبح گلو ہے کاذب جو ثنا ہو ہاں خواشید کا روزی</p>	<p>۲۰۲ نہروں سے زیادہ قطر کسی کی سند ہے روشن ہے یہ قطر و قطر رب صمد ہے</p>
<p>۲۰۳ کاسکے قطر کا پتوں میں کھینچ کر اور نمرود کی آس میں یہ قطر رضوان جو پتوں میں کھینچ کر جہاں کی کھینچ کر پانی میں صحت</p>	<p>۲۰۴ جو کھینچ کر جو ان تو قوت میں لکھتا علی نبی جو پتوں میں کھینچ کر نیک لکھ کر جس طرح روز کا ہے نیک جو پتوں میں کھینچ کر</p>	<p>۲۰۵ کاسکے قطر کا پتوں میں کھینچ کر جو کھینچ کر نہیں لکھتا لیکن کے کھلا راز یہ تیلی کا ہے سایہ کے دہر پانی میں لکھ کر</p>
<p>۲۰۶ موشی سے جو پتوں میں شجر طور بتائے اور فوج ملائک عالم نور بتائے</p>	<p>۲۰۷ نسیان، مہنسیان میں نہر سے تو نہر ہے عکس دندان نے کیا سیر گھر سے</p>	<p>۲۰۸ ہفتاب کو یہ عیب کیا داغ جاگنے گل کھایا ہے اس گل کی تیلی کا قہر نے</p>

<p>۱۷۱          دل شہیون کا چسپیدہ کون سے سما ہے          مکن نہیں ناخن سے کبھی گوشت جو ہلے ہو</p>	<p>۱۷۲          چہرہ صفت عینی بن مویج کا رہا ہو          نیرہ ہو چمکے اور نہ خامسہ نہ عصا ہو          اس ہر دم سے حجاب علی چھین لیا گیا ہو          نیرا ہو نیرا غریب ہو نہ نیرا کی جا ہو</p>	<p>۱۷۳          جو نیرہ ایک کسکو نے نہیں جانے          داد جو ہو نہ تو شرف اس کا جانتے          گر نہ ہی زرد سے نہ مشابہ اس جانتے          تو جال میں چھلکی کہ نہ زینت کئی تانتے</p>
<p>۱۷۴          دل شہیون کا چسپیدہ کون سے سما ہے          مکن نہیں ناخن سے کبھی گوشت جو ہلے ہو</p>	<p>۱۷۵          مینی کی زیارت کرو آداب سے بہت کر          اک جا ہوا ہے نور و دو عالم کا ست کر</p>	<p>۱۷۶          حلقہ ہیں فیاض کے محبوب کی آنکھیں          زراں ہے سیاہی تو ہے تہ نقیوب کی آنکھیں</p>
<p>۱۷۷          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا</p>	<p>۱۷۸          اس چہرے میں کون سا نظر ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          کب قول کیا ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے</p>	<p>۱۷۹          اور نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے</p>
<p>۱۸۰          دریاں کون ہر دو کو بیان زن ہو گا ہی          بیسی سین حجاب ابرو کا عصا ہے</p>	<p>۱۸۱          دندان لب رخ کے تھال کو جانا          اگر ترسے صدمہ سے گھر دلال کو جانا</p>	<p>۱۸۲          جتنے ہر جنگ شجاعان عرب ہیں          اس نیرہ اگر مکی آنکھیں میں ہے سب ہیں</p>
<p>۱۸۳          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا          نور شہیون کا سستی ہے اللہ ہا</p>	<p>۱۸۴          سو گھر کے ہیں نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے</p>	<p>۱۸۵          چار آئینہ کا باغ عصا ہوا ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے          نور ہے نور ہے نور ہے نور ہے</p>
<p>۱۸۶          بلکون کے سوا نام کو بستر نہیں لکھا          سونا کمان بلکہ کبھی سر نہیں رکھا</p>	<p>۱۸۷          اکبر ہیں عرب پدرا غوش زمین میں          خوشبو ہے اسی سب کی خیر شدہ زمین میں</p>	<p>۱۸۸          قائل ہیں وہ چار آئینہ کے عقل کو چمکے          روشن چراغ ایسے ہوئے جسے سمجھیں ان کو</p>

<p>۱۱۱ چار بیٹے میں چار بچہ قدرت مختار جانی اور فضیلت کا ترشک کو قرار دینا سے زمین فاطمہ کے موزوں میں ہے</p>	<p>۱۱۲ توڑیں کو بونق کتہہ تیرری ہو بچا یونان کو بیان خودی نہ بان بری ہو اگر شیشے میں غروب کی آفت ہے چری ہو</p>	<p>۱۱۳ توڑیں میں تیرتیر چری بیٹے چری ہو وزن میں نقد بونق کتہہ میں تیرتیر جانے میں سو نالی دمانے میں تیرتیر چھینچھین میں چوڑھائی میں چھوڑھین چری ہو</p>
<p>۱۱۴ اشمول سے فاطمہ کے ہونے میں اگر خود پر پائے ہیں پاسوں کے لیے رتھیں کب ہر تیر کا دعویٰ یہ ہو پیکان کے اوپر بیرا میں اٹھائے ہوئے ہوں قتل عدیم</p>	<p>۱۱۵ توڑیں کو بونق کتہہ تیرری ہو بچا یونان کو بیان خودی نہ بان بری ہو اگر شیشے میں غروب کی آفت ہے چری ہو</p>	<p>۱۱۶ توڑیں میں تیرتیر چری بیٹے چری ہو وزن میں نقد بونق کتہہ میں تیرتیر جانے میں سو نالی دمانے میں تیرتیر چھینچھین میں چوڑھائی میں چھوڑھین چری ہو</p>
<p>۱۱۷ اور ایش بہت پناہ دہ جان اس شیشے کے بیٹے کا اسرار جان شیشہ شیشہ غیب کا دل جان جان لے بیٹے ہر تیرتیر جان</p>	<p>۱۱۸ توڑیں کو بونق کتہہ تیرری ہو بچا یونان کو بیان خودی نہ بان بری ہو اگر شیشے میں غروب کی آفت ہے چری ہو</p>	<p>۱۱۹ توڑیں میں تیرتیر چری بیٹے چری ہو وزن میں نقد بونق کتہہ میں تیرتیر جانے میں سو نالی دمانے میں تیرتیر چھینچھین میں چوڑھائی میں چھوڑھین چری ہو</p>
<p>۱۲۰ اگر کو جدا سمجھ جو حیدر سے غلط ہو کستی ہو سرچ میں کشتہ فقہ ہو</p>	<p>۱۲۱ کتے میں قدم چوم کے سب جیسے والے قدرت نے تاشے کے لیے پاؤں نکالے</p>	<p>۱۲۲ اس بات چہ میں دین غلطی کے نکالی تصویر شاہ دوئی جن و ملک کی</p>
<p>۱۲۳ توڑیں کو بونق کتہہ تیرری ہو بچا یونان کو بیان خودی نہ بان بری ہو اگر شیشے میں غروب کی آفت ہے چری ہو</p>	<p>۱۲۴ توڑیں میں تیرتیر چری بیٹے چری ہو وزن میں نقد بونق کتہہ میں تیرتیر جانے میں سو نالی دمانے میں تیرتیر چھینچھین میں چوڑھائی میں چھوڑھین چری ہو</p>	<p>۱۲۵ توڑیں میں تیرتیر چری بیٹے چری ہو وزن میں نقد بونق کتہہ میں تیرتیر جانے میں سو نالی دمانے میں تیرتیر چھینچھین میں چوڑھائی میں چھوڑھین چری ہو</p>
<p>۱۲۶ مضمون تو میری وہ ہے اک بات چینی ہو تیرا کشا شہاب غضب رب غنی ہو</p>	<p>۱۲۷ بجلی کو خڑاسک ہو سیاب کو ڈر ہو وہ خس ہو بیٹھل ہو وہ نپہ یہ خس ہو</p>	<p>۱۲۸ فوج آگ کے دریا کی طرح موج پر آئی شعلوں کی طرح موج المارج پر آئی</p>

<p>۱۳۷          کہنے نصف آریا اپنے نفا کو          نفع و نفع و درود و درود و رضا کو          پھر پھر سو نیا مدوش تھا کو          اور سیرہ خاتون مستی کا کو</p>	<p>۱۳۸          ارٹا کیا احوالی نے بے          ایسا تو تم خدا کر دوش میں          آگہ یہ کیا اتے میں نام ہے          ان کھر چھر پھر پھر فضل تو عرو ہے</p>	<p>۱۳۹          کیوں اور خبر کو کیا اتے کہ ہے          دو حسب و دوش کو کیا اتے کہ ہے          نفع کلہ آزاد کو کیا اتے کہ ہے          طالع شرفا کو کیا اتے کہ ہے</p>
<p>۱۴۰          جن جن کے جلو میں بیہ مت کے ہالے          اور قلب کیا یاد انسی کے حوالے</p>	<p>۱۴۱          حاصل ہیں دو عین ایک عرب یک عم ہے          میں نورد عین انکا ہون خان کے کہ ہے</p>	<p>۱۴۲          دانہ ید اللہ ہی کتا دو سرا میں          قوت جو خدا میں ہو وہی ستا میں</p>
<p>۱۴۳          کیوں نظر کھا تھا نصف لبہ ہر          جس طرح سے ذلت میں کی کیا ہر          اور قلب میں نصف سے عسکری ہر          عیب دل کھا میں کو کھینچید</p>	<p>۱۴۴          وہ عباد اور ریزگیں کی ہے ہر          انگشتی فتح ہی اتے میں اہم          سلمان کو جان نسی بیان و فام          پھر جب سب میں قائم ہے گدا کو کیا ہے</p>	<p>۱۴۵          ہم قافلہ رواج میں کھا کھا          ہم کھر ہم آرم میں بندگی کا          ہم فرست کھسکا میں شراک کھا          ہم قوت اسلام میں اراک کھا</p>
<p>۱۴۶          اکبر بیان روح رسولان صفت ہیں          جس طرح عیان چرخ نبی بلکون کی صفت ہیں</p>	<p>۱۴۷          بتلاؤ تو وہ کون گداے شدہ دین تھا          سن لو یہ خبر ہے کہ جہل میں تھا</p>	<p>۱۴۸          ہم پردہ تاری و غفاری ب ہیں          ہم خیر قہاری و جاری رب ہیں</p>
<p>۱۴۹          کی شمع کو شمشیر کھا اور کھا          کی شمع نے شمشیر کو کھا اور کھا          اقبال شمشیر عرض میں کھا اور کھا          گردن کھا شمشیر کھا اور کھا</p>	<p>۱۵۰          ہم تو میں جس اس کھا میں اور          تارا کھا شمشیر کھا اور کھا          اور سورہ دا ج میں کھا اور کھا          و شمس ہی کھا اور کھا اور کھا</p>	<p>۱۵۱          میں وقت میں شمشیر کھا اور کھا          شمشیر میں شمشیر کھا اور کھا          میں یوں کھا اور کھا اور کھا          میں بے درگا کھا اور کھا اور کھا</p>
<p>۱۵۲          شہزادہ بڑھا آگے چوڑھے کوڑھے کے          شعلے کی طرح ہٹ گئے انفرادی کے</p>	<p>۱۵۳          ہم نورد میں فیاک و شام و سحر ہیں          اسد کے خورشید پھر کے قمر میں</p>	<p>۱۵۴          مرنے سے مرے کنگرہ عرش میں گے          اس حال سے ہر کج شہید دین میں گے</p>

<p>۱۵۵          کوئی شخص جو کہ جو بولے سے بہتر          نہ آئے کسی زمین سے تو شاخ و برگ          وہ نخل اور دیگر اشرف شاخ جو جڑ          ادریسہ پر اس شخص بنیاد کا آرزو</p>	<p>۱۵۶          اگر جو باہر تھی ان کی کلک          نشوونما ہوئی تھی تو ہونے لگی          دنیا اور ان کا دل کی زندگی تھی          کر ان ذرا سے بولنے لگی کسی</p>	<p>۱۵۷          صدمے لگی گویا برآمد نہ گویا          کیوں تار تار شہر جو ان کی جگہ          اصغر و کبریا کی زبان جو بولے بن گویا          کیوں کہ آواز ہی کی کون سا آواز</p>
<p>۱۵۸          پر شاخ ہو جس نخل کی افلاک برین پر          تم صبح سے چھوٹی سے گراتے ہوز میں پر</p>	<p>۱۵۹          آئیں تھیں فقط قیدیوں کے ساتھ وطن سے          ہاتھ آنگلیں پست بندھے تھے ذرا سے</p>	<p>۱۶۰          آغاز بلاء تھا کہ تم مجھ سے جدا ہو          انجام یہ ہو کہ سر پہ نہ وارث نہ ردا ہو</p>
<p>۱۶۱          با ابرار و شہداء حضرت شہید          عتو میرا عاشق و عاشق شہید          دو جہاں میں میرے سزاوار شہید          کہ تپتے ہو خجاندور اور لہجے شہید</p>	<p>۱۶۲          یہ ہیں سزاوار کیا آج شہید          بیان دلدادہ کی کیا ہو باہر شہید          نیکی ہو کہ وہاں تھی سے نہیں دور          تم کو تو آواز تھی یہ شہید</p>	<p>۱۶۳          کفار بچا کے کہ زنجیر نہ تیا          وہ جہاں کے نغیاب کیوں ہو جیا          فریاد گھر کا قاتل کس نے جیا          سادات کو ہتھیے تیا تو جیا</p>
<p>۱۶۴          ہر ترہ جو نسب پالتے والی کا ہماری          از نب ہر لقب پالتے والی کا ہماری</p>	<p>۱۶۵          اب بولے گا جو انکو وہ جائے گاسقرین          از نب کے تو بیلو میں ہر شہید کے گھرین</p>	<p>۱۶۶          اکبر نے کہا خضر ہے حکو تو جفا پر          نازان میں نبی فاطمہ تسلیم و رضا پر</p>
<p>۱۶۷          اور آواز سے زیادہ دربار اعلیٰ          فردوس گھر کے گریخ انجین ہر          نوایہ نو کا طاعت انجین ہر          وہ پادشاہ نو آواز سے ہیں سراپا</p>	<p>۱۶۸          ناگہ صدائی کہ آواز سردار          اس کو کہ جی ان کی نیکی نہ بجا          باہر نکال دینی نیپار آنا دار          رہتا دور سے لقمے کا کھانا نہ بنا</p>	<p>۱۶۹          چلیے اگر ظلم آواز نہ ہوتے          مجھ میں آج جبر کر کے نہ ہوتے          نہ تھے میں چین آج اگر قاتل نہ ہوتے          شہید بھی ہاں کہے جی نادار نہ ہوتے</p>
<p>۱۷۰          کسرائی کا پیوند ہوا آل عباس          از حجت حق کی ہر ہر ماہ فضل عباس</p>	<p>۱۷۱          اعدا سے سفارش مری کیوں کرتے ہویشا          اب پردہ کمان تھو جوان مر تھے ہویشا</p>	<p>۱۷۲          میرحم نہ لیتے جو ذک بنت نبی کا          حق چھتا تھیوں کا خون ہو کسی کا</p>

<p>۱۱۷          ابرو کا بیڑی کج حالت پر ابرو          اور دل کی طرح تنگ کیے تیرے تنگ          آج تو آنکھوں سے تیری آنکھوں میں تنگ</p>	<p>۱۱۸          تیرا زہل تیرا بال تیرے کچھ          یعنی کعباب انکا جو انا مل گیا ہوا          تو میں نے کیا اور تیغ شرار انداز          بان دھال توئی کس کا فالتو کافر</p>	<p>۱۱۹          پونچھ تو جو کسکے پونچھ کسکے          یکسر دو جلیوں کے سدا لے دو پونچھ          بان با توں میں پونچھ گئے کھوڑے نہ          وہ تیغوں کی موت وہ سدا کی داد دو</p>
<p>۱۲۰          بیان فتح کا بیان کی طرح ہے نکلا          بیاب تیرے پر یہ کربا ہے نکلا          غواص جہل جلد سے گردا بے نکلا          خوشی نظر بار از فتا بے نکلا</p>	<p>۱۲۱          ابرو نہ کہا کجا بھی تیغ کا          نے کیسوی فرسہ رانہ اٹھانا          بان تیغ می آئی ار سے سو کچا          اس کئے تیغ نظر نہ تو تیغ تھا</p>	<p>۱۲۲          دو دیوان کی ایک بیان خراب          رو کی کج مزاجت اور تیغ کا          حلاوت اور کجی تو بان پر آئی          کا دیوان بہ خیر توں کا فو قیہ حلاوتی</p>
<p>۱۲۳          کی آن ذی تیغ اور کجی          کما رنگ اپنے کھاموں سے          ناخن سمور نے زینت پر کھانے          اور کجی پاموش کھوڑے رکھنے</p>	<p>۱۲۴          دو اور دل میں پھونکے کبار          یا جو جھمکتا رہاں کے غوار          وہ کھوڑوں سے پیراں کر کے          حلاوت از قہ فطرت جہاں تیرا</p>	<p>۱۲۵          کھوڑوں کی خان باہر کے          زانوئے تیغ و کجی کے          اور دونوں گردن کی ادھوا ادھوت          سیک کا کرتے کھائے کسے</p>
<p>۱۲۶          اور تم سے زمین بولی کہ بیہوش تیرا رہ          گردوں سے تمھانے کما فاموش کھرا رہ</p>	<p>۱۲۷          مغفرت تھے سر پر جو وہ غمزدہ رہی تھے          اُسے ہوئے وہ لوہے کے تور دھری تھے</p>	<p>۱۲۸          اکبر کے تصرف میں حلاوتی نظر آئی          جنگل میں پھاڑوں کی لڑائی نظر آئی</p>

<p>۱۲۷</p> <p>ہاں سے ہوا کہ تیری جو ہوسو وان فتح منے لگاں جہاں جو ہوا تو بے غم عادلان سے فارغ ہوں ہوا تو بے غم عادلان سے فارغ ہوں ہوا</p>	<p>۱۲۸</p> <p>سیر علی اربعہ نکرہ دان ہو طوفان ملک سے چھوٹے دان ہو بہتر کون ہوں تو میں بلان پوران ہو تو بے غم عادلان سے فارغ ہوں ہوا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>دیکھو تو تیرے ہو سکنا کے نام جہاں ملک موت کو اس فتح تو بے غم دو کو نام کا نام ہو جان لانا ہو کام وہ جانتے دست بھول کر ہو مصحح</p>
<p>۱۳۰</p> <p>قارون کا زر گنج منانی نکل آیا یہ خاک لڑی رن سے کہ پانی نکل آیا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>دم لستی ہو ہر ظالم ہماری کہ بدن بین بارہ ہو مگر آگ یہ قائم ہو یہ رن بین</p>	<p>۱۳۲</p> <p>جان ہی تو کرتے تھے بے خوشی بڑی تھی آگے ملک موت کے بھی موت کڑی تھی</p>
<p>۱۳۳</p> <p>نکلو تو تیری جہاں تو تھی بند سب بار یوں تو تھی وہاں گزند تیرے نظر میں وہ خود ہو گیا اس بند تیرے نظر میں وہ خود ہو گیا اس بند</p>	<p>۱۳۴</p> <p>ایسے کچھ تو مل گیا تو کبھی ہو سخت آئے تیرے جہاں تو تھی بند تو آگ تو تھی کا تو تھی بند ہو جہاں تو کبھی ہو گیا اس بند</p>	<p>۱۳۵</p> <p>دوبلے سے ہر پورائش ہر ایسی دیریا اد غرق ہو جاؤں میں جہاں تو تھی بند ملن تھوڑے بنا یا باغین اولیا ملن تھوڑے بنا یا باغین اولیا</p>
<p>۱۳۶</p> <p>زندان چھوڑ بیٹھا اس حق اجل کے نام اپنا قمار کہ یا ہستی تبدیل کے</p>	<p>۱۳۷</p> <p>خفاش بھی اس طرح تو خرید سے بھاگے خوردید گریزان ہوا یوں تیغ کے آگے</p>	<p>۱۳۸</p> <p>قل تھا کہ عجیب اک ہر خسرو دوسرین اس جانی کے ڈول ہوئے جھٹکے تھرین</p>
<p>۱۳۹</p> <p>جو تو تھے لگے کہ کو تیرے جہاں تو تھی بند جہاں تو تھی لگے کہ کو تیرے جہاں تو تھی بند جہاں تو تھی لگے کہ کو تیرے جہاں تو تھی بند جہاں تو تھی لگے کہ کو تیرے جہاں تو تھی بند</p>	<p>۱۴۰</p> <p>ان دن تو تھی تیرے جہاں تو تھی بند بولی ملک موت کا تیرے جہاں تو تھی بند تو تھی تیرے جہاں تو تھی بند اس فتح منے لگاں جہاں جو ہوا</p>	<p>۱۴۱</p> <p>ان دن تو تھی تیرے جہاں تو تھی بند بولی ملک موت کا تیرے جہاں تو تھی بند تو تھی تیرے جہاں تو تھی بند اس فتح منے لگاں جہاں جو ہوا</p>
<p>خود و سر گردن کے ہر صاف دھو بینی و دہان و شکم و ناف دھو</p>	<p>یاں کی تو تھے تیغ سے موڑے ہوئے آئے گردوں پر یہ وبال کو تھوڑے ہوئے آئے</p>	<p>میں نے پہلی ہی مارا ہوا اس شیر فلک کو سیوہ کیا ہر میں نے ہی صاحب گل بن کو</p>

<p>۵۷۳          ابڑ کمان غم اردو میں بلایا          کی میان میں جو قفق ذکاوت نکل گیا          چھٹی سی دریا میں ننگل میں آیا          ادراغ کمان میں بھی سوسل پل آیا</p>	<p>۵۷۴          دل کو کتے تیرا ج بھی نہ تیرا کھٹ          پہنچے ہیں تیرا دن فرق نہیں ہوئے          میدان میں اگر کہہ دے تیرا دن اگر کوئے          دہشت کے کسبے بل زمین کی کوئے</p>	<p>۵۷۵          طبع          تار غنچہ گلکے ناز کا چل گیا          اس قول بازار اور نیش محل آیا          چیل گلکے کر یک کو توجہ ابل آیا          چھوٹے نئے تیرا دن بھی یاد چل گیا</p>
<p>۵۷۶          سچا کید سیکے دبد بے نے جرخ برین پر          کیا دیکھتا ہی بھاگ کمان گلے زمین پر</p>	<p>۵۷۷          ہر ایک ہجر تیروں کے ذرا چھ نر زمین          پسنی تھی زردہ گاؤں زمین بھی بدن میں</p>	<p>۵۷۸          ہر اہل سان پیر سان ابن اس کا          ایک ایک جوان پیر سان ابن اس کا</p>
<p>۵۷۹          تیرا نکلا جو گریبان کمان سے          سب جاڑتے جاڑتے جاڑتے جاڑتے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          گریبان میں تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۸۰          کمانے جو بہت تیروں کہتے تیرے          تیرے دن کمانے کمانے کمانے کمانے          ہر کوئی کمانے کمانے کمانے کمانے</p>	<p>۵۸۱          تیرے کو تیرا کوڑا تیرے تیرے تیرے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۸۲          سترن سے بدن زمین سے رہوار زمین سے          یوں آئے اڑنے کے گرد اڑھے کہیں سے</p>	<p>۵۸۳          پریدل ہوئی اسوار تو یوں جلد وہ بھاگے          جو اڑیاں وہ بات برہین بچوں کے آگے</p>	<p>۵۸۴          رہوار تھا کاودن پر ظفر آگے روان تھی          اس بات تھیں گھوڑے کے حنا اس میں تھی</p>
<p>۵۸۵          کمان اور دن تیرے تیرے تیرے          کون سے اڑتے اڑتے اڑتے اڑتے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          کمان تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۸۶          کمان تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          وہ بھاگے داروں تیرے تیرے تیرے          دینی نظریں تیرے تیرے تیرے تیرے          دن میں کمان تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۸۷          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے          تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۸۸          پیر تیروں سے اگر کہے خبری تھی کی بیان تھی          سادوں کے چھینے کی ہلال انکی کمان تھی</p>	<p>۵۸۹          اٹھارہ برس اٹھارے سے افسوس روئے          وہ سانسے دریا ہوا سے ڈوب مروئے</p>	<p>۵۹۰          پھل تیروں کے اس شکل تیرے تیرے          جس طرح زبان تیرے تیرے تیرے</p>

<p>۱۹۴</p> <p>ہونے کو گوردہ سنبھالو      اگر تیرے ہونے کا ہے ارادہ      تو پہلے تو دن میں نہ سوچو      کہ ہرگز خلیفہ نہیں نظر آئے</p>	<p>۱۹۵</p> <p>بناو دن کا پورے ہرگز نہ      اللہ تیرے چلنے کی طرف سے      نہ تیرے دل میں شے نہ ہو      نہ تیرے ذوق کی طرح کو پوچھا</p>	<p>۱۹۶</p> <p>بانی خدا کی باتیں اگر کو یاد      اور عقوبت تیرے کو اتھو      دروازے کاں کا بیجا ہی کو یاد</p>
<p>۱۹۷</p> <p>و کھلائے تھے دادا کے ہنر اہل و غل کو      بیوہوں کو صلح کرتے تھے نیرون کی بھلی کو</p>	<p>۱۹۸</p> <p>راضی تھے وہ سب قتل ام دو جان پر      کھنچا علی اگر تھے افسوس ارستان پر</p>	<p>۱۹۹</p> <p>گر حال پر مہر نہ ترس کھا میں گے اگر      اصغر کی تو اہلقت سے چلے میں گل اگر</p>
<p>۲۰۰</p> <p>دارائے توبہ کے دیوی کھا      یوں کھا تو دن میں تیرا مدد      جیٹھ سداں کی عورتوں میں سالان      اگر جو بیکل فرس کی نظر آئی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>جان کا تھا یوں تیرا جان دو کھا      جان کا تیرا تیرا جان دو کھا      تو تیرا جان کی جان تھے جو کھا      تیرا جان تیرا جان تیرا جان</p>	<p>۲۰۲</p> <p>اگر کوئی تیرے تیرے آواز سنا      بیاتو اگر دن میں تیرے تیرا      چاہتا کہ میں تیرا جان تیرا      بیٹھنے پر چھٹی تیرا جان تیرا</p>
<p>۲۰۳</p> <p>حیرت کے سب عقل ہر اک سے مدان تھی      روشن کی کھانوسن ہر اک شمع سان تھی</p>	<p>۲۰۴</p> <p>اس پر ہے جو انرگ کی پریش اہل ہے      اگر تیری جو انرگ کا ایمین نیرون تیرا</p>	<p>۲۰۵</p> <p>گردن کو فقط باپ بچھتے ہوئے دیکھا      پھر خاک پر خورشید کو گرتے ہوئے دیکھا</p>
<p>۲۰۶</p> <p>جب تک کھا کر لوں غیب تیرا      یہاں نہ ہو تو میں کیوں تیرا      ہم کو نہ تیرا تیرے غیب نظر آئے      دوسراں کو دوسراں غیب تیرا</p>	<p>۲۰۷</p> <p>راہی ہو تو کبھی تیرا جان      جان کی تیرا جان تیرا جان      غیب سے یہ وہ دور اگر تیرا جان      اگر تیرا جان تیرا جان تیرا جان</p>	<p>۲۰۸</p> <p>تو تیرے تیرا جان تیرا جان      تو تیرے تیرا جان تیرا جان      تیرا جان تیرا جان تیرا جان      تیرا جان تیرا جان تیرا جان</p>
<p>۲۰۹</p> <p>زور سرد سنا بنا دکھاوتیا تھا نیرہ      انگھڑی چشم بہن لیتا تھا نیرہ</p>	<p>۲۱۰</p> <p>آگے بھی کسی ادرنے یہ داغ سما ہے      ہوتا ہی پسر قتل بدر دیکھ رہا ہے</p>	<p>۲۱۱</p> <p>پشیر کو اب نقشہ پیر کا دکھاؤ      بھرچیں میں کلیجہ علی اگر تیرا دکھاؤ</p>

<p><b>شع</b>          ان کا بیجا حال تو بھی خوش ہے          روم کی صلاحاتی بیجا کی بات ہے          غل بیجا تو ہے اس کا سب سے بیجا ہے          گلہ کہ لدا باؤں نے اس کے غلط ہے</p>	<p><b>شع</b>          اک نوشی قالیہ تو قالیہ بیجا          بیجا کی تو ہی اس کو تو قالیہ بیجا          جیسا تو ان کا جانی ہی بیجا جان          بیجا ہی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p><b>شع</b>          پوٹھ جانی بیجا ہی بیجا ہے          اس کی بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہے          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہے          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہے</p>
<p>وہ فوری کا پوری فریاد علی کی          صاحب درسی خیر تو پھنسل جی کی</p>	<p>برقع جو نہ تھا جیہ برس لہلہ جیا کے          مسعد ڈھانپتے تھے خاک میں لڑتے شہدائے</p>	<p>گھر والے ہوئے تھے نہ جان تھے دمن تھے          جلا دہی رو تے مین میر مرنے کے نہ دن تھے</p>
<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>	<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>	<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>
<p>وہ بولی تالی تھیں کیا ہر شہ دین ہے          حضرت گما لنگھوں میں بنائی نہیں ہے</p>	<p>خون میں تو کھڑے کو اصل ہو گئی بیجا          یہ پالنے والی نہ تری مگئی بیجا</p>	<p>اس نام کی کب آج نہ راہ ہوں لوگو          برسادو میں اکبر کی عزاد ہوں لوگو</p>
<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>	<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>	<p><b>شع</b>          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>
<p>اس غم میں بھی جا رہی ہر اک کجاوہ          دو کو نے ظلمت تھے مگر خاک کے اوپر</p>	<p>بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا          بیجا ہی بیجا ہی بیجا ہی بیجا</p>	<p>زینب تھا لقب میرا زانہ میں علی کے          اب نام ہی بیجا روٹی گئے میں بیجا کے</p>

<p><b>فصل</b>          کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          اس وقت شربت شکر کا علاج          باہر سے کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p><b>فصل</b>          کیونکہ باؤ کی وجہ سے باؤ کیونکہ          ردایا جانے والے تری سون کیونکہ          سہارنی قاضی کا نام ہے کیونکہ          بی بی کوئی ہے تری سون کیونکہ</p>	<p><b>فصل</b>          وہ دہلی کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج</p>
<p>گھروٹ دیا گیا سون اسے کو بھی مارا          بیٹوں کو بھی مارا میر سے پالے کو بھی مارا</p>	<p>جو گرد تو سید انیون کی سینہ زنی ہو          سرنگے جلومین تر سے لاشے کے بنی ہو</p>	<p>بچا تو تو ان درد رسیدن کی فغان کو          یہ کون میں جو روئے میں بانو کے جوان کو</p>
<p><b>فصل</b>          بیٹوں کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          اور گرد میں تم تو تر سے بچنا اور اس کا علاج          مراثی کا علاج سے بچنا اور اس کا علاج          باہر سے کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p><b>فصل</b>          اگر تم میں کئی حالت تھی تری سون          ہر وقت میں کئی حالت تھی تری سون          یہ سون سے بچنا اور اس کا علاج          گھوٹ کے سون سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p><b>فصل</b>          کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھانے کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج</p>
<p>پوستے کے لیے داوی ہی نہ تنگا کیوں          اور بانوں لاشے ہو کر دی میں لینے</p>	<p>ہر چیز قلع آب کو اس وقت تر سے ہیں          پر شرم کی چاہو کہ عدد سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p>ہو جو حسین نادک بیدار کی خاطر          ہوا کہ یہ جگر نیرا فولاد کی خاطر</p>
<p><b>فصل</b>          شکر کی زیت سے بچنا اور اس کا علاج          اور شکر کے قاضی کا علاج سے بچنا اور اس کا علاج          اس شکر سے بچنا اور اس کا علاج          لاشے سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p><b>فصل</b>          ناگاہ کی لاشے سے بچنا اور اس کا علاج          اور عیادت کو کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          چھب سے بچنا اور اس کا علاج          دان سے بچنا اور اس کا علاج</p>	<p><b>فصل</b>          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج          کھینچنے سے بچنا اور اس کا علاج</p>
<p>کیونکہ آری لہو اب تر ہے یہ ملوں میں          پر شرمی اس کے تر سے لاشے کے بچوں میں</p>	<p>چلائے ہیں بھائی کو کیا چوڑی ہو تم          اگر تو ابھی زندہ میں دم توڑی ہو تم</p>	<p>سوں مستعد نالہ و فرما ویرین بھائی          گو یا کہ یہ سب صاحب دلا میں بھائی</p>

<p><b>مسئلہ</b>          جو درختیں یک دوسرے پر نہیں چڑھتیں          آئی نہ واسطہ میں غلامت مردان          ہرگز نہیں کیا اور کون میں غلامت سلمان          ہر سب کو چھوڑ کر یہ تجلی پورا بان</p>	<p><b>مسئلہ</b>          پوچھا کہ ایک دن کبھی وہ کھلاؤں          منہ کروں تو کر کے ابو عبد اللہ کا خون          کا فر ملوں آہ دیا اعلیٰ کا خون          لبتہ پر ملاؤں کہ بجا رہتے ہیں نماؤں</p>	<p><b>مسئلہ</b>          بانو نے دو ہائی نہی ایک باگر کیسی          حق دودھ کا پختا کیا اور مر گئے علی          بان باب کا گھر چھوڑ کے گھر کے گیا          بی بیوں پھر کر ب کہ پڑھتے بنیا</p>
<p>ہر روز اسے دیکھتا ہم کرتے شادی          ہر ہر بچی آدمی یہ تصور بشاری</p>	<p>ازہ یو ملی کہ آئے ہیں کی بھویان کھاکر          یہ کیجھو تو ذرا مانتا ہے کیجھ سے ہٹا کر</p>	<p>کوئی نہ رہا کنبہ میں میرے علی اکبر          سب مر گئے اک مر گئے تیرے علی اکبر</p>
<p><b>مسئلہ</b>          بی بی نے خود تیرے ہر گھر چھکائے          جس پر کیا چھکائی وہی در دھریں آئے          بی بی نے کہا کہ کھانے ان پر دھکائے          اور انہیں مارنے کے آجائے آلائے</p>	<p><b>مسئلہ</b>          بی بی نے کہا کہ میں ہا لاش کو لیا          بی بی نے کہا کہ میں ہا لاش کو لیا          بی بی نے کہا کہ میں ہا لاش کو لیا          بی بی نے کہا کہ میں ہا لاش کو لیا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          دم توڑنے وقت جہاں آجائے          ہاتھوں کو تنگ میں سے سلنے بجرا          بن دودھ کیسی تھے ہی خود آئی سے نورا          کیوں ان میں تھے گنگا رہی چورا</p>
<p>آ جا ہوں تو آؤ نہیں یہ جاتے ہیں لوگو          بڑے ہوسے ہیں حسین آتے ہیں لوگو</p>	<p>یہ کیا مری ہوست مجھے دکھاتی ہے لوگو          یہ بیٹھو آئی ہے سے نظر آتی ہے لوگو</p>	<p>حق دودھ کا پختا کے سبک روش ہو کر          دہائی کی خطا میں نہ کھل کر کھوسے کر</p>
<p><b>مسئلہ</b>          ارا لہو بان سے پورے آؤ تھا          میدان شاد کا آجائے میں سے          زونسلے کے خیل کا میں نے لیا لیا          بی بی نے کہا کہ پورے آؤ تھا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          اگر نہ لے لیکھتے آؤ تہی تھا          اگر نہ لے لیکھتے آؤ تہی تھا          اگر نہ لے لیکھتے آؤ تہی تھا          اگر نہ لے لیکھتے آؤ تہی تھا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          دودھ دینا بھینسوں ان کن تھا          بان نہ لیا بھینسوں میں کن تھا          بان نہ لیا بھینسوں میں کن تھا          بان نہ لیا بھینسوں میں کن تھا</p>
<p>زینت کہا پورے سب ران نہیں ملی          جیتے ہیں صوفے لال کبریاں ہوسے ملی</p>	<p>یہ کیا تمہیں جان سے پتہ ہے علی اکبر          یہ بیٹھو آئی ہے سے نظر آتی ہے علی اکبر</p>	<p>جیور ہوں نا اور ہوں کچھ نہ نہیں ہو          اب مرد سے کے خاطر کنس و گور نہیں ہو</p>

<p>۱۰۱          جب عالموں کا آل عیار پیش ہوا          کھانکا با نامہ اور پیش ہوا          فوج کو کا فوج نکلے پیش ہوا          ظلت کا قورب عیار پیش ہوا</p>	<p>۱۰۲          طاقت و فطرت پریشانی          سے تکتا لاش کی کسی اور کھانا          ایک لاش پہلانا تاکہ کو دم          ایک شے کہ پہلانا تاکہ کو دم</p>	<p>۱۰۳          جان کے لئے لاش کی تھانہ          جانا اور تین تین ہوا جو ان کے          ایک لاش کی تھانہ کو لاد قضا          ایک لاش کی تھانہ کو لاد قضا</p>
<p>۱۰۴          بیاسون کے قہقہے کو خیر محل پس          جنت سے اور ہنس پہلے نکل پڑے</p>	<p>۱۰۵          اک لاش خیمہ گاہ میں کھنے نہ پاتے تھے          جو دوسری لاش ٹھکانے کو جاتے تھے</p>	<p>۱۰۶          رہتے ہی آئے اور تہہ ہی ان کو چلے گئے          اکبر کی لاش رکھ گئے اصغر کو لے گئے</p>
<p>۱۰۷          فرس کو داروں کو فتح          ایسے سب سے تاروں چھپا گیا          عدت سے کہ کتاب فکرت فرنگی          نہرا کا چاند فرج کی برلین آ گیا</p>	<p>۱۰۸          لے لے لے شہیدوں کو سلطان          قاتل کی لاش لار کے بیخیزین          گئے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۰۹          اس وقت تھی شہادت ظلمو کر گیا          فرزندوں اور بیویوں اور لڑائی          کہتے تھے جو دم کھینچے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۱۱۰          تیرے رسول حق کے کھجوریں یہ لے گئے          زمین بے کے اور قاطرہ کے بال کھل گئے</p>	<p>۱۱۱          کبرا جو آ کے لاشہ قاسم یہ رو گئی          درپیش یاں شہادت جہاں ہو گئی</p>	<p>۱۱۲          جاتا نہیں ہوں میں جینوں پانی پلانے کو          میں یہ جہا ہوں قبر میں تلو سلانے کو</p>
<p>۱۱۳          قاتلوں کے لئے لاش کی تھانہ          ایک لاش کے تھانے میں جا پڑا ہوا          بیوقوفی اور شہد کی دولت کھینچا          لڑائی میں تیرے تھانے کو بھٹکا ہوا</p>	<p>۱۱۴          جاتے تھے لاش کی تھانہ          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          ایک لاش کے تھانے میں جا پڑا ہوا          لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۱۵          بھٹکے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          ایک لاش کے تھانے میں جا پڑا ہوا          لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۱۱۶          جھڑکے لال چاروں کو ٹھنڈے گئے          رن کی زمین پہ ڈر نہ بھونٹنے گئے</p>	<p>۱۱۷          رونایا ہی ہو جھکو تو جب مر گئی          رونے کو تیری لاش پر کوئی نہ آیا</p>	<p>۱۱۸          شکل سے اتنا حرف کہا اور وہ پاس          یا رو قریب ہو گیا یہ کچھ ہی پاس</p>

<p>۱۰۰          کبوتر پروردگار پر بیایا چو بیایا          بیایا پروردگاری که خلق را پرورد          کرد و پروردگاری که پروردگاری را          پرورد کرد</p>	<p>۱۰۱          بجز آسمان من در کس نیست که آسمان          آواز زنده است ای سواد و بنیان          آتشی آتش که در سوگواران</p>	<p>۱۰۲          در کس نیست که آتش را آتش          مظلومیت سے جا طرفی می پھیرا          ہوا کیا کہ بلا میں کوئی بندہ نہ چھوڑا          چہ ہوا از رفتی دم غربت و بلا</p>
<p>۱۰۳          یہ کار آخرت ہو اگر تم سے ہو سکے          طاقت نہیں ہے پیاس کے ماری جو رو سکے</p>	<p>۱۰۴          گردن پر تیر لگتے ہی ایسا دہل گیا          پشنگ سے باجک اور دم نکل گیا</p>	<p>۱۰۵          ہننگ در بخریم کے زینب کھڑی ہوا آج          مشکل کشاکش لال پشکل پری ہوا آج</p>
<p>۱۰۶          حاجت جو کیے جا کر کوئی کیس          اہل دہشت اس کو نہیں بھیجتا وہیں          اس آدمی سے بچو کہ لا لہم جو کجاویں          حاجت خدا ہی ہو کجا حکم کیس</p>	<p>۱۰۷          مگر کھینچنے سے نہیں کھینچتا وہاں          کی ایک لہی آہ اور تو آگیا زمین          حضرت سے جو بچے یہ نکاح و لعین          کیوں تو بانی اپنے بگناہین</p>	<p>۱۰۸          مظلوم کیلئے کسی بارہ سے کیا          بیاد ہوا کہ نہ کوئی کوہ در شا          گردن چھلکے کہنے لگتا کہ کیا          اس کی تیرا کون جسے جری بجلا</p>
<p>۱۰۹          نصیحت سے اہل درد سے میرا سوال ہے          کیا اتنے سن کے بچے کا بھی خون چلائے</p>	<p>۱۱۰          فرمائیے کہ تیسرا مارا گر ہوا          اصغر وہ حلق خشک پایا کہ تر ہوا</p>	<p>۱۱۱          بے فوج و بے علم ہوں فریب دیدار ہوں          اور زعم میں لعینوں کا تعمیر ہوں</p>
<p>۱۱۲          اور شہنشاہ کی جنت کی لنگو          ننگا بنایا جو بیگم ہنسنے کے عدد          کھیلنے کا تو اسے شاہ و کیکاؤ          کس بانی کی ہوا اور تیرا وارو</p>	<p>۱۱۳          شہر کے بوجھ سے ہونے والے          جن پر تیرا نشان تھا تو ہو گئے کس خیال          اور ان کے قوم ہوسے ابو عبد اللہ          خون ہوا شہر کا لیتا ہوا بال</p>	<p>۱۱۴          ہوا جان میں علی اکبر اور اگر          بیگم کھیلے آہ اسے اس میں ذکر          کہتے آواز بازو سے عیاش نامور          کہ زمین پر تھا شہر کا ظلم کم</p>
<p>۱۱۵          جو بانی تم کو وہ اسے ہم شہا ہیں          دین آہ تیرا سو کھنجر کی آب دین</p>	<p>۱۱۶          نانا بچے ہی سامنے اُسد ملائیے          اس تر کا فرانچے ہم دیاں جانیے</p>	<p>۱۱۷          یہ لوگ ہلو کیس دے یا ر کر گئے          ہم بے اہل رفیقوں کمرنے سے مر گئے</p>

<p>۱۰۱</p> <p>سرمخلاف سونے کا پائیس ہر ایک کیونکہ قفا کر کے پھانسیا جاوے۔ آئے اگر قفا ہی مرد کو کوئی نذر چلے قفا صحت سے کاڑی جی کام</p>	<p>۱۰۲</p> <p>آتش پھوڑا کر کے بیلے سے جان یہ دن بیکار کاف دیکھا جھوٹو در جان پاؤں پائیس بیکار کی کا ہونے نذر جان نقہ سے نکل ہی ہو پیری کی بڑ جان</p>	<p>۱۰۳</p> <p>کھینچون جوتھ تھر ہو نازل جہان پر ہو آسمان زمین پر زمین آسمان پر</p>
<p>۱۰۴</p> <p>سوت جی ہا سون ان چھپے بے پردگی حرم کی گوارا نہ کیجیے بجعت کو باوہ دیکھیا در شریعہ دریابہ قفسہ کیے اور بائی کیجیے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>علی ایام کس کو سنت ہو کلام ہر کس جلا پلائے میں اپنی کا ہوا ہکونہ کی ہے یا کہ یہ سارا نام ان کی دونوں کو جو خود توجہ سے</p>	<p>۱۰۶</p> <p>کھتھی اور در فقار بھاری کیے نظارہ دیکھ کر کھینچ کر لکھے کھتھی اور در اجناج خندا ان لکھے بھلے نورس بد کو دگر لکھے</p>
<p>۱۰۷</p> <p>نہرا نہ بال کھولے نہ غلگین رسول ہو اب بھی اگر زید کی بیعت قبول ہو</p>	<p>۱۰۸</p> <p>وان منج سے بڑیدہ گلوسے امام ہو جس سر زمین پر کہ نہ پانی تو نام ہو</p>	<p>۱۰۹</p> <p>بد صبر کہ رہا ہے کہ جانے ہی دیکھے امت کا ناما جان کی کیا خون کیے</p>
<p>۱۱۰</p> <p>و پائیس کتاغہ زریا پو کال آن فالو کتے لگا تفریح کال اربا فو کتے مرنے کا آتھن کال عصہ ہر دو کھولے علی پتھر کال</p>	<p>۱۱۱</p> <p>دگر کہ حسین نے نہ گناہ کیا ایسی ہوئی اور بوسہ پلوت کیا خطا تقصیر اور کا بھی نہیں تاملوں کا میں تو ہوں تاجن ہلو کرے بر مصفا</p>	<p>۱۱۲</p> <p>لکھا آج جس بیلے تھلے لکھا کتے زبان باریک لکھی مال کتے تھی حق ہاڈیوں ہر کھینچا بیاتری زبان کتے ہیں تار</p>
<p>۱۱۳</p> <p>شکر چھپے عزیز چھیناں دیدے حسین بے شیر پیا سا قتل ہو پانی پیے حسین</p>	<p>۱۱۴</p> <p>شیدہ ہا نو قاطرے کے نور عین کو تم اپنا سمان ہی سمجھو حسین کو</p>	<p>۱۱۵</p> <p>ہو ہون زبان نرمی ہو تن ستر تار تار اور بوند پانی کی نہیں کوئی پلا تار</p>

۱۷  
بولا اور کہ وہ جبار اور استغناء  
کشتہ تری زبان اور آواز شاہ کو دور  
شہزادہ کا خوش بود و بد و عیان باہر  
نوعین سخن و سخن گوئی کی پوری

۱۸  
بے شک تھے کہ ہوش آیا عشق  
نہر عشق کا لوج کر آیا عشق کو  
نہر عشق عشق میں جو باہر عشق کو  
عقلی ہوتی تھی نہ آیا عشق کو

۱۹  
بوجھا تھا شہنشاہ شہر شہر پوری  
بلا آیا آرزو دل شہر کی مطلقا  
پہ تو میں کیا کیوں کر پھیل گیا

۲۰  
ہاں چہ ز شہر تری ترسے سر پر لگا ہوا  
میں بیوں ہوں جو پہ میں تیا لگا ہوا

۲۱  
مجھ نکالا تھا جو کھلی آنکھ شاہ کی  
قاتل کو دیکھ کر سوے خیرے نگاہ کی

۲۲  
سینے پہ چڑھ کے فرج کیا جو کھیلے کو  
بیکس کو بوطن کو نبی کے نواسے کو

۲۳  
تیرے زہر میں کبھی کبھی لگے  
خادم تیرے حاکم تیرے حاکم سے  
جس وقت تک جو میں لگی تیری لیا  
اور کونوں دستہ تھا وہ نہیں تیا

۲۴  
میں کیا کیوں تیرے کس کس نظر  
تیرے غم تیرے غم تیرے غم کو  
بورا اس کی تیرے غم تیرے غم کو  
ایہ نذر تیرے غم تیرے غم کو

۲۵  
کے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
یہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
دعویٰ بے غم سے تو اور ذوق تھا

۲۶  
جو کہ سے جو کہ یاس کو پیسے پوچھو تو  
یہ سارے کہ بی کے نواسے سے پوچھو تو

۲۷  
غلام قتلوا حسین کا ہر کس میں ہے  
شہر نے کہا کہ دھیان ہا لامن میں ہے

۲۸  
یہ خاطر المہ اشناح شہر تھے  
خاطر سے انکی زار کشیدہ کر بھے

۲۹  
کارا گیا جو جکا جوان لیا غم  
ناخانی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
ماضون کا زار تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

۳۰  
اس تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

۳۱  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

۳۲  
ادھنہ تشنگی سے زبان تھر تھرائی  
از خون سے بانی بانی کی آواز تھی

۳۳  
پر حیف وقت مرگ نہ دیکھا سکینہ کو  
فصہ سے کہ کہ گو دمن لے آسکینہ کو

۳۴  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے



<p><b>حکایت</b>          بیست و نخل کو کین بہ نکل جو بچان          ہو رنگی تیل آچا کی نکل جان          بیٹل سواد کچا ہو بچا بچان          خفتستہ این بلان نکل نہ دران</p>	<p><b>حکایت</b>          اکر نکل ماویہ کن کچا بچت          آمان توی توی توی کو بیانی باو          کمر نہ کما جا بویہ جام شادوت          نکلن کچا نکلن بچا بچا نکلن</p>	<p><b>حکایت</b>          نکل ماویہ اور دوران نکل کین          کینے کینے این بین بچا بچا نکلن          انوس کچا بچا بچا بچا بچا بچا          نکلن کین نکلن کچا بچا بچا بچا</p>
<p>و دا فن کر عم تشہ دہا فی کچا بچا          کو کرا لیکہ جام علی رن میں کچا بچا</p>	<p>تو قتل ہر ساہرہ ہر دہے غصیبہ          پس واسطہ اسد کے گوار کچا بچا</p>	<p>اسیر جو ہم ہر گاہ تو ہم کھان کچا بچا          مردہ جو اسے دیکھے گام جا بچا بچا</p>
<p><b>حکایت</b>          بانو نے دیا بچہ کچا بچا          کینے کینے کچا بچا بچا بچا          میں نے بھی کچا بچا بچا بچا          کیا آپ کی تشہہ کچا بچا بچا</p>	<p><b>حکایت</b>          نکلن کچا بچا بچا بچا بچا          بان نکلن کچا بچا بچا بچا          تیار کچا بچا بچا بچا بچا          میدان میں کچا بچا بچا بچا</p>	<p><b>حکایت</b>          بانو کو بچہ کچا بچا بچا          نکلن کچا بچا بچا بچا بچا          بانو کو بچہ کچا بچا بچا          اس نکلن کچا بچا بچا بچا</p>
<p>اک غم زمین تم چھو دیے جانے ہویشا          روئی ہر دہے بچا بچا بچا بچا</p>	<p>سید انیسوی جو صاحب بچا بچا          شیار ہر دار کہ ہو شیر کی آمد</p>	<p>فرزند جو ان بانو کا بیٹا سا جو اپنے کا          دانہ کہ بکیر بن غلاب ٹوٹ پڑ بچا</p>
<p><b>حکایت</b>          اکر نکل کما دل میں کچا بچا بچا          اب بچا بچا بچا بچا بچا بچا          صد غم کہ میدان کچا بچا بچا          چرخہ سے بچا بچا بچا بچا</p>	<p><b>حکایت</b>          میدان میں کچا بچا بچا بچا          اکر نکل کما دل میں کچا بچا          کیا ہر دہے بچا بچا بچا بچا          چرخہ سے بچا بچا بچا بچا</p>	<p><b>حکایت</b>          کچا بچا بچا بچا بچا بچا          کچا بچا بچا بچا بچا بچا          کچا بچا بچا بچا بچا بچا          کچا بچا بچا بچا بچا بچا</p>
<p>شفاق قضا دیکھ کہ اس نکل نظر کو          پس مقام بیا نشانہ نہیا نکلن کچا کو</p>	<p>ہر آنکھ ہر اک نکلن خود شجاعت          ہرے پرستہ ہر بچا بچا شجاعت</p>	<p>حکایت جو کچا بچا میں نکلن کے در آیا          بچا کی طرف سے ادھر آیا ادھر آیا</p>

<p><b>دفعہ</b>          اگر کوئی مرد یا عورت کسی کو بے اختیار          یا بے اختیار نہ لے جائے تو اس کو          جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>
<p>ہر قوم پرشقی خزون تیغ علی کی          کتھے تھے سگارد دہائی ہوئی کی</p>	<p>لیٹا ہون زمین پر مجھے گودی میں لگا لو          مجروح ہو میں نہ مجھے سینے سے لگا لو</p>	<p>راک آہ کا ترہ کیا سرد نے جلگت          تو را گیا جو عرش خدا کے اترے</p>
<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>
<p>غازی نے نظارہ کی حسرت کی نظر سے          اتنے میں ہوا نیرہ کہیں پار جگر سے</p>	<p>سرا ہوا پر پتہ کیے اور تھلے جگر کو          ہر ایک طرف ہونڈھتے پتہ پتہ پتہ کو</p>	<p>ہو شور مے غم میں فریاد و فغان کا          تم لے جاؤ لا شہر مے فرزند جوان کا</p>
<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اگر کسی نے کسی کو بے اختیار          اس طرح بھاری بھاری نہ لے جائے          تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے          اگر لے جائے تو اس کو جہاد میں لے کر جانے سے منع ہے</p>
<p>باہال کو دگھور دن سے ہلکی کی کو          تربت میں نہ سونے در رسول عربی کو</p>	<p>اس پیاس میں ہم خون کرتے ہیں پیکر          افسوس کہ تم ترے ہو ہم پتے ہیں پیار</p>	<p>کاندھے پر دہر دلا شہر ہلکی کی کو          یہ چاند سی تصویر دکھا آفریحی کو</p>

اللہ

<p><b>دفعہ</b> پہلے آج ہی کی گوہرین ہوا میں ادھیر کی جانب کو چلے گیا اکبر جا ایک طاقتور شہ مظالم میں عالم پہنچے زخمی ہو کر تیرے ہوا میں</p>	<p><b>دفعہ</b> بازو لنگر لگا کر اور اور اپنی بازو قائید سے نہتا اور ہیلیا کی کھلا اکبر سے لگ کر سبھی دیران جارا غارت کا سارا کھینچ لیا سارا</p>	<p><b>دفعہ</b> تیرے کھینچے ہوئے ایک کی تیرے کھینچے انصاف کے دہرے کھینچے بازو اور بازو چلتی ہوئی تیری پہرے کھینچے اکبر اور بازو بیچین صفت نام چھوڑا بلانے کا کار</p>
<p>کیا خیر میں کون کرے دلو قلع ہی ہر شکل پہرے کا جگر سینہ میں شق ہو</p>	<p>موت کھائے کھچتے ہماؤں میں زندہ آہستہ وہ ہی نہ رہے جیتی تھی میں جتنے سبب سے</p>	<p>محتاج کفن کے لیے اکبر مر اب ہے م سولگ کے کپڑے بھی جو ہنوتو غضب سے</p>
<p><b>دفعہ</b> خیمین ہونے کو لڑنے والی بازو لنگر لگا کر اور اور اپنی بازو جا کر کوئی نہیں کیوں کھینچے کے اندر تیرے ہوا میں ان کی تیری ہوا میں</p>	<p><b>دفعہ</b> اکبر تو دوسرے ہو گیا کسی کی بازو کئی آفتوں ہی احمد خانی کی موت گوئی کہ ہوتی آج پہرے کی شادوت جو ہنگامہ پہنچے تازہ قیامت سے</p>	<p><b>دفعہ</b> تیرے لڑنے سے ہوا میں کھینچے گیا تو بازو لنگر لگا کر اور اور اپنی بازو فریاد کیوں تیرے کھینچے میں کھینچے گیا اور آفتوں پہنچے تازہ قیامت سے</p>
<p>دالند کہ قابو نہیں بل پہا ہوا بر آہ کی غیرت کا اُسے پاس لڑا ہوا</p>	<p>اب گھر یہ مرا کا ہے کو برزور رہ گیا اب مان ملی اکبر کی کھینچے کون کی رہ گیا</p>	<p>مارا علی اکبر کو بڑا داغ دیا ہے اُسے نہ تھکاری کھینچے بربا و کیا ہے</p>
<p><b>دفعہ</b> تیری ہوا میں کھینچے گیا سند پہ دوسری لاش پر اور اور بازو لنگر لگا کر اور اور اپنی بازو اُسے نہ تھکاری کھینچے بربا و کیا ہے</p>	<p><b>دفعہ</b> دیکھتے تھابین مسرت سے تھابین نہتے کہا بانو کو غزدار بارو آقا سے کالی کھینچے گیا کو بارو</p>	<p><b>دفعہ</b> تیری ہوا میں کھینچے گیا دوسرے کھینچے گیا کھینچے گیا جہیل سے فرود میں تیرے لڑنے کا دیکھتے تھابین مسرت سے تھابین</p>
<p>پہرے کان میں آتی ہر صدا خاہد ہوں کی لاش کا ہر سوز و غم ہر جہاں کی</p>	<p>اس غم سے فراموشی تیرے ہونے مرقد میں بھی ہر کھینچے گیا کو ہونے</p>	<p>پہرے کان میں آتی ہر صدا خاہد ہوں کی اور پانچویں حضرت کے اُسے دھن کر دھن کی</p>

<p>۱۱۱          جہم تراوت اٹھانگی یہ اور          کہ ترستاوت پہاڑوں میں          پونچھ گا جو کئی تو کئی جی راکر          یہ اس خباہت پر کہتے ہیں الم</p>	<p>۱۱۲          پودہ ہفتہ بڑیج کا دوستان میں          کراد کرکٹ بلابین اور کاروان میں          سنی دھوپ میں جلا اور بوت میں          نزار طبع سے غم اور ایجان میں</p>	<p>۱۱۳          جلو بن خانہ کے جاتے ہیں اور عباس          کعبی خانہ کے پیل کو بھی کہتے ہیں          ہر ایک شکل بچائی ہو کسی کی دیکھیں          بھی بولوں اور بھی اسی میں ہیں</p>
<p>۱۱۴          بیشک جگر احمد مرسل کا جگر ہے          یہ میرا خوزادہ ہے یہ زینب کا پسر ہے</p>	<p>۱۱۵          کف ہل میں خان مرکب نام کی ہے          نہ ہوش کوچ کا ہونے پر مقام کی ہے</p>	<p>۱۱۶          جو گر دراہ سے شکل حسین بھرتی ہے          بول آنکے چار سے پاک کرتی ہے</p>
<p>۱۱۷          زیاد سے بات کیا مست ہوں یہ کیا          شہ سے چلے لاش کو کیکر شہ دارا          ہر جا جی با تو جی کھول کے اپنا          سب کو جان لینا کنت اس سے روکا</p>	<p>۱۱۸          نہیں خیال کہ کیم کس کس کو چھین          اہل کارم کو ہم تو قدر اٹھائیں          تقاریر میں کو جو یاد آتے ہیں          ہوا اور سے میں کی کو نہ تو دل میں</p>	<p>۱۱۹          اہلیت شہ سے ہر ایک جگہ ہوندا          ہر جا جی با تو جی کھول کے اپنا          شہ سے چلے لاش کو کیکر شہ دارا          سب کو جان لینا کنت اس سے روکا</p>
<p>۱۲۰          لاشے کو دھرا شاہ نے میدان میں جا کر          جان کھونے لگے اشکوں کو اکھونے باہر</p>	<p>۱۲۱          کر شکستہ تو صغریٰ ہی کے فراق میں ہے          خیال سلم بیس کے اشفاق میں ہے</p>	<p>۱۲۲          شہر بہ پانی کے شکنجے ساتھ جاتے ہیں          اور آپ شہر دہانی کے دکھ اٹھاتے ہیں</p>
<p>۱۲۳          اس میں تیرے جگر اکلار موفا میں          اس میں تیرے جگر اکلار موفا میں          اس میں تیرے جگر اکلار موفا میں          اس میں تیرے جگر اکلار موفا میں</p>	<p>۱۲۴          ہر طرف غم شہ زہن سے ہر ایک کو          ہر طرف غم شہ زہن سے ہر ایک کو          ہر طرف غم شہ زہن سے ہر ایک کو          ہر طرف غم شہ زہن سے ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۵          میں کہ لاکھ میں ہر ایک کو          میں کہ لاکھ میں ہر ایک کو          میں کہ لاکھ میں ہر ایک کو          میں کہ لاکھ میں ہر ایک کو</p>
<p>۱۲۶          بچھر کہ لطف شہنشاہ زمن ہو          مقبول میدان دوسرے میرا سخن ہو</p>	<p>۱۲۷          یہ ظلم کیا ہو غمی اور بستا خٹکے          نماز عصر بھی اکٹن نہ رہنے پائیکے</p>	<p>۱۲۸          کروں نہ شکوہ حق اس گوی یہ ترا ہوں          میں بھوک پیاس کی ہر شہر شق کرتا ہوں</p>

<p>۸۷          دعا کرتے ہیں جن میں غلام ہے          سوال کرتے ہیں یا شہدے دہنے کے لیے          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>	<p>۸۸          صلیبی میں کون ذوقین ہم          تو شہدے کو کون ذوقین ہم          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>	<p>۸۹          اس خیال میں بھی ہے غلام ہے          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>
<p>۹۰          جمال پاک مرقع ابو تراب کا ہو          لگے تباہی تو نام کیا جناب کا ہو</p>	<p>۹۱          خیر یہ دیتا ہو دل شاہ کربلائی کو          کہ موت آئیگی کوفہ سے پیشوا کی کو</p>	<p>۹۲          دیار کوفہ سے یہ اس طرف کو آتا ہو          خیر یہ لاتا ہو پر بد خیر یہ لاتا ہو</p>
<p>۹۳          ارادہ دہ جوارہ جو یہ غلام کا          ارادہ دہ جوارہ جو یہ غلام کا          ارادہ دہ جوارہ جو یہ غلام کا</p>	<p>۹۴          درود شاہ ہوا ازین شوقین آہ          شہدے کو کون ذوقین ہم          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>	<p>۹۵          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>
<p>۹۶          مشارک کرنا ہوا امت یہ اپنے پیاروں کو          بن بخشوانے پہلا ہوں گناہ گاروں کو</p>	<p>۹۷          اگر یہ راہ میں غلامی ہوا عاشق جن تھا          لگے شوق کی منزل میں تو جگر شوق تھا</p>	<p>۹۸          حسین ایسا جو سلم کے غم سے رو بیگا          تو اس مقام میں کیا سے کوچ ہو گیا</p>
<p>۹۹          آدمی جو کہ اس قدر میں اس طرف ہے          جان بیکار میں کون کون سے جانے          وہ نہ توں میں نہیں سہا پہنچا ہے</p>	<p>۱۰۰          تو شہدے کو کون ذوقین ہم          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>	<p>۱۰۱          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو          کمان سے ہونے کی امید کیا ہو</p>
<p>۱۰۲          پسر کو مصوب کی آفات سے بجاتی ہو          بتول اپنی رو آن کر اڑھاتی ہو</p>	<p>۱۰۳          لگے غم تھا خدا کے بھین گیا دکھا تھا          کہ نام لیتے ہی مسلم کے رونا آتا ہے</p>	<p>۱۰۴          کمان کا قصد ہو تو نے کمال شاد کیا          تو اب بچل مرے آقا نے جھکوا دیا</p>

<p>۶۱          قلم          قلم سوار نے پوچھا جو عالم کا          دوہرا لگا کہ جن میں سے کس کو          پکارے حضرت عباس و زبیر</p>	<p>۶۰          قلم          حسین المصطفیٰ کی پکار          کی طرف سے حسین سے پکارا          اور اس کی پکار سے حسین سے پکارا</p>	<p>۵۹          قلم          ایک شاہ نے پوچھا کہ کون          کس سے پکارے اور کس سے          پکارا</p>
<p>۶۲          قلم          علی کا لال ہوا اور مصطفیٰ کا پیارا          حسین وہ فلک دین کا جوتا رہا</p>	<p>۶۰          قلم          اگر چہ کوزہ میں یا شاہ آب جائیگی          تو حسین ہاتھوں سے اُنکے ذرا پائیں گے</p>	<p>۵۹          قلم          کسی طرف کو گیا کیا وہ میرا بھائی ہے          ہونی جو بیٹوں سے مسلم کو اب بھائی ہے</p>
<p>۶۳          قلم          قلم سوار نے بولا کہ نالہ و زاری          ہو حسین کا اس لیے خانان آباد          کیلئے آیا تو حسین وہ افشار          گراؤ نہ پڑو دین کو جنت بناؤ</p>	<p>۶۰          قلم          حسین بن علیؑ کی پکار          تو وہ ہاتھوں سے اُنکے ذرا پائیں گے          حسین نام سے کس کو پکارا</p>	<p>۵۹          قلم          کیا ہے وہ بھائی میرے کوئی          کہ جس سے پکارا میں نے پکارا          قلم سوار نے بتا کہ شاہ پوچھا</p>
<p>۶۴          قلم          لگا کے اُسکو لگے سے امام رونے لگے          حرم بھی خیمہ کے اندر تمام رونے لگے</p>	<p>۶۰          قلم          پکارے شاہ کہ ای بھائی تو جو رہتا ہے          قسم کھانی جگر میرا لگے ہوتا ہے</p>	<p>۵۹          قلم          میں کیا کہوں ہوئی مسلم بہ ہوتی ہے          کھتا ہے بھائی نے پائی وہاں شاد ہے</p>
<p>۶۵          قلم          قلم سوار نے بولا کہ کون          کس سے پکارے اور کس سے          پکارا</p>	<p>۶۰          قلم          حسین بن علیؑ کی پکار          تو وہ ہاتھوں سے اُنکے ذرا پائیں گے          حسین نام سے کس کو پکارا</p>	<p>۵۹          قلم          کیا ہے وہ بھائی میرے کوئی          کہ جس سے پکارا میں نے پکارا          قلم سوار نے بتا کہ شاہ پوچھا</p>
<p>۶۶          قلم          ہر دل کو فکر خبر کچھ نہیں جو پائی ہے          بتا تو خیر سے کونہ میں میرا بھائی ہے</p>	<p>۶۰          قلم          کہا امام نے مسلم یہ آئی آفت ہے          ہمارے بھائی کا یہ نامہ شہادت ہے</p>	<p>۵۹          قلم          نہ کوئی بعد نماز عشاء کے ہدم تھا          تمہارے بھائی ہے ایسی ہی کا عالم تھا</p>

<p><b>حکے</b>          مطلق صحیح تیار صوح کا چھکا          تو تانے لٹکے تو سب سے کار کا چھکا          تان صحیح سے جوئی اس کو کیا کیا          ہر ایک شے سے دار و خردن کا چھکا</p>	<p><b>حکے</b>          شتر سو کر کو چھکا دار کے زیر غصہ          کہا پھر اس سے شتر دین نے چھکا          یہ فوج سے ہی کا پورا تو حالت          شتر سو کر کیا دار کا جب بعد وقت</p>	<p><b>حکے</b>          بیابان تین تین ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا          اب آج آپ ایسے گایان نہ ہوسکتے          کوئی دن کو کین من من من من من          نظریں کو کعبہ میں بیان ہا ہا ہا</p>
<p>بیابان خون بدن سے تو غیر حالت تھی          زبان کو شدت نا طاقتی سے سکنت تھی</p>	<p>نظر چھکے چون کے خط پر جوشاہ کرنے لگے          ہر ایک حرف پر در در کے آہ بھرنے لگے</p>	<p>پدر کچھ بچوں در در کے جان کو تھے میں          اسیر قید میں بھی صبح و شام روتے ہیں</p>
<p><b>حکے</b>          تمام جہت سے جبکہ چور ہوا          تو اس سے کھلے بن زیادہ عا          کیا چاک کو کھنے چھٹی وقت خدا          شقی نہ تھی کہ کھنے ہا ہا ہا</p>	<p><b>حکے</b>          بیابان تین تین تین تین تین تین تین          اب قائم تین تین تین تین تین تین          شکر دن تین تین کو تین تین تین تین          چھکا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا</p>	<p><b>حکے</b>          چھکے تین تین تین تین تین تین تین          تو دار میں سا کہ دے تے تے تے تے تے          تھی صدمہ جو روئے کی شاہ دین کی ہوا          تہور تے تے تے تے تے تے تے تے</p>
<p>قریب قہر ہوا اسکی جب شہادت کا          ہوا تب اس گھڑی سلم کو جوش رفت کا</p>	<p>ہرا کے کو فیون نے خوب ممانی کی          نہ وقت صبح دی بابا کو بوند بانی کی</p>	<p>و ہا نہ دیکھا کہ شہ غم سے جان کو تھوڑا          ہوا ایک خطا سے پھر سے تین در و تین</p>
<p><b>حکے</b>          کیا بیان چوب آتے قصہ جانچا          تو دار میں کس دے کہ حسین جوش پاہ          نہاں پاکسے پھر بوزارہ شہ چکا          خواہ تہ ہوا تھا سو تہ پچا ہا ہا</p>	<p><b>حکے</b>          تین تین تین تین تین تین تین تین          کھینچے ہوئی تانوں میں چھوڑا تان          غصہ ہو گیا کہیں کو دار پر کھینچا          خوشکہ تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p><b>حکے</b>          بیو کچھ وقت گئی ابو شہ شہ شہ شہ          خیال کسسا اور کچھ سو تان تان          دین میں فاطمہ صغریٰ چاہے تھی تان          سو گئی وہ ذرا تین تین تین تین تان</p>
<p>جو ہم یہ ہونا ہی وہ کر بلا میں ہو گیا          ہمارے لاش نہیں تو نہ کوئی روئے گا</p>	<p>اب ہم کی لاش در کو نہ پر لگتی ہے          سعد میں فاطمہ در رو کے سر لگتی ہے</p>	<p>ملول ایسا جواب شاہ کر ملائی ہے          تان فاطمہ صغریٰ شاید تان ہے</p>

<p>یقین کر کہ خطا مسلم کا ہونا یہ یوں سمجھ کے پہلو اٹھوں جو گھٹا کسا یہ زینت شاد است یہ آدھ بک سنا بچا چینی کی گھر میں آدھ</p>	<p>منہ سے نہیں کوئی تہہ ہو خطا کا زباں کو زبوں اگر سخن کو خطا ہو میں اس کو تو تہہ آدھ تھا چاہا نوسکو کو زبوں نہ گیا تہہ کا</p>	<p>تو اس طرح سے وہ کہنے کی نصرت سینے جو تہہ کی منہ منت تو اس طرح سے وہ کہنے کی نصرت تو اس طرح سے وہ کہنے کی نصرت</p>
<p>عجیب نادہ شہرت نے اب لکھا ہے یہ خرد و خلعت صفراء وطن سے آ رہے</p>	<p>خبر سوار نہیں شرط وطن سے لایا ہے قسم خدا کی یہ کوئی تہہ سے نامہ آ رہا ہے</p>	<p>قسم خدا کی کہ اب تم سے شکر کے چھاتی ہے تھکاری باتوں سے بولے تہہ کی آتی ہے</p>
<p>بیاں بانو زینت جسم کا کیا چرخ ما کے زینت کی تہہ کا دریا قسم خدا کی تہہ کے بیرون تہہ یہ وہ جوں کو تہہ تہہ تہہ</p>	<p>کجا جو تہہ سے کہ تہہ</p>	<p>تہہ تہہ</p>
<p>نیام شاہ میں سامان جہت پر رہا تھا ہر اک زبان پر اس وقت ہا صفراء تھا</p>	<p>تہہ تہہ کے زانو کی آدھ سے آہ بھرنے لگے اسے تہہ تہہ کے ہاتھ پیا کرنے لگے</p>	<p>یہ سب سب نہیں ہو جوشش کا جھوکو خبر تہہ کی دیتا ہے دل مرا جھوکو</p>
<p>بیجاں کہ تہہ تہہ تہہ تہہ کجا جو تہہ سے کہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>تہہ تہہ</p>	<p>تہہ تہہ</p>
<p>وطن میں فاطمہ صفراء می سلامت ہے بیان سفر میں عیش ملو جوش وقت ہے</p>	<p>تہہ تہہ تو بائی سیکھنے کے اب برابر ہے میں تیرا با تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>غضب کا ظلم ترے باپ پر صد آہ ہوا شہید بھائی کی خاطر وہ بیگناہ ہوا</p>

<p>۱۱۱          جن سے ہونے والے بی بی جان          زو جان اگر عبادت کو نیا کجاں          بی بی جان کجاں سے ششہ نوان          بی بی جان سے نیت ہم کجاں</p>	<p>۱۱۲          بی بی جان سے ہونے والے بی بی جان          اور شوق بعد از نیت ہونے والے بی بی جان          دل سے کماؤغ ہونے والے بی بی جان          گل ہو گا ہونے والے بی بی جان</p>	<p>۱۱۳          ککروں کا گاہ سے اپنے بی بی جان          راہی ہوسے داغ کو اپنے بی بی جان          ککروں کا گاہ سے اپنے بی بی جان          ککروں کا گاہ سے اپنے بی بی جان</p>
<p>۱۱۴          تمام اہل حرم روکے جان کھونے لگے          سوا یہ جوش لگا خود اہام رونے لگے</p>	<p>۱۱۵          آقا پر برے وقت میں عباس فرماہو          خیر کے گلے مل ششہ تاشہ سے جداہو</p>	<p>۱۱۶          ہو خیر جو خاک قسم آکھوں بی بی جان          نعلین عنایت ہو تو سر تلخ کروں بی جان</p>
<p>۱۱۷          ششہ تاشہ جسم کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان          بی بی جان سے کجاں بی بی جان</p>	<p>۱۱۸          ششہ تاشہ جسم کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان          بی بی جان سے کجاں بی بی جان</p>	<p>۱۱۹          دل تھا کجاں ششہ تاشہ بی بی جان          ششہ تاشہ جسم کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان</p>
<p>۱۲۰          سرے پد کو لینوں نے آج مارا ہی          تیسرے آج سے بی بی جان لپٹا ہی</p>	<p>۱۲۱          اب بھی سوے فردوس چلو گے بی جان          پر سا بھی جن بھائی کو دو لگے نہ دو لگے</p>	<p>۱۲۲          ہو جاؤن خدا تم پر یہ سید مری ہے          میرے لیے نہر اور نعت پیکڑی ہے</p>
<p>۱۲۳          بی بی جان سے کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان          بی بی جان سے کجاں بی بی جان</p>	<p>۱۲۴          بی بی جان سے کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان          بی بی جان سے کجاں بی بی جان</p>	<p>۱۲۵          بی بی جان سے کجاں بی بی جان          تو روز و شب کجاں بی بی جان          گلے لپٹنے لگے بی بی جان          بی بی جان سے کجاں بی بی جان</p>
<p>۱۲۶          حصول جلد مرے دل کا مدعا ہونے          شتاب خلعت صحت مجھے عطا ہونے</p>	<p>۱۲۷          مرنا ہی تو میدان شہادت کا تو رہا ہے          پھر اڑیاں رگڑ دے تو ہر گز نہیں ہے</p>	<p>۱۲۸          کہ بعد مرے مرنے کے تم جیتے رہو گے          لاشے کو کفن دے کے جلا گاڑ تو دے گے</p>

<p>۷۷          خوشگلا جانتی ملاحظہ فرمادو          یہ چاند سے رخسار زہری میں لادو          آنسو سے بارشوری قوت نہ لگاؤ          بیکار ہو کر جان بخلو مٹاؤ</p>	<p>۷۸          غنیمت نہ چاہتے کہ غنیمت نہ لیا          یہ تو تونوں کی سے نہیں چاہتے کیا          غنیمت نہ لیا اور یہ تو بیکار ہو کر          یہ لکھتے سوئے یہ چاہتے تیرے وال</p>	<p>۷۹          عباس علیہ السلام کی منجانب سے          کہ سب کو سزا دینا اور اٹھانے والے          نہ سب کو سزا دینا کہ وہ وہی قوی          ہم سب کو سزا دینا کہ وہی قوی</p>
<p>۸۰          کیا فائدہ ہے اس سے تو نہ گناہ بچاؤ          بان اس سے بیکار ہو چکا جو جوان          پیٹھ پر سر ڈونڈن کا کب سامان          تعویذ نہ لکھو نہ یمن کہ غنیمت</p>	<p>۸۱          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا          یہ تو تونوں کی سے نہیں چاہتے کیا          غنیمت نہ لیا اور یہ تو بیکار ہو کر          یہ لکھتے سوئے یہ چاہتے تیرے وال</p>	<p>۸۲          کس طرح سے عباس علیہ السلام روکے گا          اب روکے سے یہ شیر نر نہ مارو کہے گا</p>
<p>۸۳          گزشتہ گلا تیرے سے لٹاؤ گے عباس          چالیسویں تک بھی نہ لکھو نہ گلا          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا</p>	<p>۸۴          روکے اس کو کہ وہ غلام میدان تم ہے          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا</p>	<p>۸۵          آنکھوں سے جو اشک تیرے صفحہ کل لئے          فردوس سے سر پہنچے حیدر نکل آئے</p>
<p>۸۶          عیادت جو زمان تو رفتہ میں تیری          شہنشاہی سے جو عیادت کی تیری          کیوں روئے ہو اس سے تو نہ لکھو نہ گلا          شہنشاہی سے جو عیادت کی تیری</p>	<p>۸۷          دوزخ میں تیرے صفحہ میں خدا کا          اس کا بھی تیرے صفحہ میں خدا کا          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا</p>	<p>۸۸          تیرے سے تیرے صفحہ میں خدا کا          اس کا بھی تیرے صفحہ میں خدا کا          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا</p>
<p>۸۹          دنیاسے مٹی جاتی ہو تصویر علی کی          عباس کی منجانب سے کہ غنیمت نہ لیا</p>	<p>۹۰          پانی جو ملے گا تو پلا جائیگا عباس          درد کوئی مشیکرہ تو پھیر لائیگا عباس</p>	<p>۹۱          وہ روز کے فاقہ سے ترا حال بُرا ہے          اب ہو کے پیادہ ہی لڑو نہ لکھو نہ گلا</p>

<p>۱۷۱ عاشق کو کھلی صفین تیری گوداں گھوڑے بچے پر بیٹھ اور دروازے کی را بیا جائی تو کچھ نہیں جھکا جو پارا سکے اور تیرا یہ ارادہ کا پارا</p>	<p>۱۷۲ تیرے کہنے میں نہ گنتے اور باطل کا فریاد کیا جو بنا کر کہہ دے گا تیرا اخبار بہ بیکاری گئی شمعین کے برابر گارنگار عاشق ہوسا ہے تیرے خاوار پر لیوار</p>	<p>۱۷۳ عاشق نے زبیرا بیک بند تیرا کوئین کا سلطان جو زہر کا وہ پیرا بیکسخت بھی سکودہ آقا شہ پارا آقا ہے جی جا پڑے کوئین کوئین پارا</p>
<p>۱۷۴ کیا دیکھتا ہے اس گھر میں وہ دیدہ ہمت قاسم کی دھڑکیں ہیں جو گھوڑے کے قدم سے</p>	<p>۱۷۵ تب غلطیہ دن میں ہوا اہل جہلا کا ہشیا کہ کہ شیر آتا ہے یہ شیر شدا کا</p>	<p>۱۷۶ آقہ زبیرا زبان زہر تو یہ لایا ادنی کی و کبھی نہیں کہا تو نے زبان تیج علی کی</p>
<p>۱۷۷ شہنشاہ شہنشاہ دروازہ اہل جہلا افغان کی جگہ خاکسوی شہان شہلا ہر جہت سے ہوا جیو جیو جیو جیو</p>	<p>۱۷۸ تیرے غصے سے گئی زہر سے سوزا بکوتی وہ دھڑکتے ہوئے تیرے گھر تیرے زور سے تیرے گھر کے گھر</p>	<p>۱۷۹ تیرے شہنشاہ شہنشاہ شہلا گھوڑے کے گھوڑے کے گھوڑے کے گھوڑے تیرے شہنشاہ شہنشاہ شہلا</p>
<p>۱۸۰ خود سے ہر کہہ رہی ہے تیرے گھر کو رہنہ سالہ پڑا ہے پیشی کی دھڑکیں کو</p>	<p>۱۸۱ ہوش تیرے آج رسول گھوڑے پر یہ تیرے رفاہ اور شہنشاہ امین علی پر</p>	<p>۱۸۲ تیرے تیرے شہنشاہ شہلا جو جو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p>
<p>۱۸۳ صفت تیرے گھر کا جگہ جگہ جگہ تیرے گھر کو جیو جیو جیو جیو جیو</p>	<p>۱۸۴ بولیو تیرے گھر کے گھر کے گھر تیرے گھر کے گھر کے گھر کے گھر</p>	<p>۱۸۵ دیکھتے تیرے گھر کے گھر کے گھر تیرے گھر کے گھر کے گھر کے گھر</p>
<p>۱۸۶ سرتنگے نہ انہوہ میں جو دیکھتے جھکا وہ ہنہ پر تھوڑے بٹھا آئیے جھکو</p>	<p>۱۸۷ خود کہتے ہو دیکھیں سپر شہر فدا ہو پھر کس لینے جھان کا یوں سا تو دیا ہو</p>	<p>۱۸۸ باز تو تیرے شہنشاہ شہلا اب ہر شہنشاہ آیت ساحل شہنشاہ</p>

<p><b>۱۱۱</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۲</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۳</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>
<p>دور و در سبب تشبیه و تشنیم          کیا پاس کیشین یا و نہیں ہے</p>	<p>دارا گیا عباس بیکری در باقی          بن معانی کاشین گمان کی در دانی</p>	<p>گورہ کچھ تو انکو نہ جلاو کھامین کیس          یجانے در لاش کو عمار د کھامین کیس</p>
<p><b>۱۱۴</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۵</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۶</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>
<p>مشیر میں مولف ہر سہ ہر سہ کے          بازو بھی قلم ہو گئے سقاے مردم کے</p>	<p>زبانو پر ہمارے سر پر جوان و مرد م          اب فاطمہ شان آئی زمین قلم کو دم</p>	<p>یہ ہاتھ کئے تن سے ملا دیجے گا آپ          عباس کے مڑے کو جلائیجے گا آپ</p>
<p><b>۱۱۷</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۸</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>	<p><b>۱۱۹</b>          در بیان آریا نطق صحیح و صغیر          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب          بیان آریا و کتب لغت آریا و کتب          مکتوب و کتب لغت آریا و کتب</p>
<p>مارا گیا عباس سکینہ کو سنا دو          مشتاق ہون میں آخری یہ ارد کھا دو</p>	<p>بیر خیر یہ سے لاکھ اندین نقل میں مرد نکا          اس لاش کاشین گمانیہ دم ہم نہ کر دنگا</p>	<p>قاسمی طرح دھو نہ نکل میں سے گا          محتاج کاشین گمانیہ عباس رہے گا</p>

<p>عاشق کے لئے گریہیں تھام چھو کر      کیوں قتل سے ہونے دیا نہ خدا پر      تیرے شہر کے لئے گا اور تیرے بند      عیش و عشرت کی کیا ادب ہو کر</p>	<p>عاشق      آتش میں کے لئے تیرے زمین پر نظر کر      درد و توجہ جان کیسے چھانے سے لگائے      باک بکریں دیکھنے سے ہونے سنائے</p>	<p>عاشق      اس وقت صبر اور آہی کی تیرا      چلتا ہو یا جو اور تیرے کی باقی      اور آہ تیری غلط سے اس دم چھ لگان      کرا لاشہ جانتے اس دم تو جہان</p>
<p>عباس کی عمر نے کا علم کھجکے ہوا ہے      پر آپ کے رونے کے لئے قتل کیا ہے</p>	<p>تزوید سے اب مرگ مری کیا میں کر دگی      عباس کے لاشے کی بلا لیکے مردن گی</p>	<p>مشکیزہ ترا ہے بیجا یہ دھرو نکلا      اب لاشہ عباس کو میں پیار کر دنگلا</p>
<p>عاشق      پتھر سے پتھر کا قتل ہونے پر نافر      ناگا ہر کیا دیکھا وہ تیرے بند      تیرے سیکھنے میں آتے ہو گئے      اور دھو دھو کر لاشہ عباس لار</p>	<p>عاشق      ہر وضع ڈھری کی تیرے تیرے      زور جان و سر کھینچ کر لری      اس لاش سے عورت چھو کر کی باہی      اور ناپستی عباس کے تیرے ہوا</p>	<p>عاشق      قتل ہو گئی تیرے کھینچ کر      غلاموں سے ہر تیرے تیرے      تیرے تیرے کو قتل کر کے لگا      بلوڑا کھینچ کر تیرے تیرے</p>
<p>کستی ہو کر ابل میں نہیں تیرا تو ہے      بتلا کو عین زور لہرا عباس کہاں ہے</p>	<p>جب زریز میں لاش مری کھینچو بابا      یہ ہاتھ مری چھاتی پر رکھ دیکھو بابا</p>	<p>اب ہند میں یا شاہ نہ لاس ہوں میں      جا رہا دکھش دمنہ عباس ہوں میں</p>
<p>عاشق      دریا سے ہونے پر نظر کر      کتنے عیش و عشرت میں تیرے      کتنے تیرے تیرے تیرے      باسکوبانی کی کوئی تیرے</p>	<p>عاشق      ہلکا کھینچ کر تیرے تیرے      درد و توجہ جان کیسے چھانے سے لگائے      سینہ پر کھینچ کر تیرے تیرے      اور تیرے تیرے تیرے</p>	<p>عاشق      اس وقت صبر اور آہی کی تیرا      چلتا ہو یا جو اور تیرے کی باقی      اور آہ تیری غلط سے اس دم چھ لگان      کرا لاشہ جانتے اس دم تو جہان</p>
<p>یہ سنتے ہی ہدمر جو ہوا روح خیزین پر      بس کر دین لینے لگے عباس میں پر</p>	<p>یہ ہاتھ نہ ہونے کے تو پھر کھینچ دھن سے      مردہ بھی تیرے کھینچ کر لگا کھن سے</p>	<p>مشکیزہ ترا ہے بیجا یہ دھرو نکلا      اب لاشہ عباس کو میں پیار کر دنگلا</p>

<p>عزیز و اہم شاہ زمین و آسمان ہے کہ ایک شہزاد کی چمک چمک ہے خبر نام قبا جی گریب غم ہے چہ حسین کے غم سے زانہیں ہو</p>	<p>عے اگر بزم صفت باطنی لے قیام تو خود تو کس قدر بڑی بی بی میں سرور نواز خدا کے نزدیک ان کی صفی ہے جو نور پہنچائی گوارا دوزخ کی کج ہو نور</p>	<p>عے جو کوئی باطن کر بلا کا ہوز دار خوش نصیب نہ ہا قدرت اور خود کار قرب تیرے ہوتا ہے دارون گاندار نوشیدانی کو تیار ہون علم بردار</p>
<p>شہید نہر سے یہ وہ قیل و چجر ہیں جو تو عدل کی میزان میں تو برابر ہیں</p>	<p>ہمیں ہزار دن ہلکے چلنے جلتے ہیں دل نبی و علی کے یہ داغ جلتے ہیں</p>	<p>قدم سعادت کو زمین آگے لیتی ہے بٹول لاکھوں مائیں بھی انکو تہی ہے</p>
<p>عے بجا ظلم کا آواز چاند دانکے رضا و صبر لاریب میں پختہ پناہ نہ جاننا و رضا و اندیشہ میں جاہ یہ بادشاہ خراسان کہ لڑا کا شاہ</p>	<p>عے کیا خلق کو دشمنوں کی تہاں کہ رفت و رج پشیمانے کو کھائی اسی طرح سے شہادت منانے سے باقی خوبی داروں کی بڑے کے حسین آئی</p>	<p>عے مگر منانے کی آواز میں پختہ پناہ کہ حسب کلمہ میں جلتے ہیں کہ وہ قواہ تو ازیر سے مخالفت سے سین شریک ہر کہ عالم میں نکل میں آئے تہاں</p>
<p>میانِ خلد غرا حاری انکی ہوتی ہے کہ روح خاطر نہر ارجان میں دتی ہے</p>	<p>نعیم جہان میں ایسے عزیز بستے ہیں رضنا کے واسطے تو خود حسین دتے ہیں</p>	<p>بیان کرتے ہیں ناجی یہ لوگ سار میں رضنا کے دوست ہیں یہاں کیر یہاں کیر</p>
<p>عے میں کھانے کے صورت قدر تو کھانے کہ خوردی ہوتی ہے ہزار کھانے ہر کہ خوب چہا گے یہاں کھانے فرتے تھے یہاں بلیک فندک کھانے</p>	<p>عے دکھانے کے خراسان جہاں کھانے فرا مانے ناسن کو دیکھے جا کر وہ آستان بکند اور وہ قدر نواز وہ شہرے میں صحت ہے ہر کھانے</p>	<p>عے یہاں کھانے کے شہرے میں کھانے قرب شاہ کے کوئی تھا ملک کھانے بہت سار دتے تھے اب شاہ کھانے مناہ روزا توڑتے تھے کھانے</p>
<p>اگر انھیں نہ خوردی نہ تھنے کیے نہ کو سو نہ دانش نہ لھنے کیے</p>	<p>وہ روزہ نہیں کہ روح ہوں دتی ہے وہ قبر جس پہ کز نہر انار ہوتی ہے</p>	<p>قرار جاتا ہے ہم بھلا ہوتے ہو مجھے بنا کو تو کیوں غیر تیار ہوتے ہو</p>

<p>۱۰۰ تھا کہ سانس اراکھا علی اکبر کے جو بارہویں سال میں پیدا ہوئے پہلے شہزادوں کو پھانسی دینے کے نام سے اس پر</p>	<p>۱۰۱ دیکھو تمہارا خون اونی کے اونی کے کروڑوں خرسین یہ وقت بیچ شاہان کروڑوں کا جیہ قاب ہو گیا</p>	<p>۱۰۲ تو کئی خوشی سے آجی اس خوشی جاو آج کوئی بار شاہ ہے مجھ کسین کے متفق اللہ نہیں تھا تو پھیر خوشی سے آجی ہو گیا</p>
<p>۱۰۳ یہ کیا سب سے جو تم آشکار ہوتے ہو یہ غم ہے کونسا جو بے قرار ہوتے ہو</p>	<p>۱۰۴ قرار دہوشی ہر خورشید کے کھو گیا تمام حشر کا بازار گرم ہونے کا</p>	<p>۱۰۵ غریب فاطمہ کا نور عین ہو کس جا شفیع حشر ہمارا حسین ہو کس جا</p>
<p>۱۰۶ جن سے اگر تیرے بیٹے ہیں کہا وہ جن میں نہیں ہے جو اسے دیا یہاں غل میں ہو گیا کہ اسے پھیرا کو کھولنا تھا جن میں غل تھا</p>	<p>۱۰۷ پھینک دیا کئی کئی کئی کئی موازہ عمل نیک و بیک ہو گیا سول نور کسے نہیں ہونے کے علوہ نا اور ان کے دوسرے پڑا ہوا عقدا</p>	<p>۱۰۸ کوئی غل میں سے کھل جاو تم لکھتے تھے غلام کو اٹھاو تم ہمارے قدر کو جو میں جلد آو تم غداں صحت سے شیر کو مٹا دو تم</p>
<p>۱۰۹ وہ رونجین رضی علی ہوگا امام ہشتم جن دہشہ رہی ہوگا</p>	<p>۱۱۰ یہ ہے علم احمد کام رضی ہونگے اور ان کے سایہ دامن میں نیا ہونگے</p>	<p>۱۱۱ جو مجھ سے مانگے گا تو اسے شہ ہر دو ملگا میں اسے حسین تر آج خون بہا دو ملگا</p>
<p>۱۱۲ پہنچ گیا جی ابراہیم جان اسی سے وہ چھوڑ گیا کہ پناہ دیا پھر اسکو ہر دانا سے کھلنے کے عدا پہلے اس نے فتح ہو گا کہ غدا</p>	<p>۱۱۳ دکھا کے سے جانی اپنی پتہ کو تیرے نیا دیا گیا میں قرآن شہہ و غیر اب آج جانی سے تیرے زبان کو پتہ</p>	<p>۱۱۴ روانہ بارہ کو ہو گیا یک باب نہرک عمار کی نور ہو گیا دیا چلو میں کھو گیا ہم سے کو کرم دہوا نشان نوریاں ہر دیکھنے کے ہم خدا</p>
<p>۱۱۵ ہر زریخ جو گریان تھا ارا بھائی ہے سو اپنے پوتے کی تنہائی یاد آئی ہے</p>	<p>۱۱۶ کسان جو میرے کنارے پہ جلاؤ حسین ہر اک شہید کو جانی مرا ملاؤ حسین</p>	<p>۱۱۷ فتان میں ہر کھلی محل نشین ہوا حسین صد عمارت کی آہنگی آہا سے حسین</p>

<p><b>۱۹۱</b>          کربا بی بی کے سو وقت کچھ دوا          بیان شہزادہ کے سو وقت کونیاں صفا          صدف و شترنوبت لہر آرزو نرہ</p>	<p><b>۱۹۲</b>          زبان حال سے عجب زینت لگائی          کہ عجب نرگس زینت اپنا دیدہ لگائی          فرشتے آئے حسین کے بیارل بیان          کرتے بہرہ زینت ہی کو قضا بیان</p>	<p><b>۱۹۳</b>          بی بی غلط با اکھین کے محزون          درد و تباہی اور بے کورن سلطان          کربا بی بی کے سو وقت کچھ دوا          بیان شہزادہ کے سو وقت کونیاں صفا</p>
<p>قریب حضرت خیرا دورا کی بیاری ہے          جناب فاطمہ زہرا کی بیواری ہے</p>	<p>وہ اس طرح سے مگر زیر عرش آہنگی          کہ تم سے حالت نہ نہرا نہ دیکھی جاہنگی</p>	<p>علی یوسف فاطمہ کا نور عین آستانہ ہے          شفیع روز قیامت حسین آستانہ ہے</p>
<p><b>۱۹۴</b>          ایسا جیکے توین خوش خلق خنکار          تو بیوی جالیکی ناخوش تیل کا کبار          جناب فاطمہ اسد مسموم کی یہ گفتار          کہ میرے سینہ را میں احو خنکار</p>	<p><b>۱۹۵</b>          خات ناظر کی اکھین کے محزون          مثال زلف کھنکھن کی کپڑا          ایک شوش بیوفا کہ رخ و بیجان          باس خیر بیوفا تہ تہ درمان</p>	<p><b>۱۹۶</b>          وہ تباہی اور بے کورن سلطان          وہ تباہی اور بے کورن سلطان          وہ تباہی اور بے کورن سلطان          وہ تباہی اور بے کورن سلطان</p>
<p>مگر میں درد ہو میرے دوزاری سے          اُتارو آن کے بابا مجھے عاری سے</p>	<p>اور ایک باہر میں سار تھی ہو گی          وہ غرق خون مر شاہ لافنا ہو گی</p>	<p>علی کا لال ہو یہ دلبر محمد ہے          غریب و بیکس مظلوم کی یہ آہ ہے</p>
<p><b>۱۹۷</b>          لکھا کہ جسے چوتھی فاطمہ          ہے آزارین کی اگر خدیجہ اکبر          بیان شہزادہ کے سو وقت کونیاں صفا          کربا بی بی کے سو وقت کچھ دوا</p>	<p><b>۱۹۸</b>          بولنگی اس کا شہزادہ          شوق ہو گیا ہو آریا حسین          علم ہے ہوسے اندر سے کونین          کہ کجا نورہ وہ شہزادہ کا نورین</p>	<p><b>۱۹۹</b>          کھنکھن کی اکھین کے محزون          کونین آریا حسین          اور ایک باہر میں سار تھی ہو گی          وہ غرق خون مر شاہ لافنا ہو گی</p>
<p>زمین پہ فاطمہ جادو کو اب گرائیگی          زیر عرش خدا سے برہنسے جاہنگی</p>	<p>کنارے ہو کہ ہواں فرخ شاہ آتی ہو          ہنوشہر کہ تھا کی سپاہ آتی ہو</p>	<p>مگر کو تھا کہ عباس کی وہ رویدگا          زبان پاک ہے اکبر کا نام جوئے گا</p>

۱۲۷  
 کہتا ہے کہ جو غائب ہو گیا وہ اس قدر غائب ہے کہ  
 اس کا وجود ہی نہیں رہتا اور اس کی خبر ہی نہیں  
 آتی ہے۔

۱۲۸  
 جی سے خاطر نہیں کی کہ کیا وہ  
 خدا کے عرش کا ایک ذرا ملاؤں میں  
 کرون وہ آہ کہ ہر ایک دروازہ نہیں

۱۲۹  
 جگہ شاہانہ بزرگوار اور  
 ترا حشمتیہ جہاں خدا حافظ بنیاد  
 سرکار نے بھی پڑھا ہے جبکہ بنیاد  
 ہرگز نہیں ہوئی بوی بنیاد

۱۳۰  
 کہو نہ ہوں ہیامت سے جو اس میں  
 جو میرے دست میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۱  
 کہیں کے ختم رسل عرش تو ہلا نا تم  
 گناہگاروں کو لیکن بھول جانا تم  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۲  
 ہزار حیف جو مشکل کشا کا پوتا تھا  
 بندھا ہوا اسن ظلم سے وہ ڈاتا تھا  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۳  
 شفع اپنے جیون کا آج ہوتا ہوں  
 حسین شافع محشر کا میں بھی پوتا ہوں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۴  
 بلند فاطمہ کی حیب کہ آہ ہوئے گی  
 ہر اک رسول کی حالت تباہ ہوئے گی  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۵  
 تری کینز نے تھا انکا کیا گناہ کیا  
 جو اہل ظلم نے ابسا مجھے تباہ کیا  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں  
 کہ جو اس میں ہے میری آستین میں

۱۳۶  
 غم حسین سے سب استقلال پائے  
 حسین سارے مجوں کو بخشوا بیٹے

۱۳۷  
 ثابتوں کا گھر گر بلا میں سارا ہے  
 تری دو ہائی حسین معن کو مارا ہے

۱۳۸  
 ذرا سا پانی بھی پھر چیر تھا بجلا یارب  
 درے پیر کو نہ جلا دے دیا یارب

<p>۱۲۳          زین پیر ہونے کا نوح جہاں گیل          تو نہ پھر بھی یا تو نہ ہی ہر گز          فزادش ہوئی تو چھوٹا مگر عقل          زین حسین ہوا جو خیر تر سے</p>	<p>۱۲۴          حضرت عیسیٰ کا کشتہ تھا سے وہ کھلا          خطاب شاہ شہیدان کا میں کہتے تھا          برت خیز ہر روز تو جس سے نہ ہرا          وہ ذوق کل کا اور غماشک نہیں ہلا</p>	<p>۱۲۵          لگا بیٹے سے اسکو خجانت بچا          کسی نصیحت کی کہ میں حق تھا          زین کو تو نہ بچتا ہر اور نہ بچتا          اور اسکو جس کا ابا جوں کو ذرا</p>
<p>۱۲۶          قبول کیا کچھ ہا جہ صفت عزیز دہی          وہی کینہ تھی میں کیا تیری کینہ تھی</p>	<p>۱۲۷          ہوا جو نوح کچھ پھری سے قبول کا جانی          ہوئی قبول تر سے دلربا کی قربانی</p>	<p>۱۲۸          مرے بیچ کو بہت شتر نے ستایا ہر          کہ آں فاطمہ کو در بدر پھرا پاپا ہر</p>
<p>۱۲۹          کینہی کینہی بیخاؤن شہر دہی          نہ لگی آری غاوش زور دہی          ہر عرض زور سے بیگانہ شہر          فاشت کب کیا از زور ہر اور</p>	<p>۱۳۰          کینہ کینہ سے کس کس کو تو تہرا          کینہ کینہ سے کس کس کو تو تہرا          کینہ کینہ سے کس کس کو تو تہرا          کینہ کینہ سے کس کس کو تو تہرا</p>	<p>۱۳۱          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا</p>
<p>۱۳۲          ازل سے حکم میں تر سے خدائی ساری ہے          جو کچھ خوشی از تر ہی ہا خوشی ساری ہے</p>	<p>۱۳۳          کو بخش امت عاصی امیر دار ہو میں          کہوں جو خون کا دعویٰ گناہ کا ہر میں</p>	<p>۱۳۴          کہوں گناہ وہ جو چہ میں گناہ جلائی          ہزارہ فاطمہ زہرا کے ہر سنائی کی</p>
<p>۱۳۵          یہ جو کہتی ہے از دفتر رسول          کہ حق نہ زہر سما جیل کے بیجا          ہوا زنج جو جہوں سبب یہ تھا          کہ تیرا لال کو ہونا تھا سبب اللہ</p>	<p>۱۳۶          تھا کا حکم فرزندوں کو مگر آبا          کہا کشتہ کا میں نے حسین کو خار          کہہ دینے سے زلف تو ظلمت دار          کہہ دینے سے کھد کہ کس کا سپہ دار</p>	<p>۱۳۷          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا          کس کس سے کس کس کو تو تہرا</p>
<p>۱۳۸          نہ گردن پیر ہا جہ کئی زہرا          وہی پھری تر سے شہر پیر پھری از ہرا</p>	<p>۱۳۹          یہ جسکو چاہے جلاکے سقر میں خاک کہے          یہ جسکو چاہے گناہوں سے کج پاک کہے</p>	<p>۱۴۰          جلو میں شیعہ فدہ دار و مومنین ہونگے          روان گلشن جنت کو شاہ دین ہونگے</p>

<p>۲۴          برہنہ کی بیوی کو تیرا نام تھا          کہ جس کا تو میں دامان سہا شہزاد          کر کے غرض کر گیا نادار بہ بین خدا          خان کے جانے میں تعلق چھوڑا</p>	<p>۲۵          لیکن وہ میں سوا چور غریب کیا          شہزادہ نے غصہ نہ کیا کھلا          تیار دھندلے ہوئے جمع نہ کیا          کہیں نہ تڑپا اور سب بچا کر آگیا</p>	<p>۲۶          ہماری لاش کو چاہتے تھے کفن کا          ہمارا کفن برا قید خانہ میں کیا          اللہ تعالیٰ نے کہیں نہ چھوڑا          منو خدا کو اب گشت اور آقا</p>
<p>۲۷          ابھی نہ آپ کے نام بھی جانتے پانچ          سن دو سہرے زوار پہلے جانتے</p>	<p>۲۸          ہوا ہر تینوں سے تن آپکا اگر کھڑے          گیا ہر زہرے دادام اگر کھڑے</p>	<p>۲۹          مزادہ زہر ستم کا جو یاد آتا رہی          قسم خدا کی جگر مرا کاپ جاتا رہی</p>
<p>۲۸          کتنے کتنے کسب میں تھے سب بار          کہ تم شہزادے میں پہلے چاہتے تھے دار          دنیا پر غرض کیلئے بدیدہ فرمایا          میں داد لیا اور اپنے زباں میں لگا</p>	<p>۲۹          سب اپنے پوتے سے فرمایا کہ اے          کہ تم نے تو سب سے اپنی جوت کیا          ہمارے سائے اگر سوا غیبی تھا          تھا اگر ان سب باجوان قتل ہوا</p>	<p>۳۰          اگر تیرے تیرے کسب میں نہیں رہتا          گروہ دہلی تھیں قتل شہزادے          اور ان حضوہ کے قتل کی جان کو بچ          ہی میں تھی وہ قصور نام و عہد</p>
<p>۳۱          کہ یہ غلام ہو تو اور بزرگ سر دین          دیگر نہ ایک ہی دریا کے دو فوگور میں</p>	<p>۳۲          تمہیں نصیب یہ غم نہیں دکھایا ہے          ہمارے ہاتھوں پہ صخرے تیرے کھایا ہے</p>	<p>۳۳          وہ تھی وطن میں کیلا میں شاہ والا تھا          مری تو لاش پہ کوئی نہ رونے والا تھا</p>
<p>۳۳          بیٹے شاہ شہیدان کیلئے جو گیا          کہ اور طرح بھی قتل ہوتے یہ دادا          جو غم غم جو غم جو غم وہ تیرے پورا          دنیا کیلئے یہ ارشاد ہو جا جاتا</p>	<p>۳۴          تھامی کوئی تھی کے چھین گیا          اس میں کان نہیں تھے تھی اور بے          تھامے تھے اسے اسے خفتے کہ          ہمارا تیرے پورا بد بے نوم</p>	<p>۳۵          لاؤ تو قتل کدے تھام حال دادا          قتل نہ ازراہ اجازت کے دن کیا          قتل سے پہلے کہ کو کہیں تھی تیرا          اور وہی کہ کو نہیں تھی کسی سے ہوا</p>
<p>۳۶          حضور پر جو سفر میں تم شدید ہوے          تو ہم بھی جا کے ہیں پر ایس میں شہید ہوے</p>	<p>۳۷          پھری ہو تو ابھی شہر و بدر بیٹیا          نہیں ہوئی تری ہر شہر ننگے سر بیٹیا</p>	<p>۳۸          نہیں بیان کند غم سے تیرے سوا          ترے خزاں یہ چاند چرخ میں دنی ہوا</p>



<p>۱۰ سید شاہ نے شاہ علی صاحب بن سیدان بہ نیت سے پسر فرزند فرمایا اور شاہ علی صاحب نے فرزند فرمایا اور شاہ علی صاحب نے فرزند فرمایا</p>	<p>۹ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>	<p>۸ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>
<p>۱۱ یوں شاہ ردا نہ ہو سیدان کی صاحب سب کے لئے شہر ذیشان کی جانب</p>	<p>مظاہر وہاں کے فرزند علی کی آتی تھی صد گریہ زہرا دینی کی</p>	<p>وہ جنگ طلب میں کھین سوان میں کچھ اپنی شجاعت کا تھین پاس نہیں ہے</p>
<p>۱۲ سیدان بن ہوئی دینی خوشحال عباس نے کجا شہر برونو تھا</p>	<p>۱۳ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>	<p>۱۴ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>
<p>۱۵ پھر ہاتھ اٹھا جی میں بقیوں کے عالمی حسرت شہر مظاہر نے جڑے میں طہا کی</p>	<p>اور نور سے چہرے زمین شک خاک تھی ہر ذرہ میں اختر سے بھی آفر دچک تھی</p>	<p>سینوں میں کیا بوش مبارک کے طلبے گنواروں کے تنگ شامان عرب نے</p>
<p>۱۶ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>	<p>۱۷ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>	<p>۱۸ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>
<p>۱۹ پھر گردن تو سن یہ لکھا نام علی کا آنکھوں کے لئے پھر گیا رہوار میں کا</p>	<p>۲۰ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>	<p>۲۱ اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد اور اس کے بعد فرزندوں کے بعد</p>

<p>۱۴۱          چنانکہ علیؑ کو اسے معلوم ہوا          چنانکہ جیسی ہوا جیسی ہی ہوا          سوچے تو دین میں دین میں کس کا          کیا بلکہ وہاں چاہا اسے کیا</p>	<p>۱۴۰          عاقبت نصیبین جنہ کثرت دین اور          جاہ و ثروت سے نزدیک بنایا          کیونکہ ان کو وہ دوسرے جو مٹایا          کیا بلکہ وہی اسے کیا پھر کیا</p>	<p>۱۳۹          بیستہ بی بی ہم سے عاقبت معلوم          کیا تو قدر میں تو حق کو کسے کیا          اور دستہ شریفیہ کسے کیا          جاہ سے اور مہر سے کیا</p>
<p>فرمایا کہ تم جانتے ہو وہ تو حق ہی ہے          ڈرتا ہوں کہ تم میں اگر فرشتہ ہی ہے</p>	<p>جو غم کیا تو نے یہ کچھ خوب نہیں ہے          ممانوں کے دل میں تو جو نہیں ہے</p>	<p>مغرور ہو تو اسے کہ یہ لالہ لاج میں ہیں          اس شخص کے جو کچھ معلوم نہیں ہیں</p>
<p>۱۴۲          چنانکہ کس شخص کو کس سے          دوسرا کس سے دوسرا کس سے          کیا کیا کس سے کس سے کس سے          اور کس سے کس سے کس سے</p>	<p>۱۴۱          عاقبت نصیبین جنہ کثرت دین اور          جاہ و ثروت سے نزدیک بنایا          کیونکہ ان کو وہ دوسرے جو مٹایا          کیا بلکہ وہی اسے کیا پھر کیا</p>	<p>۱۴۰          عاقبت نصیبین جنہ کثرت دین اور          جاہ و ثروت سے نزدیک بنایا          کیونکہ ان کو وہ دوسرے جو مٹایا          کیا بلکہ وہی اسے کیا پھر کیا</p>
<p>چلایا میں حسد کہ تیار ہو یا رو          عباس علی آتے ہیں ہیشام جو یا رو</p>	<p>مسل شہہ مظلوم بہ تیار ہو تم          اور اسے جنم کے ظہر کار ہو تم</p>	<p>شیر لے پوچھے بھائی کو کیا ہے          یہ بولے کہ اس فوج کو منظور دغا ہے</p>
<p>۱۴۳          چنانکہ کس شخص کو کس سے          دوسرا کس سے دوسرا کس سے          کیا کیا کس سے کس سے کس سے          اور کس سے کس سے کس سے</p>	<p>۱۴۲          عاقبت نصیبین جنہ کثرت دین اور          جاہ و ثروت سے نزدیک بنایا          کیونکہ ان کو وہ دوسرے جو مٹایا          کیا بلکہ وہی اسے کیا پھر کیا</p>	<p>۱۴۱          عاقبت نصیبین جنہ کثرت دین اور          جاہ و ثروت سے نزدیک بنایا          کیونکہ ان کو وہ دوسرے جو مٹایا          کیا بلکہ وہی اسے کیا پھر کیا</p>
<p>سب بولتے صاحب تو قیر برا ہے          وہ دیکھے قلب صفت شکر میں کھرا ہے</p>	<p>دریا یہ کوئی آتشہ جگر آگ نہ باغ          بانی حرم شاہ تین بھی جلتے نہ باغ</p>	<p>سب طرح سے نکلو گم اس فوج تم ہے          سلوار تو جھنجھو گے نہ وہاں باس تم ہے</p>

<p>۱۶۴          از چو کار از تبیین بالا افتاد          سینه سے اٹھا تھا تب تک میں نے          جو کچھ میں نے کہا وہ سب          میری ہی بات تھی</p>	<p>۱۶۵          کہتا تھا قاتل میں گناہان شلوت          کو سونے ہی تکس کے تھے          اور ان شلوت سے مراد          شلوت ہے</p>	<p>۱۶۶          بلا شکر جان سے بے نصیب          بیٹے ہی تم نہیں بھلا چکے          اور شکر اس کو نہ دکھانا          افسار غماز کچھ بھی نہیں</p>
<p>۱۶۷          باز وہ میں تھا زور نہ حالات تھی کو میں          کاٹھا سا کھٹا تھا جدان سے بگڑ میں</p>	<p>۱۶۸          ہر گام زوال گناہ حضرت وہا میں          دو تین جوان رہ گئے باقی شہدا میں</p>	<p>۱۶۹          دے کی خبر میری جو سن یا کسی          سر کھو لکے میدان میں پلی اس کی</p>
<p>۱۷۰          تو توں سے نہ تھا ہر وقت          دل میں تو توں سے نہ تھا ہر وقت          حضرت کو اور انیسویں ہی وقت</p>	<p>۱۷۱          کہتا تھا وہ تاج تاجا گیا          لڑائی کا تھا لڑائی کا وہ جیلا          جوتت گناہان ہی کت گیا          حضرت کے لیا باغ خود کا قفلا</p>	<p>۱۷۲          عاقل شکر ہے جو توفیق          قیاب ہو گئے تیراں ایمان          یا نہیں جو اب جوں بول میں سامان          اگر کہتا ہے کہ میں توں ہی سامان</p>
<p>۱۷۳          جس دم نہ رہی گا کوئی حیات زفا میں          کس طرح مجھے مجھ سے کہیں ان وہا میں</p>	<p>۱۷۴          دیکھا جو کے مر خدا ان کو ہے میں          مرے گئے یہ البتہ وہ عباس کھر میں</p>	<p>۱۷۵          جسٹ میں جو زردیک بد دعا کا حضرت          کھتا ہے کہ اس سے بد دعا کا حضرت</p>
<p>۱۷۶          چاروں طرف میں ہی تھی          چاروں طرف میں ہی تھی          چاروں طرف میں ہی تھی</p>	<p>۱۷۷          کہتا تھا قاتل میں گناہان شلوت          کو سونے ہی تکس کے تھے          اور ان شلوت سے مراد          شلوت ہے</p>	<p>۱۷۸          بیٹے کے شکر ہے کہ ان سے          بیٹے کے شکر ہے کہ ان سے          بیٹے کے شکر ہے کہ ان سے</p>
<p>۱۷۹          دکھلائے جو میں انکو گل زخم اجل نے          میدان شہادت میں لکے شیر نکلنے</p>	<p>۱۸۰          تم میری حیثیت کو بجالاؤ عباس          لاشہ میرا میدان اٹھا لائو عباس</p>	<p>۱۸۱          میدان کی رضا میں جو ہر ایک کی          ناچار تھا ازینت کہ خدا وہی تھی</p>

<p>۱۳۴          ہر ایک کے چلا چکر کوہ از دست          دل کی شہرہ لگ کر حالت بالینہ          اگر کسی طرف دیکھ کر گئے تھے          رخصت کے نہ دیکھ کر پھول اور تیر</p>	<p>۱۳۳          زینت کے تین بیٹے چھوٹے          کیا دیکھتے تھے ان کے باپ کو          گوری کی تکیہ کیوں تھی          اس سے بولا ہے پورانی اور بھاری</p>	<p>۱۳۲          رخصت ہو کر زینت سے چھوٹے          ان کے دل کی تکیہ کیوں تھی          بیٹے سے لگا کر زینت کیوں تھی          پورانی بیٹوں کے تھے تکیہ کیوں تھی</p>
<p>۱۳۵          پر غوت یہ ہو اسکو دراپاس ہر پاس          اب الفت ہمیشہ سے دوساں ہر پاس</p>	<p>۱۳۴          آگے ہیں آواز گول سے او جان کی          میں تھنہ ہی پر زنی خراب کی</p>	<p>۱۳۳          سقا سے سگت سے اتھ کو سو پنا          اسے بازو سے پیٹتے یہ اتھ کو سو پنا</p>
<p>۱۳۶          از پیش روی کیم کو زینت سے          بیوں کو چھ سکوتی تھی نہ ان کی          آگے ہی بیٹے کیوں تھے سدا          ما جو کسے نہ لگا دل دم ادب ہی ہوا</p>	<p>۱۳۵          یہ کہ کسے نہ لگا دل دم ادب ہی ہوا          آگے ہی بیٹے کیوں تھے سدا          زینت کے تین بیٹے چھوٹے          کیا دیکھتے تھے ان کے باپ کو</p>	<p>۱۳۴          رخصت کیا زینت سے چھوٹے          بیٹوں کو چھ سکوتی تھی نہ ان کی          آگے ہی بیٹے کیوں تھے سدا          ما جو کسے نہ لگا دل دم ادب ہی ہوا</p>
<p>۱۳۷          اول اس گھڑی بیتاب ہے فرزند ہی ہوا          یہ آخری دیدار ہے عباس علی کا</p>	<p>۱۳۶          ہر طرف یہ ہی فرزند ہی ہوا          اسی سے لگا رہا اب بگوشی تری ہوا</p>	<p>۱۳۵          اک دوش مبارک پلہ بندہ پریشان تھا          اک دست زبردست میں تھے وہ مان تھا</p>
<p>۱۳۸          ادا ہو گئے تھے سب کے سب          عیش گئے تھے سب کے سب          بیٹے کو جو بچھا تو کسے باپ کو بچھا</p>	<p>۱۳۷          ادا ہو گئے تھے سب کے سب          عیش گئے تھے سب کے سب          بیٹے کو جو بچھا تو کسے باپ کو بچھا</p>	<p>۱۳۶          بیٹے کو جو بچھا تو کسے باپ کو بچھا          ادا ہو گئے تھے سب کے سب          عیش گئے تھے سب کے سب</p>
<p>۱۳۹          غش ہر جگہ سیکھتے ہر پاس میں ہر پاس          پیاسی کو لیتے تھے ہر پاس میں ہر پاس</p>	<p>۱۳۸          سقا سے سگت سے اتھ کو سو پنا          خوش ہو گئے تھے سب کے سب</p>	<p>۱۳۷          ادا ہو گئے تھے سب کے سب          عیش گئے تھے سب کے سب          بیٹے کو جو بچھا تو کسے باپ کو بچھا</p>

<p>۱۱۱          کجا بجز خفا و خلعت ساقی کوثر          جز ایک کسب خفا و خلعت ساقی کوثر          قضا و قدر تو تیرے ہر قسم سے          باز ہے جسور و دیدار سے کراہ</p>	<p>۱۱۲          تو دیکھتے خاں خلعت ساقی کوثر          ناگاہ صفت ام کوہن کی فریج و کمر          کچھ دانت کجاہین بے یونوں باہر          سوزا چھپے بلکہ نظر سے لگا</p>	<p>۱۱۳          جب ہاں بدلا کوئی اور کجاہن          سوار کوٹ ڈالے یا نہ سوار          چلوں لیا یا نہ کر کچھ کچھ تیرے          دل و داریا کی تیرے ہوا میں لارا</p>
<p>۱۱۴          اگر نور و زاریت و دشان تھارہ سینہ          صبر و وقار و علم مشہ دران تھا کہ سینہ</p>	<p>۱۱۵          پرستید جنگ کماندار تھے آہگے          پیدل تو میں پشت تھے ہوار تھے آگے</p>	<p>۱۱۶          یاد آئی سیکھتے تو لگے خیر کو تگے          بیساختہ آگہوں سے لگے خشک چنگے</p>
<p>۱۱۷          عیاشی میں کس شجاعت کا تھا سوز          زہر و زہر تامل و خفاقت قادیان          دھت زہر و زہر تامل و خفاقت قادیان          قاضیوں کا لگا لگا لگا لگا لگا لگا</p>	<p>۱۱۸          اس کسب میں سب سے لگی فریج و کمر          عیاشی و خفاقت میں لگا لگا لگا لگا          آج کو دل آگے تو میں کسب سے بچو          قاضیوں میں سے لگا لگا لگا لگا</p>	<p>۱۱۹          دیکھا ایک افغان میں کسب سے بچو          عیاشی و خفاقت میں لگا لگا لگا لگا          پیا سی کسب سے بچو لگا لگا لگا لگا          عیاشی میں اور زہر و زہر تامل و خفاقت قادیان</p>
<p>۱۲۰          چار آئینوں پر آئے قرآن جو رقم تھے          قرآن کے وہ چار درق میں یہ رقم تھے</p>	<p>۱۲۱          اگر پڑتا تھا گھوڑے سے اگر زخم ہٹھا کر          یا مال آئے کرتا تھا وہ اسب سے جا کر</p>	<p>۱۲۲          سیراب وہ زہریت ہاشم میں عیاش          پانی بچھے پینا ابھی لازم نہیں عیاش</p>
<p>۱۲۳          اترتے تھے اور دن عالم پر نا تھا          مٹی کا گھنٹا میں کسب سے بچو          باروش پیا میں کسب سے بچو          کجاہن کوئی آگہوں سے بچو</p>	<p>۱۲۴          میں غول سے جا اب کسب سے بچو          سب سے بچو میں کسب سے بچو          بیوں سے بچو تو سب سے بچو          سوز سے آگہوں سے بچو</p>	<p>۱۲۵          دریا سے بچو کسب سے بچو          انداز سے بچو کسب سے بچو          آئی وہ صاف نہیں میں تو اب میں غول          زہریت کجاہن کسب سے بچو</p>
<p>۱۲۶          زہر علم حمد سے بھی اُسکا ٹرا تھا          نصیر رید اللہ بھی یاد دست خفا تھا</p>	<p>۱۲۷          اُن تیروں کو کرتے تھے قائم خفا میں          لینے نہ انھیں تھے تھے دم خفا میں</p>	<p>۱۲۸          میں جب سے کہ عیاش لگے دشت فامین          اس وقت سے ہو دھیان لگا میرا چامین</p>



<p>۴۰          چنانچہ میں نے اپنا سہارا اس وقت چھوڑا          کتنا ہوا ایک ایسی ہی نامعروف          باوجود ان کے کہ ان کے دل میں          چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھ کر</p>	<p>۴۱          اور نہ اس کے لئے کہ میں نے اس کو          چاہتا تھا کہ اس سے ہوتے تھے اور وہ          ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے</p>	<p>۴۲          یہ پائیں ان کے لئے کہ میں نے اس کو          چاہتا تھا کہ اس سے ہوتے تھے اور وہ          ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے</p>
<p>۴۳          مرنا سے میں نے ان کے آفت میں پڑا ہوں          مردہ ہوں مگر زندہ ہیں ہرگز نہیں کھڑے ہوں</p>	<p>۴۴          ہمارے گئے دلیر ہے اس میں نہیں ہونگا          جو آج ہم سے تھے میری بانی نہیں ہونگا</p>	<p>۴۵          دکھ لایا ہے جس شہزادے کی حالت تھی کھا دو          زہر کے کہ تم نے وہی دکھ لایا ہے جس شہزادے کی</p>
<p>۴۶          فریاد ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>	<p>۴۷          نظر لگا کر تھکا ہوا ہے اس کا          اس کا دل ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کا دل ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>	<p>۴۸          اجازت سے ہونا تھا وہ سب کو          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>
<p>۴۹          بانی بھی گئی وہ نہیں سیکھ لایا          بیعت کے نہ کرنے کی یہ نہیں سیکھ لایا</p>	<p>۵۰          قسطوں نے اسے بانی کا زہر لگایا ہے          اور خیر ہے اس سے تم کا نہیں سیکھ لایا</p>	<p>۵۱          کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>
<p>۵۲          ہر جگہ کجا کجا ملے تو نہیں پائے          اور کجا کجا ملے تو نہیں پائے          اور کجا کجا ملے تو نہیں پائے</p>	<p>۵۳          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>	<p>۵۴          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا          اس کے دل میں ہے کہ میں نے اس کو دیکھا</p>
<p>۵۵          رو رو کے یہ اس غم سے دم سرد ہوا          لاشوں کو شہیدوں کی گھنٹیوں سے</p>	<p>۵۶          تم بانی دم شہیدوں کی گھنٹیوں سے          کیا کرتے ہیں ان میں سے بانی نہیں دینے</p>	<p>۵۷          یہ پائیں ان کے لئے کہ میں نے اس کو          چاہتا تھا کہ اس سے ہوتے تھے اور وہ          ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے اور وہ ہوتے تھے</p>

<p><b>۱۱</b>          یہ بے پروا ہے نہ شکر کو بلکہ          یہ خوف مراد ہے استحقاق چھوٹا          کہنت ہے زبان کون کجی کو ہر وقت          منہ کھلتے جاہت کا بے توجہ ہوا</p>	<p><b>۱۲</b>          یہ کہنے لگے سب تہی نرس کے اور          چلوں میں دیان کو بھر شاہ کھجور          چاکر کر میں دیان سے شکر لڑا          جو جنت ہے وہ نہ ہو سر نہ ہو شکر</p>	<p><b>۱۳</b>          منظور تو خود شکر نہ وہی چھوٹا          تھا متوجہ وقت کرتے تھی جا          سنا ہے سب کچھ اس میں گویا          اسے پہنچے خصوم کہتے ہیں لڑا</p>
<p><b>۱۴</b>          تیرا نخل بہت کر چکے تم فوج شقی کو          اب چین کن و میں ہا تو سے شمشیر علی کو</p>	<p>دریا پر گیا ساقی کو شکر پسر ہے          پانی نہ پئے وہ کہیں یہ نہ ہوں خطر ہے</p>	<p>شکر تو مراد ہے ہوا اور بیت بیومین          اکبر میرا جیسا سرے اور پانی بیومین</p>
<p><b>۱۵</b>          تیرا تار تار ہے تو فوج کا کھنڈ          فادوش ہو رہا ہے اسے اسد شاہ دیر          تو بیس کو کجا ہے ہر وقت تو تیر          تو تیرا ہے ہر وقت تو تیر</p>	<p><b>۱۶</b>          جلالیہ کی ہے اسے ان کی جنت کا          شمشیر کھنڈ ہے کون کو تو زور دار          سب کچھ کھنڈ ہے کون کو تو زور دار          کہنے لگا وہ ان کو تو کون کا چھوٹا</p>	<p><b>۱۷</b>          یہ کہتے تھے ہونے ارغلتے باغ          تو گور و گور وہ بادشاہ تو چھوٹا          اس کی جنت کون سا کہ سر جو چھوٹا          اس کے بارے میں انوشاہ وہ چھوٹا</p>
<p><b>۱۸</b>          اور سیاہ بیومین اور چتر زری سر پہ لگا ہوا          ایمان خوب میں پورا شہر مظلوم کھرا ہوا</p>	<p>اک تیرا گان کے سرور کی حسین پر          پانی کو وہاں بیٹک شہر میں نہ میں پر</p>	<p>تھرا کے گہے گھوڑے جب شاہ زمین پر          فتن ہو گئے اور وہ ملک عثمان میں پر</p>
<p><b>۱۹</b>          جو توڑتا ہے ہون ان کی کاس          خوش ہون ان سے بے جا ان کا          ساغر و افادہ ہے بے جا پانی کے کھرا          وہ ان سے بیومین کو ہوا ان کا</p>	<p><b>۲۰</b>          کھرا ہے کھنڈ ہے اسے شہر دار          دیکھا تو ہون ان کی اور سلطان بے جا          تب کہنے لگا شاہ کراہی تو تیرے          تھاکر تھا کہ وہ پانچ بیٹے بے جا</p>	<p><b>۲۱</b>          وہ تو ہون ان کے شہر دار تو تیرے          انہم تو ہون ان کے شہر دار تو تیرے          نظر کر کے اسے وہ کھنڈ ہے بے جا          اسے زیادہ ہے بیٹے بے جا</p>
<p>رکھی ہو میں اور سیاہ ہوں جو سر سے          دکھ پوچھے کوئی پیاس کا چھو تشہ جگر سے</p>	<p>زینت کے جو کہنے کو کہا حرم خطا ہوا          مقتل میں کمان وہ جگر دشا ہے</p>	<p>کیا دیکھا کہ غش میں تو حسین بر شاہ          باہر میں یہ بھی ہوئے سرنگے بیومین</p>

<p>۲۱          بین چھتوں کے ہر ایک چہرے          فراتسے میں قتل مرا جلا گوارا          اور ایک طرف بھی جوں اسی آواز          کہ ہوتی ہے اور اس کے نشتر کا وہ کھیا</p>	<p>۲۰          اگر میں را جانے بہم اور اولدار          طاقتیں اپنے کی ہوتی تریں ہمار          غلطیوں میں سہاگے گیا قاضی ہمار          سبوں پیر ہی نہیں ملے پیر کے ہمار</p>	<p>۱۹          اگر کت اور کت کے پیران قتل ہی ہوا          ناگاہ گلے سے اچھے وہ کھیا          دیکھو یہ نوحہ کے مظلوم کو با!          سونے آزار کو حشمت ابن علی کا</p>
<p>کسی ہر وہ فریاد رسول ہر کی          لہتی ہو کمانی مری فریاد خدا کی</p>	<p>مانج بجھے شاید اب شاہد ہے          غالب شدہ مظلوم کا یا خوف ہوا ہے</p>	<p>تھے چوتے تم سینہ سلطان امیر کو          اس سینہ زخمی پر یہ رکھتا ہوا قدم کو</p>
<p>۲۲          کون سے آٹھ کو جو آج ہے دنیا          ناری صفت خاک لگا کا ہے آج          شہر تہ تیغ میں ہاں آنکھوں کو کھولا          صحت کا نوحہ ہے شہر تہ تیغ کیا</p>	<p>۲۱          لفظ گلاب تہ تیغ میں ہاں          شہر کا زخوف زخمی نہیں ہاں          دہا اور ہوش آج قتل شدہ درخشاں          بالیوں میں کیے گیا شہر درخشاں</p>	<p>۲۰          بجائے گلے کی اس طرح سوار          عاری تو ہے جہنم سے سوار          اور پھر کا شہر کے مظلوم کو          بیتا شہر حشر کا گاہا شہر کو</p>
<p>طاری ہوا یہ خوف شرمین کا لیں          تھرا کے گری ہاتھ سے جوتیج زمین پر</p>	<p>بائی مری کا ہٹ چوہہ تشنہ جگر نے          بس کھول دیا آنکھوں کو زہر کے پیر نے</p>	<p>روٹی تھی وہاں قافلہ اسل و دفغان          دل ہلکایا رحم آگیا زہر کے بیان سے</p>
<p>۲۳          یہ خوف ہے کہ قدم آئے شاہ          اور قہقہے میں تھرا ہوا بیدار آیا          تب شہر کا گارے اس کو تہا آیا          کیوں کہ تہ تیغ مظلوم کا لایا</p>	<p>۲۲          عار کھینچنے کا عقوبت کبری          گرتی تھی آری جہنم میں جانی          تب شہر حشر تہ تیغ کی تھی آری          اسوجے کا قاتل کیا جلیق تہ تیغ</p>	<p>۲۱          سہتوت کی لپیٹوں کے تھرا          تہ تیغ کی تشنہ میں بیچار          اور کا شہر کا قاتل ہوا          تہ تیغ کی لپیٹوں کے تھرا</p>
<p>عشہ ترے اندام میں کیوں بیدار آیا          کا نا نہیں شاید شہر کے گلاسے</p>	<p>اور دوسرے وہاں روتا پلہ نظر آیا          فریاد سے اسکی مجھے حشر نظر آیا</p>	<p>جاتا ہوں میں نے کتنے فرزند ہوا          اور نگاروں میں سیاں تہ تیغ ہوا</p>

<p>۴۱          ادرعنا یا غمنا من غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۲          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۳          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>
<p>سرور سراہ تو فدا شدہ بجا شد          این بار گمان بود او اشد بجا شد</p>	<p>جوں کج تیری راہ میں ہو جھکا جوین ہے          تو خانقہ قدیرا تو بندہ حسین ہے</p>	<p>غم کی بھری روانہ دل دردناک ہے          افسانہ گننے لاشہ میں یہ دیو خاک ہے</p>
<p>۴۴          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۵          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۶          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>
<p>خاموش پرودہ مصحف ناطق کھڑا ہوا          اور خاک پر ہر ایک درق ہوڑا ہوا</p>	<p>امت کو بختا بنی خافقین کی          اور کعبہ قبول شہادت حسین کی</p>	<p>بیشک یہ کوئی غاصب پروردگار ہے          بیشانی سے جو نور خدا آشکار ہے</p>
<p>۴۷          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۸          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>	<p>۴۹          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا          غمنا غمنا غمنا غمنا</p>
<p>زہر کے آفتاب پہ آفت کا وقت ہے          خورشید شرع دین پر قیامت کا وقت ہے</p>	<p>ہر اک غریب بیچ میں ہر سوپاہ ہے          ظاہر ہوا اسکے چہرہ سے یہ بیگناہ ہے</p>	<p>مظلوم ہر غروب سے یہ بھوکا پیاسا ہے          ہر خود امام اور بی بی کا نواسا ہے</p>

<p><b>ع</b>          ان کی نسبت تو نے کہہ دی ہے کہ وہ تیرا زرارہ          کرے اور کہے گا کہ یہ تیرے حق ہے اور          بجز منہ نہیں ہوتا اور تیرا کیا اور          رفتاریں تیرے ہونے کی وجہ سے ہو گئے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>
<p>اب قتل یاں جو سید ظلم ہوئے گا          رور و کے جان غم جن لبس ہوئے گا</p>	<p>یہ ہوتا ہے کہ میں بیگانے زمین پر          بیچ فاطمہ کے میں دانے زمین پر</p>	<p>میں خانہ زراہ حیدر عالی مقام ہوں          میں شاہ ہوں جنوں کا تمہارا فلام ہوں</p>
<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>
<p>آقا پر تیرے اہل تنہا کی بڑھائی ہے          نرہ میں ظالموں کے علی کی کمائی ہے</p>	<p>خبر نہ کرنا تو کون ہے کیا تیرا نام ہے          اب قابل سلام نہیں تیرا نام ہے</p>	<p>افسوس کی جگہ ہے کہ جھٹکنا تو جین ہے          اور ظالموں کے نرہ میں یہاں حسین ہے</p>
<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>	<p><b>ع</b>          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے          کہتا ہے کہ وہ تیرے حق میں سے ہے</p>
<p>شرمندہ حیثیت روح پر تیرے میں ہوا          محبوب پائے ساتی کو تیرے میں ہوا</p>	<p>نادار ہے غریب ہو ظلم ہو حسین          مرنے سے بے خبر ہوئے غم ہو حسین</p>	<p>گنہگار فاطمہ کا قصانے یہ لوٹنا ہے          نخل دیا سے گل لکھی نہیں کوئی چھوٹا ہے</p>

<p>۱۷</p> <p>اگر اول وقتا کر کے کوئی نماز دوران جنگ ہو جائے تو اسے اعمالی فتح تک کون باہر تک بگشت کرے تو ان میں باہر تک</p>	<p>۱۸</p> <p>یہ بات ہے کہ اگر کسی نے فریاد کیا تو اسے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>	<p>۱۹</p> <p>یہ ہے کہ اگر کسی نے بگشت کرے تو اسے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>
<p>۲۰</p> <p>روح رسول کو دیکھیں اسے دیکھنے کا بھائی نہ</p>	<p>۲۱</p> <p>جہاں کے بعد کہیں ملائے گا کہ جہاں</p>	<p>۲۲</p> <p>اگر تمہیں تیرے تہذیب کیسے تو ایک جن کو ہمارا</p>
<p>۲۳</p> <p>وہ جہاں تک پہنچے سب زخمیں گھیرے گا اگر کسی نے نہ گزارے جسے گا تو</p>	<p>۲۴</p> <p>یہ ہے کہ اگر کسی نے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>	<p>۲۵</p> <p>یہ ہے کہ اگر کسی نے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>
<p>۲۶</p> <p>قاتل ہے جو میں کہ جو زعفران کے گویا جناب رسول کے</p>	<p>۲۷</p> <p>اگر تمہیں کوئی ہر ایک کے گویا جناب رسول کے</p>	<p>۲۸</p> <p>خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>
<p>۲۹</p> <p>زعفران کے گویا جناب رسول کے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>	<p>۳۰</p> <p>یہ ہے کہ اگر کسی نے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>	<p>۳۱</p> <p>یہ ہے کہ اگر کسی نے خبر سے کہ یہ حالت اور تیرا جو جہاں پہنچا وہ جہاں</p>
<p>۳۲</p> <p>ہو دے جو حکم جگہ حادیت یہ زہر کے پھول خاک کیلے</p>	<p>۳۳</p> <p>تم حکم دو تو تم زہر سے اہل حرم کو لیکے دینے میں</p>	<p>۳۴</p> <p>اگر تمہیں زندگی تجسم کا حلقہ کو اب</p>

<p>۳۱۷          زعفران سے جتنا تیار ہو گیا ہے          وہاں وہاں ہمارے شہر سے ملو گے          گویا یہ ان میں سے ایک ہے شاہ جہان          جس میں سکون ہے اور دنیا میں</p>	<p>۳۱۸          کیا جو میں شاہ کے علاوہ باجگار          کو دیکھتا ہوں تو خاک پیش کرتا ہوں          تیرے شہر کے سینے پہ ہاتھ لگا سوں          زینہ دریا پر روانی تھی ارزاں</p>	<p>۳۱۹          کس نے تو کو تیار کیا ہے خبری          کس نے تو کو تیار کیا ہے خبری          کس نے تو کو تیار کیا ہے خبری          کس نے تو کو تیار کیا ہے خبری</p>
<p>مشغول تھی قبول جو فریاد آہ میں          مقرر ہی تھی لاش ہر اک قتلگاہ میں</p>	<p>ہوئی کہ غلام کیا تو یہ اسے شہر کرتا ہے          موزہ حسین بھائی کے سینے پہ ہوتا ہے</p>	<p>گر ہی خبر نہ ذاکر نا شاد کام کی          پھر کون ہے مدد کو مقرر غلام کی</p>
<p>۳۲۰          اے شہر سے سوسنے کا          ان کے کاتے کا شہر تو ہے ہر گاہ          روتے اگر تیرا توڑنا نہ ملے          اپنی جہنم شاہ دی جا کر تو کیو نہ</p>	<p>۳۲۱          تیرے شہر کے سینے کا افسانہ          اے شہر کا تار تار ہے بھائی کا          زنا میں نونگا تو ہے تیری لفظوں          چادر سے تیری ہونٹوں کا جلا میں</p>	
<p>۳۲۲          بکھ خون نہ صاف کا نہ جیدر کا کیو          یہ خون حسین کا تو کاتے کیو</p>	<p>۳۲۳          بتلا دے مجھے سچ تو یہاں خدا حسین          کے ضرب میں قلم کروں توں سے حسین</p>	
<p>۳۲۴          جہنم شہر سے سوسنے کا          دل میں نہ لایا اپنے کو وہ خوف کیا          شہر نکال کر سوسے کے دروہو گیا          شہر کا حلق کاٹنے وہ نکل گیا</p>	<p>۳۲۵          شہر میں شہر سے تیری نیکو          شہر میں شہر سے تیری نیکو          شہر میں شہر سے تیری نیکو          شہر میں شہر سے تیری نیکو</p>	
<p>۳۲۶          کتنا تھا آج روح علی گور و لاؤنگا          زہرا کے میں کیلجے پنجب ہلاؤنگا</p>	<p>۳۲۷          حسین ہر شہید کا لاشا جو ہوتا ہے          شیرا کر بیٹے کے سرا بناروتا ہے</p>	

<p>۴۱ آدم کا دار میں نبی آدم کو کون ہے کیتھنکے بعد وہ امام کون ہے زین علیہ السلام غلام کون ہے پھر کا چنانچہ آخر میں کون ہے</p>	<p>۴۲ سراج حق سب وہ کس کی ہانڈ سکار حق کے کارنڈا اور کارنڈ عاشق مطیع قدیم صاحب باز نڈ ارسی رضا یہ خوشنوارت بلانڈ</p>	<p>۴۳ دشمن جو بہت عمارت الافاضل ہے یہی حدیث ہے جو کہ شاہ جوہر دو سال کا تھا کل یہ مسیحا الدین ادبہا کہ تار علی بن علی کلبہ</p>
<p>۴۴ جسلی خزان بہار پر وہ پھول کون ہے جسلی رویت خوار پر وہ شتول کون ہے</p>	<p>۴۵ سب کچھ خدا سے خود قبل کس حسین ہیں حاکم ابد کے اور ازل کے حسین ہیں</p>	<p>۴۶ مسلمان کے ستار سے پر جہر اگر تھی اس جگہ نڈ کے نظار سے رخسار نکا تھی</p>
<p>۴۷ ہر ایک مرتب نام مبارک کا حسین انہوں کے جوجان آرزو پر ایک حسین یا جو یقین کی نون میں کا جو یقین گنجیدہ علوم کا اسم ہے حسین</p>	<p>۴۸ یوسف کا نام کلیم کرنا جان کو طور قاریب وگت سے قاریب وگت جان کو طور اور بے صفو قلب میں خواہ ضرور</p>	<p>۴۹ تہ تیہ آپ کھنڈن کا زین پورا دل جو فکر حق کے ملا ہے جا ناگاہ ماہ فوتے ہوا ماہ نو جا اس کو کھنڈن کے سب پر نور و نفا</p>
<p>۵۰ بازو سے دین شرح کا جوش یہ نام ہے جس سے لگین عرض ہو دشمن یہ نام ہے</p>	<p>۵۱ حدودم کا نمانت تھی جو جو رکھے حسین شیخ حرم خلوت مہبود تھے حسین</p>	<p>۵۲ مسلمان ہم سخن ہو مہ سے نورین سے جو تکلو پہ چھنا ہو وہ پو پہ جو حسین سے</p>
<p>۵۳ جو انشاء و جملہ کے رتبانہ میں انجام کا زین کسی کام کا حسین محل ہے حسین جس سے دانین ازیر سب کے کام میں ہی خدا حسین</p>	<p>۵۴ مصطفیٰ بھی تھا کوئی نبی صوفی طوبی علی در سدرہ بھی تھا قاضی کون ہے عطر و گل تھا کہ نامک حسین تفسیر انجا ویدارد جملہ کتب حسین</p>	<p>۵۵ لکمان جو خوارہ کہہ سچ سخن بولادین پر سب دیکھ کھانہ بان اور خوارہ ملک خود دانہ جن زیلے تو پہنچے والد کو کیا جو سن</p>
<p>۵۶ ہمیں قبلہ زمین زمان مر تقصاً علی جس سے جہر حسین ہیں اس سے جہر علی</p>	<p>۵۷ جو رنگ تھے کمال کے سب صرف کر دیے اک صورت حسین ہیں صلح نے بھر دیے</p>	<p>۵۸ فرمایا شاہنواز سے نے یہ مجال کیا مسلمان جانتے ہو ہمیں فرد سال کیا</p>

<p>۱۰۰ کھلنے میں غلطی نہ ہو اور اب فراہم تفریق سے کہ یہاں تک جواب پھر تو نہیں لگے کہ وہ میں بھی وضو پاب نہایت تواتر تاجا اور کھانا پاب</p>	<p>۱۰۱ ظان میں مال آدم اول سے قدر انہی ہی ہوتے ہیں آدم میں پیسہ ساقہ ان کے ہم در کو بیس ہر عام یہ آفتاب قدرت باری کا جاہلہ</p>	<p>۱۰۲ بچہ نماز قطع سے نہیں ہوتا اور قطع سے بڑا کرتے ہیں غلطی تائیں کیا سکوت ہو تو اس لاکھام قابل ہوا جو حق کا بار بار نہ داخل</p>
<p>۱۰۳ دکھلا یا سیرغ پوش شہادت رنگ اور شہور کے طور اور نئے چوں کے ڈھنگ اور</p>	<p>۱۰۴ ہم اون فون بھی علم دانا دیر تھے اور دشمن تھا سب کا حال کہ رو شہنیر تھے</p>	<p>۱۰۵ مالک نے ہم سے جو کہا فی الفور وہ کیا ہر عہد میں یہ ہمتے کیا اور وہ کیا</p>
<p>۱۰۶ ابن علی کے لال اس تعین غلط بھلائے نہ کہ میں تہیوں پر کا نون سے اپنے بندہ استھال گردن کے لئے کہ نہیں کی</p>	<p>۱۰۷ کی تھی انکی قوم تو وہی ہو گیا تو حیدر کھلے اپنی دراز کا مال یعنی جی لال سے ہر زمان کا مال اس لئے یہ بھی ہو گیا وہاں احوال</p>	<p>۱۰۸ یہ تو جہاں میں تامل نہیں ہوا بہتوں کے لئے کھلے کھلے ہوتے بہتیں جنوں کو مہر ہے ہر حسین دشمن جو وہ ہے وہ حال شوقین</p>
<p>۱۰۹ المام حق ہوا کہ در افتان میں کرو بسم اللہ احمد حسین بیان حسن کرو</p>	<p>۱۱۰ جسے کیا قبول وہ قبول رہا ہوا جسے نہ مانا مورد قہر و غضب ہوا</p>	<p>۱۱۱ سکے بیان میں غیب کے موتی پر وہ تمہیں اندکے پر حالے ہو رہے ہوتے ہیں</p>
<p>۱۱۲ گو یا باخراہہ میمال و جہیل سلمان شہر نور و قادہ جہیل حق نہ تھا فضیلت کی تھی ان سبیل یہ کہ کچھ پاس ہر آدم جہیل</p>	<p>۱۱۳ اسی میں ہے جا رہے تھے ادنا ہوتے تھے کسے خبر کی کا دار پھر آدم وہ کسے جو حق کی وار چاہا کہ اس حق کو ہمیں ہو پانچ ہزار</p>	<p>۱۱۴ تایب یہ ہرین کسے جو جہیل او چاندان تار کے بیان کی گمان جو شہر شہاس رہے یہ کسے جو جہیل کچھ ہیں باغ و نعت حیدری گمان</p>
<p>۱۱۵ اتنا ہی کہ سے ایک میں باہم تھا پر ہم سے اور اٹنے نہ ادا کہ قاصد</p>	<p>۱۱۶ اک اک کو در رس خطبہ تو حیدر حق دیا اور قاتلہ پر اپنی ولا کا سبق دیا</p>	<p>۱۱۷ بیان گوش حق نبیوش ہونے شہر ہوش ٹانا بھی اور بد بھی تھا لاغوش</p>

<p>۱۷۱          چینی بی بی عالم ام عثمان          بندہ میں بی بی صدیقہ قادریہ خان          کھاؤ نام بی بی بی بی بی خان          اب بی بی بی بی بی بی بی خان</p>	<p>۱۷۲          مولکے گوشہ دو بی بی بی بی بی          حاجت پکاریں کہ حاجت دہاوتی          نازارک و خضر ادرارک نظر مونی</p>	<p>۱۷۳          پوجھا بھگت کے لیے لبست پوجھو          فرمایا بی بی بی بی بی بی بی          فرمایا سونائی کا ساغر بی بی بی          فرمایا ان گنم بی بی بی بی بی</p>
<p>مولانا جو قید گنہ سے رہا کیا          ہی ہو اسی نے قتل انھیں بچھا کیا</p>	<p>عباس نے یہ بڑھکے کما حق کے نور سے          امداد خواہ ہو کوئی قیدی حضور سے</p>	<p>پوجھا گنہ رہا کابھی پوجھنا غلامین          بولا نسیم فیض علی ہر زمانہ میں</p>
<p>۱۷۴          فرماں دلکشا کوئے بی بی بی بی          شریعین ہوا تھا کی بی بی بی بی          تقصیر ہوا شرح مقام بی بی بی          اب بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۷۵          کون کون سے بی بی بی بی بی          نکل چھوڑا بی بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۷۶          پوجھا زہد علی شام کی بی بی بی          بولا تھا کہ دولت ہر جا بی بی بی          فیاض کے بی بی بی بی بی بی          اور شریعت بی بی بی بی بی بی</p>
<p>تھا دور و در ساقی کو شرمنا نہ میں          پانی نہ بند شہر پہ تھا قید خانہ میں</p>	<p>دنیامین ہم میں گل کی ہر است کو اسط          عقی میں بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>گھر سے سوا ہر چین بی بی بی بی بی          فرمایا آج قید کی مدت تمام سے</p>
<p>۱۷۷          اک صبیحہ ابن کلائی خان نام          جاتے باگا ہا میں بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی          جاگہ بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۷۸          کلائی خان کا حال بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی          کس بی بی بی بی بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۷۹          بی بی بی بی بی بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی          فرمایا بی بی بی بی بی بی بی          زندان میں بی بی بی بی بی بی</p>
<p>جلایا شہر وقت عنایت ہو حسین          عاصی امید و اشاعت ہو حسین</p>	<p>بارے ہیں آپ نانا کے محبوب باپ کے          اب بخلی غلام کی ہو ماتہ آپ کے</p>	<p>خردوں پہ ہیں حضور کے ہمسایا بی بی          تقصیر بخشوز و نکا اس کی گھر سے</p>

<p>۱۷۱      آقا جانان غلام علی کی سزا      بالشرع ہے کہ پکا ارادہ سے      خادم کو قید کرنا تھا اپنے قصور      و غدر خواہ مستحق اور مضمون سے</p>	<p>۱۷۲      بولے تانگیا بے تفرک سنانے      بولے تم ہی پھر اچھا کیا پھلے      بولے دکھا لیا غم از سر کما دکھانے      بولے کربا جلا گیا یہ ظفر کاجلے</p>	<p>۱۷۳      افسوس دوسرا ہے کہ شکر میں جو تو ہو      اندیشہ کیا جو غم کو زبان سے جو تو ہو      ہاں جس وقت میں صانع حق میں جو تو ہو      اور وہ کافر نہیں کہ میں تیرا بھائی ہو</p>
<p>۱۷۴      اسکی رہائی کے لیے ارشاد کیجیے      خادم کو قید رنج سے آزاد کیجیے</p>	<p>۱۷۵      بولے ازل سے جہ میں اسکو ستم ملا      کی عرض ہم کو رحم ملا اور کرم ملا</p>	<p>۱۷۶      شاید یہ آئے راہ حق کی خوشی کرے      حق حسین سمجھ نہ جس کشتی کرے</p>
<p>۱۷۷      ہوا کہ کیا کہے اتنا تو دعا کا نام      کی عرض سلام سے جو عجز انام      شہتے ہیں نام نہ کہے کا فاضل نام      اسکو تین تینوں اتنا تو بھیج نام</p>	<p>۱۷۸      بولے تم کہ کیا تم کو کیا میں خوش      بولے کہ کیا چچن کو کیا میں خوش      بولے تم کا اور کیا زور کیا میں خوش      بولے علی پھر لگا زور کیا میں خوش</p>	<p>۱۷۹      اس کا حال اور دکھا کیا شکر      جو ہم اور اہل دو دکھا کیا شکر      لیکن با تو اب جو تقصیر نہ تھا      تو ہمیں اس کی نصیحت ہم تقصیر نہ تھا</p>
<p>۱۸۰      پیش نظر شہادت پندیر پھر گئی      سینہ کی اور موزہ کی تصور پھر گئی</p>	<p>۱۸۱      جہ جہ میں ہم کہ جاؤ نظر چھوڑے      بندہ قہد کی وی ہوئی تو پھر چھوڑے</p>	<p>۱۸۲      خادم کو اسلی عقدہ کشائی ضرور ہے      وعدہ کیا ہر وعدہ وفائی ضرور ہے</p>
<p>۱۸۳      فرمایا ہے تو قاتل تھا اسے      کی عرض صاف ہی ہو گیا اپنا چاہو      قاتل ہی کی تو قہر کائی گوارا ہے      ہتھوڑی کیے جو تھوڑا ہوا ہے</p>	<p>۱۸۴      فرمایا ہے زور سے اسرار بولے ہو      فرمایا ہے قتل سے بیجا بولے ہو      فرمایا جان کا اور حرمیار بولے ہو      فرمایا ہے گاسنہ نہ ہوا بولے ہو</p>	<p>۱۸۵      با بائی میں شکر کہتے ہیں غلام      علی از نہ کسی نہیں غلام      مجھوں میں تیرے ہی نہیں غلام      تقدیر اور غم سے تمہارے غلام</p>
<p>۱۸۶      فرمایا استعداد غا اور جفا ہے      کی عرض ہے تو ہونظر اپنی تھا ہے</p>	<p>۱۸۷      پیش از کہ قصاص نہی کا تہم لے      جھڑوا کے قید سے نہ تو اب عظیم لے</p>	<p>۱۸۸      اگر حد شرع کیجیے جاری سزا ہے      اور یوں ہو جو شکر کی عطا ہے</p>

<p>۴۳۳</p> <p>بیا خاں (۱) کی اجازت کا واسطے      نانا بھائی خلیفہ دودھ کا واسطے      ادھر میرا انجان جان کی خدمت کا واسطے      مکہ و حجت حق ہو جس وقت کا واسطے</p>	<p>۴۳۴</p> <p>غلام لانا شکر کو حجاز کے واسطے      آگیا علی گڑھ جہت دار کے واسطے      فائدہ بہت ہے دار و دار کے واسطے</p>	<p>۴۳۳</p> <p>خیر زرت سے جو اٹھا اترنے      نیر زفتات پر وگا یا اترنے      بیان کھا کھا کے باہا اوتھنے      سب دے کوک تم کھا کھا اوتھنے</p>
<p>۴۳۴</p> <p>یوں دیکھو کہ جو زراعت سے بہا      پھر وہی ہے جو بیج غلط ہے اتھا      اور افسران کا کہ شرع متعلقا      دیا ہوں یہی نہیں تم حرجت نظر</p>	<p>۴۳۴</p> <p>آخر کھو لو جو بیجاں میں      آخر کھو لو جو گلتا میں      آخر کھو لو جو دران میں      آخر کھو لو جو دربان میں</p>	<p>۴۳۴</p> <p>ظالم سے خطاب نہ ہونا      کیونکہ ظالم عدلیہ میں      کہتا اور ان ہی تو بنائے عداوت      بیجاں انتقام سے دل شاد ہوا</p>
<p>۴۳۵</p> <p>ہذا دون کو کوراجا و حجاج      حسین و حقین کی شہین زاد      کیا کہتے ہو انبندان قدم باجا      نہ سبھی جان شش شیر کا باجا</p>	<p>۴۳۵</p> <p>ایسے ہی وصلے کسی بندے کہ ہوتے ہیں      ضامن حسین اپنے کشدے کہ ہوتے ہیں      خیر نہ بیہودہ جو پمیر کا پاس ہے      انکے گلے میں نانا کہ ہوسوں کی باس ہے</p>	<p>۴۳۵</p> <p>آرت میں آرت کو کہتے تھاکا      اور کھینکے کہتے تھاکا      وہی تھی آرت کی نسبت کا تو کھینکے      کج کھینکے کہتے تھاکا</p>
<p>۴۳۶</p> <p>کننا علی نے تیری خطا بھی معاف کی      بخش خطا بھی باور نہ رہی معاف کی</p>	<p>۴۳۶</p> <p>مد نظر ہے شکر کو ترکیب بیج کی      دیتا ہے چار لاکھ کو ترکیب بیج کی</p>	<p>۴۳۶</p> <p>فریاد اہلسیت یہ سوے امام ہے      ازینت کو ابے دلع کرد و بیام ہے</p>

<p>۱۷۴ ان سے صحت جاننے میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ بڑا نشان دہندہ ہے۔ ملاک ان کے گھومتے ہوئے اور کھانے کی حالت میں ہو جاتا ہے۔ عورت شاہ بخت ہے</p>	<p>۱۷۵ جان بلیے نہ کہیں جن دن در آنکھ بے جان کوئی نہ ہون کوئی نہ پانچ بوسلمہ حضور علی اب اس کا بلیے پورا ہی لادہ ہوں کہے ہو پانچ</p>	<p>۱۷۶ صدمت دل کے بھی سب سب ان کو بہت ہے نہ جان بلیے کو تو ان کو بہت ہے نہ جان بلیے کو تو ان کو بہت ہے نہ جان بلیے کو تو ان کو</p>
<p>۱۷۷ ہو پختہ جو در پختہ کی ایندھا کا حال تھا چڑھتا تھا ایسا دم کہ اترتا حال تھا</p>	<p>۱۷۸ کوئی نہ داورس نہ کوئی پردہ دار ہے اب وارثی پر آپ کی دار و مدار ہے</p>	<p>۱۷۹ وہ قادر و قوی ہے ہر کثا تو ان کے وہ کبریا کی شان یہ بندی کی شان ہے</p>
<p>۱۷۸ آواز کی عزت اہل انعام کے ہر سب سے جا بجا انعام بالوے خستہ کی خستہ انعام ہوین جا بجا ان و خوار انعام</p>	<p>۱۷۹ نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست</p>	<p>۱۸۰ جو خود بلایں ہو کہ کیا کیا نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست</p>
<p>۱۸۱ سب سبھی لایوں ہر پشواں کو جیسے اٹارین قبرین مرے کی لاش کو</p>	<p>۱۸۲ بہ فضل و امان کوئی طاقت نہیں اپنے ضرر کے دفع کی قدرت نہیں</p>	<p>۱۸۳ مکن نہیں کہ از در قدر سے چل سکے اللہ کے نوشتے کو کوئی بدل سکے</p>
<p>۱۸۴ نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست</p>	<p>۱۸۵ نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست</p>	<p>۱۸۶ جو خود بلایں ہو کہ کیا کیا نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست نہ کہیں ان کو دست</p>
<p>۱۸۷ بسی ادب جاری شہزادے جنگل میں ہونے کو غالی مقام جوڑے میرے ہونے کو</p>	<p>۱۸۸ تم جو اس قصین میں اپنی خبر نہ ملتی مختر کا دن تھا آج کی صیو بہر ملتی</p>	<p>۱۸۹ جز کہہ گیا کسی سے تو سل نہ چاہیے غیر از خدا کسی پر توکل نہ چاہیے</p>

<p><b>۱۵۵</b>          دشوار ہو کر ایک بلایاں پر کیا          دنیا کے سچے عقیدت کا ہو اور سکون کا ریا          ایک ہی جو بندے کا ہو اختیار کیا</p>	<p><b>۱۵۶</b>          بولے ہم ہی پتھر کیسے ہیں          جس کی کیا توڑ کرل شہزادیا ہیں          تقدیر تاج کرتی تو تم سے جا ہیں</p>	<p><b>۱۵۷</b>          مجھے صلح کرنے سے ہوشیار ہوا          دیکھا کہ زور باطلح کیلئے کھڑا ہوا          دوران آستانہ پر خالی سلام گاہ          نقل کی تلافی زنی کی بجائے گاہ</p>
<p>اک گھوڑی نہیں ہے میری اک گھوڑی ہے میں          ہرے بھی ہیں زمانہ میں پیدا بھی ہوتے ہیں</p>	<p>ہر خوشبختوں خوف ہیں اہل عرش کا ہے          گنہگار اور کانہیں خیر البشر کا ہے</p>	<p>گردن جو کمانے رو تا تھا کر حسین کا          شہدہ دیکھیں جی یاس سے زینب حسین کا</p>
<p><b>۱۵۸</b>          بولیں کا باطن جو میں ہوں غلام کیا          ظلمات میں نظر کا وہی ہمارا          برکت پہنچا وہ جاہ میں جانتا ہوا          کشتی پہنچ کا بھی وہی ناخدا ریا</p>	<p><b>۱۵۹</b>          نصرت تھی جناب سالک بائیں          دوران کسب تھا وہ لایعنا نہیں          ستر در تان تین سے حضرت کے بائیں          ہر حق پر کیا ہی تفتق بائیں</p>	<p><b>۱۶۰</b>          اک جا اسنید بھرا کے گرد سر          دوران شاہ پر تھا پیرا شمع یہ          سبختیں بڑا کسکی کشتی پورے</p>
<p>مانا کو کون غار میں شکین سے گیا          عیسیٰ کو کون ار سے گردن پر سے گیا</p>	<p>برباد کیجیے نہ بضاعت قبول کی          ہم سب آستین پر تھا درگاہ کی</p>	<p>یوں لوڑتا تھا مائے کوڑ لکھ کر میں پر          جیسے صل کے پانی سے جھلی زمین پر</p>
<p><b>۱۶۱</b>          خندہ تھا مہم شاہ و گدا داری          خلاق جو مرد و بھاد داری          دنیا جو ان کے طبع میں کبوتاری          ہر در کی دراز ہو ہی اور شاہ داری</p>	<p><b>۱۶۲</b>          شہزادہ تین کی انصاف بائیں          حافظ میں کسک تھا در لب بائیں          غنچہ از عمر عجبین کا جو ماہورین          لو اولیٰ و دشوارت میں بائیں</p>	<p><b>۱۶۳</b>          کو بیہوشی کا تھا دشت کا          لوین کا رب تھا تینوں کو ہوا          لائیں شتاب بائیں بورد گار ہو          قاندر لب ہو جی میں جی اکل ہو</p>
<p>ان دونوں سکون میں قابو نہ زور ہو          پہلے شکم ہو مان کا پھر آغوش گور ہو</p>	<p>کیونکہ غلام حکم کوئی بات کو کہیں          حق کی رضائیں ہو زیادہ پھر کہیں</p>	<p>سیران کی خیز میں کی فرشتہ ظلمت ہیں          نہ ہر اکو سا تو جیے جان غش آتے ہیں</p>

<p><b>۱۱۱</b>          باقی ماندند سراسر مطالب و          جملہ ارادہ انجاء و سالت کی          خاطر چکا ارب سے حصول ثواب کو          نظر آتی ہو گئے تھا جا کا کو</p>	<p><b>۱۱۲</b>          دینی اور دنیا میں تو ان کا جان          ارب کو خود کو کوئی ان کا جان          زینت کی ان کے سب سے ان کا جان          لایا جو کو نہیں ان کا جان</p>	<p><b>۱۱۳</b>          انصاف کے بجائے بنی ہو کر          آئینہ گدھوہ راہی وقت بلا          نصیب سے کچھ بعد و شاہ باہر          بفرغ خود و شر کے ساتھ</p>
<p>کیون قابل اس شرف کے نہ وہ ساتھ          جس کا رسول ناقہ ہو گیا ہمارا</p>	<p>حضرت پیغم خلق کی حاجت روانی ہو          اگر احتیاج کے کے یہ محتاج آئی ہو</p>	<p>سرخم کیا جو سے سماعت کے دھیان میں          کچھ پشت سے صدر اضعیف آئی کا غیرت</p>
<p><b>۱۱۴</b>          یہ تمام قوم خراب الام          خیا ل اعلیٰ ظنی غاہ نام          یہ سب نے خواہاں شرف کا          کسا جو جو یہ سب علیہ السلام</p>	<p><b>۱۱۵</b>          یہ شریفی ہو گئے مولد یون          کیا اونچی ہو رہے قریب کیا رہے          کیا احتیاج ہو جو یہ ان کی یون          کیا بار میں یون وہ خدا میں</p>	<p><b>۱۱۶</b>          حضرت اس سے جو تھا کا          لیا جا کر دیتے تو تیار میں          بی بی کو اس خلق میں دیکھے کوئی          جس تک میں آئی کی تیرا غیرت</p>
<p>شہ کو سوار کر کے وہ سونے فلک گئے          مرنے کو رن میں خسرو جن ملک گئے</p>	<p>حاجت یہی ہیں کی اور بجائی روا کر          نانا کے بوسہ گاہ کا بوسہ عطا کر</p>	<p>اُن ٹکڑے جو باقوی زمین چلے کاپانی          جلیبی زمین پر پاؤں گزرتی وہ آئی</p>
<p><b>۱۱۷</b>          دنیا پر ان نفس کی خواہش میں          سب سے کو جہش گئے ان کا یون          جا گئے فلک تو بالام میں          کیا دیتے ہیں ان کے اور فلک میں</p>	<p><b>۱۱۸</b>          کا جو کوئی اس کو نہیں          خیرت اس کے میں نہیں          تکلیف ہوئی زمین پر جانیں ہم          اور میں ان سے تھکے تھکے</p>	<p><b>۱۱۹</b>          سبھی کی جانیں جانیں          کوئی زبان میں ہو جی وہ          اللہ بابا کیلئے ہر ڈار کے          ہو جی ہو جی کی ہے ہر جان میں</p>
<p>بیشی نکل پڑی ہو جناب تو ان کی          آئی ہو نیکے بانوں نواسی ہر گول کی</p>	<p>زینت کا وہ زمانہ سے کا سانس لگتی          بوسہ گلے کا لیکے گلے سے لپٹ گئی</p>	<p>تقدیر یہ ہے سب میں ہیں دیا تمہیں          حاجت رہا اٹھانے ہمارا کیا تمہیں</p>

<p>۱۳۷۱ گردن چھکنا کے زمین میں تھپتھپانے کی آواز گھنٹے کی آواز کی آواز اور تھپتھپانے کی آواز اور تھپتھپانے کی آواز اور تھپتھپانے کی آواز کسی کی آواز اور تھپتھپانے کی آواز</p>	<p>۱۳۷۲ گلاب میں شاہ کے نام پھر ان کے بھتیجا اور گھنٹوں سے ملانی زمین پر بھلا لیا گیا ہے کہ ان کو ان کے باد پر زمین کے خود کو دیکھو</p>	<p>۱۳۷۳ اگر کسی چیز سے کسی کو منہ نہ لیا جا سکے تو زمین میں کسی کو جو باغیچہ پورا چلائے گا کہ وہ زمین میں کسی کو بہتر سے زمین میں کسی کو</p>
<p>۱۳۷۴ بابا تو زندگی سے بھی بنا امید کر تھک سوائے بے پوری کیا امید ہے</p>	<p>۱۳۷۵ عام عجیب کیلئے و شبیر کا ہوا تصویر سے مقابلہ تصویر کا ہوا</p>	<p>۱۳۷۶ حاکم وہ میں جو باغیچہ میں تھے پائے کو شرے کے گھاسا ہوا تھا کے دلا سے کو</p>
<p>۱۳۷۷ کسی کو کچھ بھی نہیں ہے پانی کی آواز کو چھپتھپانے کی آواز اگر کسی کو کچھ بھی نہیں ہے اصغر بھی ہے ساگر سے گزرتے ہیں</p>	<p>۱۳۷۸ الفق اور پھر پورا اور کھلنے کے لئے گلاب اور تھپتھپانے کے لئے گلاب اور تھپتھپانے کے لئے گلاب اور</p>	<p>۱۳۷۹ خود آواز اور کچھ بھی نہیں ہے کسی کو کچھ بھی نہیں ہے کسی کو کچھ بھی نہیں ہے کسی کو کچھ بھی نہیں ہے</p>
<p>۱۳۸۰ آب ہودہ درجہ کار حکم علاج ہے تا در حضور جسم میں ہا احتیاج ہے</p>	<p>۱۳۸۱ اس بار پر فرشتہ نکل چاک ہو گئے بیہوش قلم میں شرے لولاک ہو گئے</p>	<p>۱۳۸۲ بھلا دیا سیکھنے کو جلیق زمین پر بیاختہ سواڑ ہوئے آپ زمین پر</p>
<p>۱۳۸۳ جو پونہ ان کے پورا جاؤں میں کسی عرض ہوئے ہے اور تازہ میں زانو پائے پورا جاؤں میں شفقت سے پورا جاؤں میں</p>	<p>۱۳۸۴ اس کو پورا میں پورا میں اس کو پورا میں پورا میں اس کو پورا میں پورا میں اس کو پورا میں پورا میں</p>	<p>۱۳۸۵ عقروں کو پورا میں پورا میں عقروں کو پورا میں پورا میں عقروں کو پورا میں پورا میں عقروں کو پورا میں پورا میں</p>
<p>۱۳۸۶ پیشا لو پھر گئے میں قربان ہو گئی مشکل اباد کر گیا ہے سب آسان ہو گئی</p>	<p>۱۳۸۷ جملہ زمین جاس نہیں ہم میں زمین اتنا بھی پیار آپ کا ہوتے کم نہیں</p>	<p>۱۳۸۸ زمین قدم ساج زمین میں تلک ہوا بہلا طبع زمین کا دوسرا ن فلک ہوا</p>

<p>۱۷۷          حسب و نش تزیین و نوحه ایچو          قریصه کرد این ملا با بدو          زوش بری پی شین لیان عوا          تو سچ کبیر ایله میدان عوا</p>	<p>۱۷۸          کبیر غریب کف خاچ این          عرش بیاد و عینی مویخ          خاچ و عوا کوی عین مویخ          خیا کبیر خاچ این عین مویخ</p>	<p>۱۷۹          نازان خاچ و عین کبیر          آست کبیر مویخ کبیر          کبیر خاچ کبیر مویخ</p>
<p>۱۸۰          آنکه زده و پاتی حق زجه او          م مری عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۸۱          روز ازل سے کل کی نجات          بندون کا کیا حساب</p>	<p>۱۸۲          سب جاتے ہیں کل کی ہی          مردے بھی ہاتھ قرون</p>
<p>۱۸۳          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۸۴          جلالت اسماں کبیر          آست مویخ کبیر</p>	<p>۱۸۵          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>
<p>۱۸۶          چاند الیرا سپدر شہ بدو          نانا مویخ مصطفیٰ سا</p>	<p>۱۸۷          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۸۸          چاند ایسا ہو پد رشتہ          نانا مویخ مصطفیٰ سا</p>
<p>۱۸۹          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۹۰          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۹۱          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>
<p>۱۹۲          باطل یہ حق تو شہرہ بر غالب          اہل ہے کہ دین دین محمد کا</p>	<p>۱۹۳          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>	<p>۱۹۴          کبیر کبیر کبیر کبیر          عی عی عی عی عی عی</p>

<p>۱۹۱ مغز و نخاع اجماع کرنا یا نہ کرنا آج اپنی مغزوں کی ہوا اور مغز میں نہایت قلم ہے یا نہ صاف یا نہ مغز میں گھٹا نہیں عقده کہ کیا یا نہ مغز میں</p>	<p>۱۹۲ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>	<p>۱۹۳ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>
<p>۱۹۴ یال اکھڑت کو دم ہو وہ مغز میں جوئی کے آ رہے ہیں مغز میں خیال میں</p>	<p>۱۹۵ آرزو میں اس جیب کسی جانسک دم نہیں مغز میں سیدھی بات بھی کڑے کو نہیں</p>	<p>۱۹۶ جھکا کر پیرا ہو لفظ و معانی کے فرق میں مغز میں تو اس کے مغز میں مغز میں</p>
<p>۱۹۷ اکھڑت کو دم ہو وہ مغز میں جوئی کے آ رہے ہیں مغز میں خیال میں</p>	<p>۱۹۸ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>	<p>۱۹۹ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>
<p>۱۹۹ سرحد مغز شرق سے آگے رطاب ہے تار شعاع مہر سے تازا زیاد ہے</p>	<p>۲۰۰ قرآن در صل نور امام غیور ہیں کرسی کی زمین آئی کرسی حضور میں</p>	<p>۲۰۱ مدا حون پر یہ اسکا ہو قدغن صابون ساکن نہ موی حرکت کے یا نہیں</p>
<p>۲۰۲ کیا توں پر کس اس شمشاد کس توں تار توں کس کو شاد مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>	<p>۲۰۳ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>	<p>۲۰۴ مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس مغز میں کس مال سے مغز میں کس</p>
<p>۲۰۴ کل کا جو آج غم یہ فزندہ کو کسے فرد سے حشر کیا تو کسی ہوش کو کسے</p>	<p>۲۰۵ قدغن ہو شاعر دن ہو یہ رکھا جبین ساکن جودت آئین میرے بیان میں</p>	<p>۲۰۶ بواسلی شیر بوند عرق کی شزارہ ہو نفس قدم ہر ہو تو سوا یہ چکارہ ہو</p>

<p>۱۰۰          کالبت بر اسکا یہ روح نشہ          پوست اسکا بر سطلہ و سوزن          پو چھو رماغ اسکا تو شش غلیظ          حلاہ کی صاف نازک بافت ہے</p>	<p>۱۰۱          میکانیخ نام و زاد ہونے میں          ماکر کھڑے غلیظ جسم کا کون کھین          فتویٰ بارشکل کینا کون کھین          یہ کام کون کھین یا کون کھین</p>	<p>۱۰۲          ایک کھنڈ میں جسکا گردہ پتھر          ادب کون کھین پتھر میں ان کھنڈ          کھنڈ میں کون کھین سے وہ کھنڈ کھین          پتھر کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>
<p>۱۰۳          بو اسکی خیر بلاند عرق کی شرارہ ہے          نقش قدم ہرن کو تو ساج چکارہ ہے</p>	<p>۱۰۴          دنیا خراب لیسوں کی عقباڑ پون ہے          خون چمکہ عربی میرا خون ہے</p>	<p>۱۰۵          حقایہ خاص علیہشت ہرن کھین          کھین میں دنگے پر روح الامین کھین</p>
<p>۱۰۶          افسانہ گلاد زفت خرام ہے          اور دست حق پرست کو کھنڈ کھنڈ          آئے حضور متعزلی کے مقام پر          شخون دن اور رات پانچ شام ہو</p>	<p>۱۰۷          انجانوں کو کھنڈ سے کھنڈ          فتویٰ بارشکل کینا کون کھین          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>	<p>۱۰۸          انانہ بید صاف کھنڈ سے کھنڈ          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>
<p>۱۰۹          رخ باد لون کے خوش کی جانستہ کھنڈ          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>	<p>۱۱۰          جس پر ازل سے ہر نبوت نمود کی ہے          پہلی وہ ہیشت فاطمہ کے دلربا کی ہے</p>	<p>۱۱۱          ممکن ہے کہ زور و زور سے یہ تہہ کسی کا ہو          جسکو تھوڑا کرے وہ تو اسانی کا ہو</p>
<p>۱۱۲          حضرت صفیہ فاروقہ کا ہوشیار ہو          بان قاتلان آل عابد ہوشیار ہو          کانون میں کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          نزدیک ہے قلاب کھنڈ سے کھنڈ سے</p>	<p>۱۱۳          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>	<p>۱۱۴          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>
<p>۱۱۵          یہ زمانہ کربا و صاحب حسین میں          ایک نشہ حلال ہے خوشامین میں</p>	<p>۱۱۶          قرآن میں امام ہو قرآن امام میں          جس طرح امام الصمدین امام عیلام میں</p>	<p>۱۱۷          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے          کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے کھنڈ سے</p>

<p><b>فصلہ</b>          کتب و کتب کو دیکھ کر اور دیکھ کر          جہل و فتنہ سے بچنے کے لئے          جہنم میں بھی اسکا نام ہے جو ایک زمانے کو          روح القدس کی تہذیب اور اصلاح کا          (اسہولان)</p>	<p><b>علاقہ</b>          نانا نانا سے قبل اہل زمین میں          اور قاضی اور ان میں ابو جوسن میں          اول اور نانا کے درمیان میں          ان دونوں کے سلام علیہ کیا گیا ہے</p>	<p><b>علاقہ</b>          آئی نانا کو اور نانا کو          تو یہ سب تہذیب و تمدن کے          اللہ ان کو جو بھی چاہے          ان کو جو بھی چاہے</p>
<p><b>فصلہ</b>          حضرت زین الدین کا بیٹا ہونے کا          خوش بین بننے کا اور گندہ ہونے کا          سلطان بنو ہاشم ان کی شہرت کے          ذرا اگر ادھر کا اور ہونے کا</p>	<p><b>علاقہ</b>          حضرت زین الدین کو کہہ کر          ظاہر ہونے کے بعد          اعلیٰ علیہ السلام کا بیان کرنا          اور حسین کا جگر دہنیہ کرنا</p>	<p><b>علاقہ</b>          وہ ان کو جو بھی چاہے          ان کو جو بھی چاہے          حضرت کی راست اور سچی          گفتاری کے لئے</p>
<p><b>علاقہ</b>          اس بات میں زیادہ سے زیادہ          بوجہ کارمول امام سے مقابلہ          میں علم کا نوح و حکم کا مقابلہ          اس عقل کا جو حق سے مقابلہ</p>	<p><b>علاقہ</b>          حضرت کو اور حضرت کو          جدید اور کو ظاہر علم کے          علم اور علم کے عالم اور علم کے          نفع کو اور اس میں اور حضرت کو</p>	<p><b>علاقہ</b>          حالی نام میں اور ان الفاظ          یا علیہ السلام کہ اور ان الفاظ          یا علیہ السلام کہ اور ان الفاظ          یا علیہ السلام کہ اور ان الفاظ</p>
<p>گوئی کو ان کو ان کو          سب کو کہہ کر اور ان کو          کہہ کر اور ان کو کہہ کر</p>	<p>آئے پڑھے سائیں حدیثیں رسول کی          آیت نے کوئی بات نہ میری قبول کی</p>	<p>حدیثیں ہلال تیغ میں کس آفتاب کی          کہیں وہ جہان کتان کی طرح ہا ہا کی</p>

<p>حلالہ          دنیا بوانداز نیکو قلب بڑھا          بار و بار ہو کر خدا کا غضب بڑھا          سرگرمیوں سے فرماں رسا بڑھا          کوشش سے موت کا سہارا بڑھا</p>	<p>حلالہ          دان میں تیب خالق نے کم زور بنا          کمان دیکھا جہاں سے وہ حمل ضرور تھا          اول ہوا کہ تیرے دوران وہ ضرور تھا</p>	<p>حلالہ          کھینچ غضب سے لکڑیاں بنی اپنے          جیسے نزل فرما کر تو عوام ہدیہ          رو عسلی دان ہوئی تم فتح جلد ہو          لنگر کھلے جہازوں کے باؤں اور پتہ</p>
<p>ادھلیں گے اب زمین کے طبق چار چار ہات          لے گا یہ جان لاکھوں کی بلکہ ہزار ہات</p>	<p>حضرت کے دم تے کی کسی کو خبر نہ تھی          دو نوں جہاں تھے قبضے میں تیغ دو تھی</p>	<p>سب کی نظر سے نوح کا طوفان ترک کیا          اک نیزہ آب تیغ سروں سے گذر گیا</p>
<p>حلالہ          حیران ہو عقل تیغ کے شو و قمار سے          بیکر تو دہقے قدرت ہو کر کار سے          پزیران اور شکوہ فرزان غش کار سے          روشن تجاوت بربز و القمار سے</p>	<p>حلالہ          وہاں پہلے صفت تھی ساری دنیا کی          کہے نصف سیرک ایل تھیں جان          سرگرم جنگی بن ہوئے تھے جوان          فتنے اس لئے کہ تم ہو سوریان بان</p>	<p>حلالہ          جو دگر سے تھے سٹھ کسے تھی کھانکے          ایک ہونے والے تھے تھے ہر جھگڑے          گرفت آج تیغ کی تھی تھیں میں سے          اچھلے دیکھتے سوسے تھے ہر گڑے</p>
<p>دل خواہ ہیں جن میں نے غم سے اچھل پڑے          اصحاب کف فار سے باہر کھل پڑے</p>	<p>الحرب کی ہر ایک طرف موتم ہا تھی          جو تیغ تھی ہوؤں کھل بے نیام تھی</p>	<p>علامت میں تیغ پر قبضہ کیے پوری          یونس کو جیسے بطن میں چلی یہ پوری</p>
<p>حلالہ          اور تینوں کے تھی وہاں کی دشمنان          غلامی سے جہاں کر لیں کہ ہر بیچار          کسے سے کفران قاتل تھی انکار          فتنہ نیشیا بسا وقت کا مزار</p>	<p>حلالہ          پان چاند کھڑی تھی شہنشاہان          کہہ چکے تھے حق سے کیا زور ان          اور دو نوں کو چھاپا یہ تھو بے تھان          بازو بچاک کس طرح تھی ملوان</p>	<p>حلالہ          تیغ میں ہیں تھی تیغ دور تھی          چکے بھولوں کو سارے یہ یاد تھی          اے صفت سے کال ازانی اور سے اعلیٰ          پھر ہونا مانا کے ابو میں کھڑ تھی</p>
<p>ہر فتح قات پر تو ہو مایہ صاف ہو          قبضے میں اسکے قاتل تاکوہ قات ہو</p>	<p>ہٹ ہٹ کے یوں بلان سیاہ و گل گھبے          اگر یا علی فدا تے کئے منہ کے بھل گھبے</p>	<p>عالم نہ پونچھو قطرہ فشانی کے حسن کا          جو بن جہاں ہاتھ جواتی کے حسن کا</p>

<p><b>اسلام</b>      اگر چہ کبھی کبھی کبھی      اگر چہ کبھی کبھی کبھی      اگر چہ کبھی کبھی کبھی      اگر چہ کبھی کبھی کبھی      اگر چہ کبھی کبھی کبھی</p>	<p><b>اسلام</b>      جہاں جو سر شاہیوں کے      ان کی بین برادہ کلمات ہوئی      بر باد ہو کر سون کا کربا      جو نہائی اسکے لیے بات ہوئی</p>	<p><b>اسلام</b>      کھڑے ہو کر ہر ایک کو      بجا کر خداوند کو پوچھو      وہ بجا ہے زمین کا کس      تن پر کر کے مالک پوچھو</p>
<p>اٹھی گری بلند ہوئی پست ہو گئی      بی بی کے میکشون کا دوست ہو گئی</p>	<p>جو ہر نے جب چاک شراب دکھا دیے      بی بیوں کی دھوپ لیت کے تارو دکھا دیے</p>	<p>برق حد سے کوزہ کو ترخ چل گئے      انکے سب ایک تیغ کے پلینے چل گئے</p>
<p><b>اسلام</b>      ہوا لگے جو دھا اور نظروں سے جاہلی      ہوا لگے جو دھا اور نظروں سے جاہلی      ہوا لگے جو دھا اور نظروں سے جاہلی      ہوا لگے جو دھا اور نظروں سے جاہلی</p>	<p><b>اسلام</b>      تنہا خاک ترخ کے آگے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے</p>	<p><b>اسلام</b>      ایک کے نشان ہیں ایک کے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے      نہ سے شکر کے پلینے چل گئے</p>
<p>تا تیر شرم زخم مدون کو دکھا گئی      مثل نظر بدن کو لگی اور دکھا گئی</p>	<p>جو کوہ تھے وہ کاہ سے دبلے نظر آئے      پانی سے پیلے خاک کے پیلے نظر آئے</p>	<p>چہرے سے بینی صفت شکر بھی دور کی      بچاؤن سے شبابت نہر بھی دور کی</p>
<p><b>اسلام</b>      تیرے تیرے تیرے تیرے      تیرے تیرے تیرے تیرے      تیرے تیرے تیرے تیرے      تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p><b>اسلام</b>      جاکر جو تیرے تیرے تیرے      جاکر جو تیرے تیرے تیرے      جاکر جو تیرے تیرے تیرے      جاکر جو تیرے تیرے تیرے</p>	<p><b>اسلام</b>      عمل تھا سو اور کشتی      وہ جتن دیکھو وہ کشتی      دن میں کشتی بیصومہ شکر اور کشتی      وہ سرور جتن سبز دن جاکر کشتی</p>
<p>کی خود سری جو خود نے بنیا دسر نہ تھی      پشتی جوی کسی کی تو پشت سپر نہ تھی</p>	<p>انصاف رحم شبدہ جیلہا نہ تھا      میزان دار الفقار کے پلے میں کب نہ تھا</p>	<p>مردوں کے دھیرن میں یہ تلوار سے لگے      کشتون کے پشتے چرخ کی دیوار سے لگے</p>

<p>۱۳۱۱</p> <p>کاف شگفتان بچے اردوں والی      ہاتھ سرگ میان کر گئی      فقہ علم میں نے نور و زینتی      ہنسی میں ہر جہول کے گزرتی</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>کبھی کی پہلی دن کا کی موت یاد      باؤ کی بچہ بنا یاد کر کے موت یاد      ٹھنھی سی تیر یاد ہو کر کی موت یاد      بار بار کا ٹوٹا ہوا اور کی موت یاد</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>حضرت کے زینا الوداع الیہ کی بیان      مولانا فضل کا مفصل بیان      زخم جبین کا حال جو کافی بظن      کارا اور انخون کے کارہ جنان</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>بعبیانہ و قبضہ سے مانور شرق ہوا      پانی تھا ایک صبح گرنے غرق ہے</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>پر ہر اپنے قتل کے حضور کی یاد تھی      حضرت کو سب آفت است یاد تھی</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>ہفت گئے گھوڑے کیے پیاسے کو ہوش کر گیا      سر پہ پوشت سے وہ ناوک گذر گیا</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>کلی ہوا تو یہ ہوا کے گھرنی      ہوا ہوا کہ بندہ شگلا کے گھرنی      چھپ کر زمین میں شہزاد کے گھرنی      پوچھیں اور حضرت کے گھرنی</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>مولانا ذوق انقا کو زین بیان کیا      مولیٰ نے بی بی بی بی بیان کیا      پھر آکھو ان قدر کہ بیان کیا      زبور و عا کر دار الم زمان کیا</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>اگر شہزاد غلط ہے تو حضرت سے انقا کیا      اس سبب غلام اتوں چاہی کر گیا      کہ ہمیں یہ حقانی شاہ نیک ہو</p>
<p>۱۳۲۰</p> <p>حالات یک شہر میں ہی ایک اور کی      بی بی ہوا مانی نے لکھنؤ و الفقار کی</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>خیمہ میں یوں بڑی تھی عترت رسول کی      تیروں تیر رہی تھیں علی دینوں کی</p>	<p>۱۳۲۲</p> <p>آخر حضور پر یہ ملال غلط ہوئے      وہ سبب غلامت میں آیا اور شہزاد ہوئے</p>
<p>۱۳۲۳</p> <p>گالا چلنے تلے کی راہ چنگام      جو حال فاق جان پہلے امام      حال ہوا حضور کو وہ چلے عام      کیا جا رہے تھے سب دھلے نام</p>	<p>۱۳۲۴</p> <p>تلے تلے سپرد آن اور تلے سپرد      اور آتے سپرد کی قاتل اور تلے سپرد      غل جانسب بیلند اور تلے سپرد      چاروں طرف تلے سپرد چلے اور تلے سپرد</p>	<p>۱۳۲۵</p> <p>ایجا جان غم کو تہ میں بیان      وہ سبب میں کہ ہے سو تلے سپرد      چلا تھا غلامت میں تو راستہ میں بیان      سب سے پہلے تلے سپرد کے زین تلے سپرد</p>
<p>۱۳۲۶</p> <p>باقی حرم کی فکر نہ یاد بیس رہی      نہ راہ کی نہ راہ زنون کی خبر رہی</p>	<p>۱۳۲۷</p> <p>تیروں پہ شاہدین جگہ وقف کر دیا      تیروں پر سینہ تیغوں پر وقف کر دیا</p>	<p>۱۳۲۸</p> <p>پانی جنان کی نروں کا سبب ہو گیا      رضوان پہ حال کی کہے سیال ہو گیا</p>

<p>۱۲۵          پیرین بادہ سے لگ کر خن بول          کھاسے وہ زخاں میں ڈوڑھی بول          جب ہوا تھا مارے شاخ کا نزل          بوجھا تھا زردہ بانق تو بول</p>	<p>۱۲۴          تسخیر خان بن علی کا رتھ زور          مائتور کو کھوت میں قلع سے وہ سب          آرا باز عطر کا وقت ہوا خن ب</p>	<p>۱۲۳          گلان خاطر سے چوں کو بولاد          جاز کو بول کر تری اور علیاد          جو توں خاطر سے آویختے بہ جاو          پیر حسین کی خبر حافظے سناو</p>
<p>۱۲۶          کیون ہر ماہ ہی سے تر زہر المون ہو          ترغین مٹا المون کے جو این تون ہو</p>	<p>۱۲۵          ماتم زردون کی طرح سے باہم گلے لگے          منتقار میں گلے بازون میں لونے لگے</p>	<p>۱۲۴          آئی خبر کان پر کوئی اکسین نہیں          بی بی دہانی سیدہ یہ روح لایں نہیں</p>
<p>۱۲۷          کچھ نہیں سکے کہ جو سے باہر          کچھ نہیں ہوتا کہ کس کی بجز ہوا          دیکھتی ہے جو اب بھی ہے غمناک          تم کیا ہوا کہ غیب میں کیا بار</p>	<p>۱۲۶          اس وقت کہ سے سینہ پہلا دھار          پھر تو ز خاطر کو در ہوش زینار          سبے درن کو روپ کچھ ہی ہوا</p>	<p>۱۲۵          بار در شب سے دران تھے          اور قہر سے کس کی شرف تو گرا          بوجھا بول نے تو زردہ بانق          قلم سے لکھ کر میں کون کون کیا</p>
<p>۱۲۸          گستاخ سرزمین پر کس بیگناہ کا          بی بی ہوا کہ فلک یہ غل آہ آہ کا</p>	<p>۱۲۷          اتو کسی طرح یہ فلق کی خبر گلے          در نہ نکل بڑو نگی مرن بنت سو گلے</p>	<p>۱۲۶          ماتھا ہوا خون سے آسودا تے میں          دنیا سے پیٹے ہو سہ جرم لگے میں</p>
<p>۱۲۹          نودن تعلق و خاطر پر جو ہوا          مائتور کو جان میں تامل ہوا          وقت زرداں بخش گزارہ باہر          اور شمع رنگ ہر درد دیو کا ہوا</p>	<p>۱۲۸          اچھا لوان تسخیر جو ہوا          اور جھانک لیں دو کس کو ہوا          اور کس میں اول کے پکا بلع کمال          اور بی بی دان کو تیا ہوا</p>	<p>۱۲۷          اقلے خاطر میں کس کی          بوجھا کمان کے بظلمت جا تے میں          بوجھا زردہ خاطر زردہ میں          کس غم سے خاطر کے در پکا ہوا</p>
<p>۱۳۰          نہر میں تمام فلق کی بننے سے رک گئیں          شاخیں بھی کچھ نہ پکانے پٹی کی جھل گئیں</p>	<p>۱۲۹          سکان عرش باک بان کو تے نہیں          سر پیٹے میں شمع سے گر لو تے نہیں</p>	<p>۱۲۸          بوجھا ہمارے غم زردہ کلاں میں          لو حسین اچھے میں نہیں غم میں</p>

<p><b>۱۱۱</b>          او کو کہیں سے تھک کر آئے ہیں          چلا ہیں یہاں تک کہ کھینچیں          رو کر کیا کرے گا کہ وہ دھرتی          پر بیٹھو جلد اور شہر کے تون</p>	<p><b>۱۱۲</b>          اور نہ پوچھا کہ یہی نہ پوچھا گیا          وارث حسین تھا شہید جفا ہوا          بس کہ کلمہ کہنے کی تیر کا ہوا          منہ قی اس کی بھول کر کھلا ہوا</p>	<p><b>۱۱۳</b>          وہ کھڑے تھے کہ ان کا دل کانٹا          آئے کو کہہ گئے نیلا تے کو کہہ گئے          تم خانے میں جا لے تم بھی رو گئے          زینت نصیب آواز سب سے مہر گئے</p>
<p>کتابوں اس میں اقمہ بجا توں کا          آؤ گے جا ہاتھوں سے تھا بوتوں کا</p>	<p>رائڈوں کو اور بچوں کو ہمراہ لاتی ہیں          اب لاش چھین کے روئے کو آتی ہیں</p>	<p>تھا ہمیں کو چھوڑو یا قتل گاہ میں          بھیجا مجھے بلا لیا وہی تم ہوا دھرتی میں</p>
<p><b>۱۱۴</b>          بیچ لیتے گا اس کو سب سے          نڈیل چھیننے کی تھی تیرا          کس طرف روٹیں گی اسے نونو          سوکت لڑا میں تھا ہاڈا گڑا</p>	<p><b>۱۱۵</b>          کون کس سے ہے وہاں شہر میں          بیان لاکھتے ہیں تیرے بچے ہیں          آرا کو تیرے کھنڈے تو ہیں حسین          بچہ جو تیری دیکھ کر نہ کرے تو ہیں</p>	<p><b>۱۱۶</b>          تھے تو تم کو کہا تھا جاکان          نزاران بیفلس تو آ رہا جاکان          تم بھی تھی تیرے سے آ رہا جاکان          جان کا کوئی ثبوت بلا رہا جاکان</p>
<p>اگر کو خور زوہ وہاں مجھے لہو پیرا          شہرگ پہ تیغ سینہ پہ قاتل نظر پیرا</p>	<p>مان باب کیا جان جب تم گذر گئے          دنیا تام ہو گئی سب ان حمر گئے</p>	<p>کیونکہ نکالا فاطمہ امان کو گور سے          زری سے تیغ خلق پہ پھیری کڈوڑ سے</p>
<p><b>۱۱۷</b>          ہر کوئی حضور کو پہنچانے کی          کا تیار کیا جوڑی سے جان کا حاجی          آرا کو جرحاں ان بیس کا لہو          شش میں بیٹھ کر لہو شہر لہو</p>	<p><b>۱۱۸</b>          تو تیرے ہر کار از میں مجھ سے          نہ ہر گز نا رخصت ہوا شہر ام          لکھتے ہیں یہ ہیں کے بھالے تھے قدم          کیوں جانیں تھے بھول گئے کہ وہاں</p>	<p><b>۱۱۹</b>          آرا کو اسی تیرے تھے          کجا سے پہنچا تیرے تھے          بہر وقت اپنے تھے اچھا دار          آرا کو سلام کہتے تھے جاز</p>
<p>یو ہوا لوٹ گئے نہ طبق مشرق میں کے          آیا ہوا لوٹ کر میں او میں میں کے</p>	<p>منزل تھی یوں تریب کہ تم دن ملے گئے          ایسے سفین ساتھ بن کو رہے گئے</p>	<p>اسٹیشن میں فریبن کی قہر کات گئی          قاتل بھی شہر سائینہ پر دین کی گئی</p>

<p>۱۰۱          این جنین پنج عدد ایک شمشیر          از خون غلیظی در پنج روز به بار آید          اگر یکبار در پنج روز شمشیر به          خارج از طبیعت نظر نشاید به</p>	<p>۱۰۲          کتا قاف ایسا کوئی اور کوئی کر          اور کس طرف کو غلطی تویت جو          کوئی حکم با کتا کسی کی پکار کر          کتا قافتر جھابا پت و ترش پت</p>	<p>۱۰۳          ای کو خود عافیت صحت کی کوئی اور          مانع میباید که از جنین جها پو جها و          جنگل میں جو دست و نوبت میں جها پو جها و          از این کیفیتوں یا بود ان بارو</p>
<p>۱۰۴          کچھلے سے قصہ کہ وہاں تھا ساہ کو          بان لاشہ سو پتے تھے حوم قتل گاہ کو</p>	<p>۱۰۵          قافح جو ہو چکا تھا میں قتل حسین سے          کیا آج ساریات میں یا ہوں میں</p>	<p>۱۰۶          سوئے میں جھپٹے پھرتے رہے ہاں کس طرح          تھا بغیر ان کے کسی رات کس طرح</p>
<p>۱۰۷          وہ ماہ کا غروف غور شدہ ہاں          وہ شہر کو چھلے کہ نہ نکالے نہ          قبیلے لاشہ یا جان اور کلبے و          وہ پھولیں پھرتے کہ یہ ان کا اور</p>	<p>۱۰۸          اور وہی قحش قافح انجنین کے          آرت دستا چند دوست غلظت قافح          اور حکم تھا ہر کوئی کہ نہیں          کہ کج کی کسی کئی نہ پتیم پتیم</p>	<p>۱۰۹          اور وہی قحش قحش میں جھپٹے          وہیں ہوا کہ وہاں ہون قحش ہوا          سے لاشہ کلبے کسی اذیت کجا          ہاں کسما ہاں کوئی ہون کہ کجا</p>
<p>۱۱۰          سامان قحس وسطہ سوال زمین نہ تھا          کا اور صبح لائی تھی لیکن قحس نہ تھا</p>	<p>۱۱۱          بھیج کسی کواہ نہ میں لاش برگی          جنگل میں ملی رات خمی بر گذر گئی</p>	<p>۱۱۲          گردوں ٹھلکے سب تک پر نگاہ کی          سمجھو سے قتل گاہ کیا اور آہ کی</p>
<p>۱۱۳          جوتوں کو کون کی برتھن کا          اور کس کو کس طرح شمشیر          نظام تو اول سے غلطو ہم ہزار</p>	<p>۱۱۴          قحس کو سب سے عینی تو سب کو          آرت قحش نہ تھیں چون کس کو کجا          بازو کے لیے جھابا قافح ہر قحش سوا          ہوش میں کسے کسی قحس یا جھابا کو کجا</p>	<p>۱۱۵          نہ تھی کوئی کوئی ہوش میں          نہ رات پاسوں کس کو کجا          نہ تھی کوئی کوئی ہوش میں          اور قحس ایک ہوش وہاں کجا کجا</p>
<p>۱۱۶          مرنے پہ تھا یہ حد نہ تازہ حسین کو          نے گورنے کفن جنازہ حسین کو</p>	<p>۱۱۷          ہر صبح دودھ کے لیے بیکے درو قحس          اصغر بھی تنگ ہاں قحس میں تو ہون</p>	<p>۱۱۸          ایسا بترے سپر ہو دولت قبول کی          آئی نلاز میں سے میں نے قبول کی</p>

<p>۱۱۱ مقل کو دیکھو کہ کسے غلطی میں داود اور ابو سہل شاہ کے ہونے مقدور ہوئے اور کسے غلطی میں نہ ہونے ہر بارہ قیدیوں کو باز دیں گی اس</p>	<p>۱۱۲ کابو پکارت آپ یہ فرماؤں میں کیا موتو ہو پیر پیر بھی اسے شکر خفا دیکھا تو جو خابے کل کا ماہ باہرا زیب کو شہر کی لاش کو دیکھو کیا</p>	<p>۱۱۳ تیرک دارن تو تو غیب کی آواز یمن سلیمان نے غلط کیے کہ وہ دونوں ہر ایش پیر ہی طرف بلانازہ داران ہر ایک کو خبر کو پوچھ کی ہے بات</p>
<p>غیبت پر آپ کی دل ناشاد رو گیا جاؤں جاؤں کیا مجھے ارشاد ہوتا ہے</p>	<p>ایزنا نہ آپ کو ہو یہ اپنی مراد ہے دوہ تازیا نہ شکر کا ہو تو یاد ہے</p>	<p>تھا فرس ریگ گرم نام قیل کا داسن نہ فاطمہ کا نہ ہر جبریل کا</p>
<p>۱۱۴ سکریان اریگا ابو شکر کا بولی نہ صاحبوں میں سنی بات بین تو دیکھی لاش کا ہوا جو نکاح اب اس خبر دوستی بھی شکر کا</p>	<p>۱۱۵ جان کشتہ رکے کر زنگی بیان بان بان جان کشتہ میں سب کو جان انیک جا رہے تھے چاہوں گا نر شان سولہ تیران لاش کو دیکھ میں کران</p>	<p>۱۱۶ توڑتے صبح سے تھ گیا بی خانم شب کو عیالہ کے حاضر کا کلام حافظ قرآن حرم شہدا تمام کستا تھا اصلوہ کوئی کوئی و کلام</p>
<p>خالق ادا کرے مجھے وارث دین سے اس وقت میں غانہ کروں گی حسین سے</p>	<p>اس شکر کو تو خون کا پیا سا ہلان لو قربان جاؤں بھائی جو کشتہ میں ان لو</p>	<p>لاش تھے یا کروں کے وہ سب چرائے تھے زیرا کے لال سب گورنہ پہلے تھے</p>
<p>۱۱۷ دل بانی شکر میں کون کر کے ارہے نہ سخت کلمہ نہ جو بھی کہا اصغر تو تیران میں ہے جا کھٹے کیا جان کی کشتہ ہے کہ جو تیری نصفا</p>	<p>۱۱۸ جان بولی جان میں کس کھانے نزار جانا تو بہت سزا ہے پناختیار اقتصد ایسے ہو سزاؤں بیزار سوار تون کیسے گلے کر دینے ہوا</p>	<p>۱۱۹ اقتصد میں لاش کو اور لکھ لکھ سوتے تھے قتل گاہ میں قریب سے آرودہ گردن کا بین در فونج سے اگر دروش قریب قریب سے لکھ لکھ</p>
<p>اب تم سبوں کے ہاتھ میں ہنر کا ہاتھ ہی بانو کا اور اگرو ہنر کا سا ہنر ہی</p>	<p>عابد کو دکھ ہے کہ تو ضرور پر ضرر ہوا اس درد میں ہمدردہ دوران ہر ہوا</p>	<p>سنتے تھے سب نے من کے اس شوروش میں کو رونے کی جا ہی کوئی نہ رو جاس میں کو</p>

<p>۱۰۷          سب سے پہلے اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>	<p>۱۰۸          نظر سے پہلے اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>	<p>۱۰۹          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>
<p>۱۱۰          سر تاج کائنات کا یہ عزم جاہ ہو          ہا کہ ہر ہر منہ پر سر ہو نہ پر کلاہ ہو</p>	<p>۱۱۱          گلشن کی ایشیا ہر پانی کی چاہ ہو          آئی ندا کہ بیاسون کی یہ قتلگاہ ہو</p>	<p>۱۱۲          فرسے کہیں بھی کیسے ہیں اس آفتاب کے          ٹکڑے جگہ ہے ہیں سرہ آفتاب کے</p>
<p>۱۱۳          مطلق نام مطلق نام مطلق نام          اس طرح ہے کہ ہے اس اب و فقرا          اس کا فخر ہے کہ ہے اس اب و فقرا</p>	<p>۱۱۴          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>	<p>۱۱۵          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>
<p>۱۱۶          سب کے پیاسے آتے تھے اپنے مقام سے          دل سب کا پھر گیا یہاں آبِ طعام سے</p>	<p>۱۱۷          ہنرہ نظر پڑا نہ گلستان نظر پڑا          اور کیا جاہد ہو کہ گنج شہیدان نظر پڑا</p>	<p>۱۱۸          بولی کہ پانی پیتا نہ کیوں یاں بون ہو          جس سر زمین کی نہر پہ سستے کا خون ہو</p>
<p>۱۱۹          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>	<p>۱۲۰          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>	<p>۱۲۱          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور          اس کے بعد اس کو دیکھا گیا تھا اور</p>
<p>۱۲۲          کیونکہ مطاع صبر و تحمل نہ دان لئے          نہ پڑا کی عمر بھری کمانی جان لئے</p>	<p>۱۲۳          کیوں یاں سافردن کو نہ سچ و محسن لئے          اردون کو جس میں یہ نہ گور و کفن لئے</p>	<p>۱۲۴          بیاسون کے سقا نہ رہی پیار تہہ ہینا          سقا چھے سلینہ کا سب لوگ کہتے ہینا</p>



<p>۱۳۳۰          آواز خفته شوق ہے کون کون کا          یہ کہتا ہے اس مقام سے نکل کر          جن فزون میں کتاب جو کئی تھی</p>	<p>۱۳۳۱          تیرا کون کون کہتا ہے نینوں کا راز          تیرا یہابی دین جو تھی گل گاہ جو          تیرا نام خواب رسالت نیاہ جو          اور یہ کہتا ہے دیکھو میری پاپہ جو</p>	<p>۱۳۳۲          میں ہونے سے نہیں دوڑتا ہوں          آواز آتی ہے کہ ایک کون سے کون سے          رنج و حسرت کو میری نگاہ سے لگا ہوا</p>
<p>۱۳۳۳          آئے کہا قبول ہو دین خدا مجھے          پہلے تو اپنا نام مبارک بتا مجھے</p>	<p>۱۳۳۴          تاج شہ شہ میرے خزاں ہوں میں گے          چیز فدا ہوا ہوں ہی مجھ کو رو دین گے</p>	<p>۱۳۳۵          بانو ہو جو خاطر کی اور علی کی ہر          یہ لاش میرے پاس مانت ہی کی ہر</p>
<p>۱۳۳۶          جانے کہ کون کو بیان کرے          بیان گھر کے بلدیوں میں ہم زمانے پائے          اب کیا کہنے تیرے دین تو نہیں ہے          یہ جانے کہ کون دانتوں کو جو جو دیا</p>	<p>۱۳۳۷          نظر نہ لے کر مجھ اور یہ کہتا          حضرت کا نام میں ہی تو نکل میں چاہا          تم تو حسین ابن علی تھے اسے دین خدا          میرے یہ ظلم اور یہ رسم و ریت کیا</p>	<p>۱۳۳۸          وہ دیکھ لے سنا گیا وہ کون کون کا          یہ کہتا ہے جہان نامی اس کے خند و خیال          کتنی تھی مانتا جو کہتے تھے کمال          تجھ سے کون کون کا شہید و شہین و دل</p>
<p>۱۳۳۹          اب تک جو آہ بلے کفن دے فرار ہو          کیا تم کسی کے حلق میں یہ قصیر وار ہو</p>	<p>۱۳۴۰          ریتی یہ شاہزادہ روح الامیں گرا          اب تک میں یہ ہائے نہ عرش برین گرا</p>	<p>۱۳۴۱          ننھے گلے سے تیرا روزن بید ہے          کیا پیارا پیارا تو در اچھوٹا شہید ہے</p>
<p>۱۳۴۲          فی انوار آفتاب بیوہ ہے بیچار          میں یہ نشان نام نشان نشان کیا          اب ہے میرا نام نشان نشان گویا          جاوے نشانین کا سوراخ ہو یہ دوا</p>	<p>۱۳۴۳          یہ کہتا ہے لاش بڑھ اڑھنے لگی          کتنی تھی سو قبول یہ ہو یہ کرا          دنی لاش نہ مدام ہی شمع خور          چادر کا لایکے طوطی حال مرا</p>	<p>۱۳۴۴          تیرے تو بچاؤں میں کون کون سے          اب کون کون سے کون کون سے          تیرے کون کون سے کون کون سے          ارمان ہوئے پائے دانی تو بچاؤں</p>
<p>۱۳۴۵          یکساں ہو میری شان عیادت و مات میں          خالق کا کہ میں ہوں میں کا کائنات میں</p>	<p>۱۳۴۶          مجھ کو بھی کفن بھی پہننا رو انہیں          بلوسے میں میری ہونے کس پر وہ نہیں</p>	<p>۱۳۴۷          جائز یہ رسم تازہ اگر اہل علم کریں          مرنے کے بعد اگر ہر کسی ہم کریں</p>

<p>۱۲۶          جی تیار ہوا تو کچھ کچھ بولے گا کہ میں          چلوں گا سزا کا مالک ہوں جان کنس          کوزہ دیکھ ہون دھکا دھکا تو کس کا پاس          کچھ ہون کہ بچے ہوسے اتنی لباس</p>	<p>۱۲۷          ہا ہا ہا کی تھی بڑی وقت میں          زینب بھی لاش بدتر سے ہی آگیا کہ          کون نہ تھا جان میں ہی تھی یہ دولت          تیرا ستم کلے تیرا بھائی تیری</p>	<p>۱۲۸          زینب کو تو ان کو مٹا اور جا          ہو کر اس کی لاش سے اور وہی          لٹی مارا لاش سے اور وہی          غامخ ہوا رہے تھی وہی وہی دیا</p>
<p>۱۲۹          کہ تاشو کا ترے گلے میں تھما نہ ہو          لاشے پر ترے جو ماسا اک شامیادہ ہو</p>	<p>۱۳۰          تجھے ترے بیگانوں کا یہ حال ہو گیا          ہا ہا ہا جی تو مرتے ہی با مال ہو گیا</p>	<p>۱۳۱          کہتے تھی وہ نہ جاؤ گی مٹا نہ جاؤ گی          بھائی کی لاش چھوڑ کے تھما نہ جاؤ گی</p>
<p>۱۳۲          تاخانہ زور گریہ کی کہ تھی تھی          نقل میں جاوے تھی تھی تھی تھی          بیجا ہو ساری تھی تھی تھی تھی          آئی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۳۳          بی بی تو بی بی کی تھی تھی تھی          بی بی تو تھی تھی تھی تھی تھی          قدرت اس تھی تھی تھی تھی تھی          پہلے اسے تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۳۴          میری کینا تھی تھی تھی تھی تھی          جاؤ بھی کہ تھی تھی تھی تھی تھی          قدموں پر تھی تھی تھی تھی تھی          میری تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۱۳۵          رو یاد کوئی خاطر کے نور میں کو          اب آئے خودہ رویش اپنے حسین کو</p>	<p>۱۳۶          جا کہ بہشت میں قدم اب نہ دنگی میں          شہر خدا سے شکوہ زینب کرونگی میں</p>	<p>۱۳۷          ارمان نہ بوجھو تمہارے عینوں نے کیا کیا          زینب کو تا زمانہ لگا کر جدا کیا</p>
<p>۱۳۸          آئی تھی لاش بدہ اور تھی تھی          نعرہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی          آئی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          شہر تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۳۹          جاگہ لاش تھی تھی تھی تھی تھی          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          ارمان تھی تھی تھی تھی تھی تھی          دانش اس تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۴۰          زینب کا حال تھی تھی تھی تھی تھی          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          اس تھی تھی تھی تھی تھی تھی          کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۱۴۱          کلثوم منہ کو موڑ کے بیٹا چلی گئی          زینب بھی تھکو چھوڑ کے تنہا چلی گئی</p>	<p>۱۴۲          شکوہ ہو تھو بھائی سے خواہ جدا ہوئی          یہ بھی تو اب بوجھو کیونکر کیونکر جدا ہوئی</p>	<p>۱۴۳          ہو تھو کہہ متفادہ مدینوں کی سر سے          دار و ملک عدا پر اہمیتوں غیر سے</p>

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

میں نے سب سے پہلے نماز کا وقت دیا ہے  
پھر روزے کا وقت دیا ہے  
پھر حج کا وقت دیا ہے  
پھر عمرت کا وقت دیا ہے  
پھر زکوٰۃ کا وقت دیا ہے  
پھر صدقہ کا وقت دیا ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

نشاہت اور عین میں ہر ایک کا وقت ہے  
پھر توبہ اور قسطنجی میں ہر ایک کا وقت ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

میرے سے پہلے میں نے ہر ایک کا وقت دیا ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

پہلے سے ہر ایک کا وقت دیا ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

میں نے سب سے پہلے نماز کا وقت دیا ہے  
پھر روزے کا وقت دیا ہے  
پھر حج کا وقت دیا ہے  
پھر عمرت کا وقت دیا ہے  
پھر زکوٰۃ کا وقت دیا ہے  
پھر صدقہ کا وقت دیا ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

کیونکہ باپ کے جگر پر نذر خراج لگے  
انہوں نے اس مال میں بھی کچھ لگے

پیری میں مرغ ملتا ہے اس میں  
حافظ خدا البصارت میں حسین کا

اب اور کچھ جو دل میں ہوا ارشاد کیجئے  
جس طرح چاہتے مجھے بر باد کیجئے

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

میں نے سب سے پہلے نماز کا وقت دیا ہے  
پھر روزے کا وقت دیا ہے  
پھر حج کا وقت دیا ہے  
پھر عمرت کا وقت دیا ہے  
پھر زکوٰۃ کا وقت دیا ہے  
پھر صدقہ کا وقت دیا ہے  
پھر ان کے بعد ہر ایک کا وقت دیا ہے

ان تمام اعمال میں ہر ایک کا وقت ہے  
عصمت اور سیرت میں ہر ایک کا وقت ہے  
مگر جو ان میں سے کسی ایک کا وقت ہو  
ان سے پہلے اور بعد میں ہر ایک کا وقت ہے

ارمان بھرے اسے دل نہ دے ہناک میں  
تیساری اس دن کی ہی ہے غناک میں

کیا دخل ہو جو حکم کوئی انکا مال دے  
ماں گین جو مان سے تو بلی نچو کال دے

انبوہ عمر ہو زینب اندوہناک پر  
عباس کے علم کے تلاش میں غناک پر

<p>۴۰</p> <p>دیکھو کہ کون سے کون سے ہیں      سستی کا کتا کہ کب کب سے کھڑی آئے ہیں      رہا ہے کیا رہا ہے کب سے کب سے      رہا ہے کیا رہا ہے کب سے کب سے</p>	<p>۴۱</p> <p>ابن کو کیا نظر ہے اسے نظر      اسے زردی ہے کب سے کب سے      باہن گلے میں لہریں ہے کب سے کب سے      کیا باہن ہی باہن ہے کب سے کب سے</p>	<p>۴۲</p> <p>کمان کے اندر کب سے کب سے      جھک دو اور کب سے کب سے      سب جانے والے ہیں کب سے کب سے      جانے لگے ہیں ان کو تو میں نہ جاؤں</p>
<p>۴۳</p> <p>بھی کسے جی ہنی الین یہ نہ کہے دن میں      دو سال کہ ہر پتلی برس کا بھی سن نہیں</p>	<p>۴۴</p> <p>کیونکر سخن حسین کے جانی کا رد کروں      پہلا سوال احمد ثانی کا رد کروں</p>	<p>۴۵</p> <p>لاش سپرد کھائے نہ رہ ہوا مجھے      بیٹھو سوگ میں کماٹھائے قضا مجھے</p>
<p>۴۶</p> <p>رکھو چوڑی تہی ہر انوکھے سے ہر قرار      اور لوگوں سے ہر طرح سے ہر قصور دار      فائدہ میں اور عقاب کو کب سے کب سے      میں نے کہا یا اے تو تو کب سے کب سے</p>	<p>۴۷</p> <p>کوئی ہنی تو زبرد در ہوگا ہو      کھلے گا کھڑا ہے نہ ہوگا ہو      تڑپے گا دل کب سے کب سے      پیدا ہوا نام با کب سے کب سے</p>	<p>۴۸</p> <p>زردی میں کب سے کب سے      نصت سے ہر انوکھے سے کب سے      حق دودھ کا بھی کب سے کب سے      جس پر ہر دردش کب سے کب سے</p>
<p>۴۹</p> <p>دیتی رضانا کو تو کتے خفا کیا      رخصت چوری تو دیتے ہو لیٹے بڑا کیا</p>	<p>۵۰</p> <p>سمجھ تو ایک بات میں قصہ تمام ہے      کچھ ہو مجھے اب نکی اطاعت کام ہے</p>	<p>۵۱</p> <p>امان یوں ہی حضور میں پیار کرتی ہیں      اب سوگ سے غلام کے انکار کرتی ہیں</p>
<p>۵۲</p> <p>میں نے کب سے کب سے      ہر طرح سے کب سے کب سے      خوش خوش کب سے کب سے      پہلے میں ہر طرح سے کب سے</p>	<p>۵۳</p> <p>میں نے کب سے کب سے      ہر طرح سے کب سے کب سے      خوش خوش کب سے کب سے      پہلے میں ہر طرح سے کب سے</p>	<p>۵۴</p> <p>دوسال کب سے کب سے      لاش میں کب سے کب سے      کب سے کب سے کب سے      پہلے میں ہر طرح سے کب سے</p>
<p>۵۵</p> <p>سمجھ گئے سخنہ دل مجھے جو یوں ہی ہے      لوگوں میں نئی چاہنے والی نہیں ہے</p>	<p>۵۶</p> <p>کمدون تمہارا پیار ہے سب کچھ بھلا دیا      میں نے دودھ بخشا اذنی غا دیا</p>	<p>۵۷</p> <p>دل پر غبار رنج کا ہر صاف کئے      عادل کی آپ پتی میں انصاف کئے</p>

<p>۱۰۱</p> <p>لیکن جان کی حق میں کیا کیا کیا      کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا      کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا      کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا      کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا      کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>اے نبیؐ میں نے کہا تھا جو      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا</p>	<p>۱۰۳</p> <p>اے نبیؐ میں نے کہا تھا جو      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا      میں نے کہا تھا جو میں نے کہا تھا</p>
<p>۱۰۴</p> <p>حکم خدا دیا جو انھیں جبریلؑ نے      پھیری پھیری ایسے گلے پر خلیں نے      پھیری پھیری ایسے گلے پر خلیں نے      پھیری پھیری ایسے گلے پر خلیں نے      پھیری پھیری ایسے گلے پر خلیں نے      پھیری پھیری ایسے گلے پر خلیں نے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>ایسا نصیب لگا گیا جھڑتہ حال کا      لو جھکو یہ بھی حکم نہیں میرے لال کا      ایسا نصیب لگا گیا جھڑتہ حال کا      لو جھکو یہ بھی حکم نہیں میرے لال کا      ایسا نصیب لگا گیا جھڑتہ حال کا      لو جھکو یہ بھی حکم نہیں میرے لال کا</p>	<p>۱۰۶</p> <p>یہ کیا سلوک بانوسہ شیر نے کیا      پھر بولی جو کیا مری تقدیر نے کیا      یہ کیا سلوک بانوسہ شیر نے کیا      پھر بولی جو کیا مری تقدیر نے کیا      یہ کیا سلوک بانوسہ شیر نے کیا      پھر بولی جو کیا مری تقدیر نے کیا</p>
<p>۱۰۷</p> <p>باہو جان پیاری رہنے سرخ زہر      اشدا کبر آپ کو اکبر عزیز ہے      باہو جان پیاری رہنے سرخ زہر      اشدا کبر آپ کو اکبر عزیز ہے      باہو جان پیاری رہنے سرخ زہر      اشدا کبر آپ کو اکبر عزیز ہے</p>	<p>۱۰۸</p> <p>و کہ تھنہ آج پائے ہو چہل آہن سے کل ملین      کشیوں تو جو انون کو طوی کر ہیں ملین      و کہ تھنہ آج پائے ہو چہل آہن سے کل ملین      کشیوں تو جو انون کو طوی کر ہیں ملین      و کہ تھنہ آج پائے ہو چہل آہن سے کل ملین      کشیوں تو جو انون کو طوی کر ہیں ملین</p>	<p>۱۰۹</p> <p>آمد تو دیکھو نبت شہ زدا فقار کی      چھہ ہوا ایک غصہ کی اور تپہ سیار کی      آمد تو دیکھو نبت شہ زدا فقار کی      چھہ ہوا ایک غصہ کی اور تپہ سیار کی      آمد تو دیکھو نبت شہ زدا فقار کی      چھہ ہوا ایک غصہ کی اور تپہ سیار کی</p>
<p>۱۱۰</p> <p>دنیا میں نام آپ کا ہوا ہر دم      دادی کہیں بہشت میں تھی ہر دم      دنیا میں نام آپ کا ہوا ہر دم      دادی کہیں بہشت میں تھی ہر دم      دنیا میں نام آپ کا ہوا ہر دم      دادی کہیں بہشت میں تھی ہر دم</p>	<p>۱۱۱</p> <p>حضرت کا لالا پوسا بن اب گھر میں چکا      جو وقت مرگ گئے ہیں ہر دم وہ کہ چکا      حضرت کا لالا پوسا بن اب گھر میں چکا      جو وقت مرگ گئے ہیں ہر دم وہ کہ چکا      حضرت کا لالا پوسا بن اب گھر میں چکا      جو وقت مرگ گئے ہیں ہر دم وہ کہ چکا</p>	<p>۱۱۲</p> <p>سب جانتے ہیں نبت خجال ہر دم      گھر میں مختار تھی تو دل میں تھی ہر دم      سب جانتے ہیں نبت خجال ہر دم      گھر میں مختار تھی تو دل میں تھی ہر دم      سب جانتے ہیں نبت خجال ہر دم      گھر میں مختار تھی تو دل میں تھی ہر دم</p>

<p>۱۳۱          جان کیسے کی جان لگا کر          جان لینے میں نہیں چاہتا          کوئی کسی کو نہیں مرنے پر          ہر کسی کی جان بچانے پر</p>	<p>۱۳۲          افسانہ دیکھ کر کھٹکنا          بھراس برکت دے دینا          چاہی تو کھٹکتا کھٹکتا          کھٹکتا کھٹکتا کھٹکتا</p>	<p>۱۳۳          ہر شخص کو اپنا اپنے          سب کو اپنے اپنے          غم میں نہ لے کر اپنے          سب کو اپنے اپنے</p>
<p>۱۳۴          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا</p>	<p>۱۳۵          بھرتی ہو خون میں کل حبیب اگر کو          کل کیا جواب دے گی رسالت پناہ کو          بھرتی ہو خون میں کل حبیب اگر کو          کل کیا جواب دے گی رسالت پناہ کو</p>	<p>۱۳۶          فرزند بھی تمہیں ہو مددگار بھی تمہیں          اب فوج بھی تمہیں ہو علمدار بھی تمہیں          فرزند بھی تمہیں ہو مددگار بھی تمہیں          اب فوج بھی تمہیں ہو علمدار بھی تمہیں</p>
<p>۱۳۷          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا</p>	<p>۱۳۸          افسانہ دیکھ کر کھٹکنا          بھراس برکت دے دینا          چاہی تو کھٹکتا کھٹکتا          کھٹکتا کھٹکتا کھٹکتا</p>	<p>۱۳۹          ہر شخص کو اپنا اپنے          سب کو اپنے اپنے          غم میں نہ لے کر اپنے          سب کو اپنے اپنے</p>
<p>۱۴۰          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا          کہتا ہے کہ جو جانا ضرور کیا</p>	<p>۱۴۱          افسانہ دیکھ کر کھٹکنا          بھراس برکت دے دینا          چاہی تو کھٹکتا کھٹکتا          کھٹکتا کھٹکتا کھٹکتا</p>	<p>۱۴۲          ہر شخص کو اپنا اپنے          سب کو اپنے اپنے          غم میں نہ لے کر اپنے          سب کو اپنے اپنے</p>

<p>۱۱۳</p> <p>ایچا سے صا رہا جی ابرو سے لگا      پتھر سے لادوں کو بار سے صا رہا      سب سے شکر ہے کہ باہر سے صا رہا      سب سے لگا ہے پتھر سے صا رہا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>ظفر کی لگا لگا لگا لگا لگا لگا      لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا      لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا      لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا</p>	<p>۱۱۵</p> <p>تھکا تھکا ابرو والی دقارے      لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا      تھکا تھکا لگا لگا لگا لگا لگا      تھکا تھکا لگا لگا لگا لگا لگا</p>
<p>۱۱۶</p> <p>بھابھی کی بھالی جان کی زینت کی ہوگی      زوال ایک سو تری سب کی ہوگی</p>	<p>۱۱۷</p> <p>چلار ہا ہر شکر کہان ب کو لوٹ لو      سر کاٹ کر حسین کا زینت کو لوٹ لو</p>	<p>۱۱۸</p> <p>کیا زین پلشت بھی اس کو لٹھالی      سورج کا ٹنگ تھا دارا لنگھی ہلال کی</p>
<p>۱۱۹</p> <p>یا گاہ اپنے سے درد اپنے چین      ظلم تو کیا کیا چو خیر زمین      زینت کے آئی وہ تو ہوں چین      بنیاد دہائی جان پہ لگان شوقین</p>	<p>۱۲۰</p> <p>انگلی نہ کو دیکھا زینت سے نہ نہ      جھک کر سلام کر کے سر غلام نے کیا      دیکھو جس پر سے شاہ سے آدن تھا کیا      رو کر حسین بولے گل بان کہ کیا</p>	<p>۱۲۱</p> <p>موج بھی سونے کی تھکن سے لٹھالی      چوک تھوڑے میں سے لٹھالی کیا      زینت آسان کی بھی تھکن سے لٹھالی      صیہ بران سے لٹھالی کیا</p>
<p>۱۲۲</p> <p>مانگا جو مجھے رفت کس لینے آئی ہوں      مظلوم کر بلا کا کفن لینے آئی ہوں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>ایسے ہی تھک میں لگ رہا ہوں      جاؤ تمہاری مرگ جوانی قبول ہی</p>	<p>۱۲۴</p> <p>دوش ہوا پہ تھا کبھی بال ہوا پہ تھا      اندر سے دباغ کہ عرض ملا پہ تھا</p>
<p>۱۲۴</p> <p>جگا کوئی زینت نمونہ کیا ہے      بجا ہے کیوں تیل سے زینت کیا ہے      یک چشم میں ساری کوئی لٹھالی      کو کوئی نہیں جو سہرا بنا کر ہے</p>	<p>۱۲۵</p> <p>ملا جگ جگ ہے کجا ہے      اگر سب سے جگ جگ ہے کجا ہے      گو بارانی ہوں تو برف کی جا ہے      کہ باران شاہی عید کی جا ہے      مٹا وہ شہر شہر ہے کجا ہے</p>	<p>۱۲۶</p> <p>زینت بولن سے زینت کیا ہے      گرمی میں آپ شکر تھا اور کجا ہے      اچھا کا نسیں کس سے تارا ہے      نقش قدم کے بار بار نام کجا ہے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>سو کے گلے پر قح کے چلنے کا وقت ہی      اب ترستی ہی کہ گلے کا وقت ہے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جان جلد بھاگو تھکے ہوئے ہو ہی      لکھو خیر تھی خیر کے اندر یہ شہر ہے</p>	<p>۱۲۹</p> <p>کا دے میں کمرہ جو یہ ہوا رہن گیا      رن کی زمین سے دائرہ برکار بن گیا</p>

<p>۱۳۳ اندازہ فیض انشراحہ وغیرہ ان کا رخ فاعلیوں میں مندرج ہے زیر سب جملہ میں جلی مبارک اور کلاس پر جلی کے لئے خوش حال اور</p>	<p>۱۳۴ غامی کے پانچ درجہ جملہ گریوں نصف بیہوشے تو یکایک ہی ہوتی شان علوانو دارا ہر اور دارا ہر ہوتی لو اسکا رنگت من فر ہوتی</p>	<p>۱۳۵ تریف رضا کے شوق رکھیں باز ایک ہی اگر ہر تقدیر میں غفل کافی ہر شیعوں کی کوشش تکمیل فریضہ ان افسانہ کا عقدہ ہوا رکھیں</p>
<p>۱۳۶ پچھلے صدمت نے طہرا پہلے سو لایا رنگ ہو گیا نقشہ پرانے دن کی طرف کیا گیا سب سے پہلے فریضہ کیسے ایک اور سب سے پہلے</p>	<p>۱۳۷ سخ سے خالق میں قرآن شریف جاہد تو کس نام سے تو لطیف زلفوں میں غم کی اریف ہے بان کشتان میں جی کو لطیف ہے</p>	<p>۱۳۸ تو تین میں جی اگر اللہ رکھ لے اسکان کیا ہو رہے اس کا وہاں خوش ہو گئی ہے تو خوش حال ہے گلاب اٹھانے کان پر گریہ جلائے</p>
<p>۱۳۹ رن کی صفوں کا فوج سے تھرا ہو گیا پانی ہمیں بندے کے چھڑ کاؤ ہو گیا</p>	<p>۱۴۰ جاہد حسین پر ابرو زریا جمال کی خوشید پر گنجی اوز سر وہی ہلال کی</p>	<p>۱۴۱ سہر ناز میں ہوسح اشہ کی صدا نیسے سے آ رہی اوز گراہ کی صدا</p>
<p>۱۴۲ مخفیوں کے گھونٹے میں نہی جی کا موجوں نے تو اپنے گھونٹے میں نہی جی کا جینج و شہر و گردن کے گھونٹے میں نہی جی کا ایسوں کے گھونٹے میں نہی جی کا</p>	<p>۱۴۳ ابو کثر کی مین تو ہوا خوش حال تصویر کے پتھر ہی تصور ہے خوش حال میں حال کے ساتھ صاحب کمال جست پانچوں جو ان کا خوش حال</p>	<p>۱۴۴ مینی کا حسن میں تو ہے اندازہ ہو اسکھوں کے جی میں ہی درنگا ہو باقا ہر خوش میں خوش گواہ ہے جی کو کھوشوں کی بیوی یہاں ہو</p>
<p>۱۴۵ سہمے ہو یہ دن میں سگر تر پتے تھے بے پرتے مرغ قبلہ ناپر تر پتے تھے</p>	<p>۱۴۶ ابرودے اور دے کتابی کی سج ہوئی دنگاہ رخ تھا سو یہ طرح ہوئی</p>	<p>۱۴۷ ہستی حسین لب سے حسین وصل ہے سر پر ہر عرش زیر قدم سلیل ہے</p>

<p><b>۱۰۵</b>          آسمان و زمین کا وہ شان          چوستی اور بیکری کا وہ تیلان          دان در زمین دور گرا کر شربان          ہوئی بجراہن پناہنستان</p>	<p><b>۱۰۴</b>          شہر و غلبل کے کعبہ بنا ہے          کعبہ کرتے تھے کیا بنا ہے          دنیائے مکہ کو وہ عبا بنا ہے          عقی کو پیش گاہ ابرا بنا ہے</p>	<p><b>۱۰۳</b>          جبرائیل کو وہاں سے نازل فرمایا          شاہین کی طرح زمین پر اتر گیا          عالموں کے بل کی خراچ بن گیا          زبیر جو وہاں پہنچا تو وہاں سے پہنچا</p>
<p><b>۱۰۶</b>          آواز و سانس و زمین و ہوا کی سانس          چھٹی چھٹی ہوتی ہیں زمین کی سانس          آواز و سانس و زمین و ہوا کی سانس          چھٹی چھٹی ہوتی ہیں زمین کی سانس</p>	<p><b>۱۰۵</b>          نقشہ زمین پر نقش کی تھی خدا کا          نقش کشا کا نقش تک بند رہا          نقشہ زمین پر نقش کی تھی خدا کا          نقش کشا کا نقش تک بند رہا</p>	<p><b>۱۰۴</b>          قابل ہے ہمارے جو افکار کعبہ بنا          کعبہ ہے فلک کو تختہ دار کعبہ بنا          کعبہ ہے آسمان پہنچا تو وہاں سے پہنچا          اور چھٹی چھٹی ہوتی ہیں زمین کی سانس</p>
<p><b>۱۰۷</b>          انصاف اور نفاذی بیان          اور سچ بل کے برابر نشان          ہر دو میں غلطی کے لیے آسان ہے          دوش کی طور و دور و دلت کا بیان</p>	<p><b>۱۰۶</b>          اللہ ان پروردگاروں کے لیے ہے          بائیں دھن کے لیے کو اجی جگہ کے لیے          جس کی درگاہ میں سدرہ پودہ کے لیے</p>	<p><b>۱۰۵</b>          زمین کی آبرو کی آبرو کی آبرو          کعبہ کے لیے کعبہ کی آبرو کی آبرو          زمین کی آبرو کی آبرو کی آبرو          کعبہ کے لیے کعبہ کی آبرو کی آبرو</p>
<p>حق نے ہمارے نور جو تقسیم کر دیے          تو حق نے فلک کے چراغوں سے بھر دیے</p>	<p>حق نے عطا فرمایا یہ علم لدن کیے          آدا زمین ہماری ہیں سے سن کیے</p>	<p>ہر سہ زمین جو کو فد کی ایمان لائی تھی          شاہ جنت کی قبر سے تو غیر باقی ہے</p>

اللہ

<p><b>کلمہ</b>          ہر ملک میں زور و ولایت کا پورا          کوئی حقیقی ہو گا تو نہ کوئی مال          بیرون سے اس لئے ہے کہ کوئی مال          چاندی کے ادرسوں کے لئے عدالت خیال</p>	<p><b>کلمہ</b>          ظہری بیوعہ نامہ میں بیان ہے کہ اگر          بیعتی کسی کے لئے میں را کو فروزا          ایمان کے دل سے کو گاہے تھا اختیار          انفا و کلیم سے فروزا کا خیار</p>	<p><b>کلمہ</b>          بیعتی بیعت سے تو اسے کہا کہ بیعتی          بیعتی بیعت سے تو اسے کہا کہ بیعتی          بیعتی بیعت سے تو اسے کہا کہ بیعتی          بیعتی بیعت سے تو اسے کہا کہ بیعتی</p>
<p>ظاہر جو اس لئے سزاوار ہو گئے          خوش رنگ خوش کلام خوش دماغ ہو گئے</p>	<p>اس تیغ نے وہ تیر پری کی غلات سے          جن بوئے کاتب کردہ پری مٹی قات سے</p>	<p>تنگ اپنا جان کر نہ کسی سے گرتی تھی          ہر پیر کے آپ اپنی بلیہ سے گرتی تھی</p>
<p><b>کلمہ</b>          سب کو دانا کو کھواری میں نہیں          نہ جان پیسے میں نہیں بی بی نہیں          سادات کی مٹی میں کھو گیا نہیں          تو جاؤ تم جہاں ادم ہو یا نہیں</p>	<p><b>کلمہ</b>          دینے لگے وہاں کیسیان کی شریف          آواز قی اجل سے تم کہیں ایسے          ہوا نامہ میں ان میں کاتب کا پیر          کہ غرض ہے میں بیعتوں کا پیر</p>	<p><b>کلمہ</b>          بگڑا جو بیعتی بیعتوں کی جان پر          بیعتی بیعتی بیعتوں کی جان پر          بیعتی بیعتی بیعتوں کی جان پر          بیعتی بیعتی بیعتوں کی جان پر</p>
<p>غش ہو میں جا جان جرم تر آب دو          کیا بت بنے کھڑے ہو وہ کھڑا جواب دو</p>	<p>سائے نے پوچھا آگے غلام اب کہاں لے          تلوار نے کہا ز جہاں کا نشان لے</p>	<p>چار دن طرف صفوں کو رہا مال کر گیا          آیا ادھر ادھر سے ادھر سے ادھر گیا</p>
<p><b>کلمہ</b>          گویا کو چہ زبان زد زبان ہے          خیال کر لیا سوں کے لئے زبان ہے          تو کہیں مائیں بھی مائیں ہے          اور میں ہم کہ پیر جان ہے</p>	<p><b>کلمہ</b>          تیغ تیرہ شہزادان ہوئی بند          علی پکار سے بیعت ایران بند          چیلے توجہ سے طوفان ہوئی بند          یک در وہ پیر کو یہ بیان ہوئی بند</p>	<p><b>کلمہ</b>          کاش تیرہ کہ لوت کی جو بھیل          بول میں بیعت سے دیناں تر بھیل          دیناں تر بھیل سے دیناں تر بھیل          بھیل تو بھیل سے دیناں تر بھیل</p>
<p>توجہ ہر کا دفر کہ دوت سے ہو گیا          بن کے کہ دقتل کا بن صفا ہو گیا</p>	<p>گھونگٹ کیا حسام سے یوں توجہ شام لے          جیسے دوہن جہاں میں دوطہ کے سائے</p>	<p>دوت رہے جمال نہ زرنے ہی ہ گئے          سوتے تیرے تو جا گئے واسے بھی ہ گئے</p>

<p><b>شعر</b>          گردستان کچھ آرزو تو کویک          چار زینہ کو آہ تو کویک          چلے کو نسبت تو کویک</p>	<p><b>شعر</b>          قل قہامی ہا سائے رخ رود گر          یہ صفت گری وہ قول گزاردہ حکم گر          بہ عش ہوا وہ لوایہ سر وہ قدر حکم گر</p>	<p><b>شعر</b>          ہر وہ کہ نہ چلے یاسین گریک          تا وہی چلے کہ جو یاسین کسب          کہہ کر وہ کہ نہ کہہ کر وہی چلے</p>
<p>کچھ کام عقل سے زود مشورت بنے          وہ ہو کے طوائف و عیش و عشرت بنے</p>	<p>حر ہے تو باہر سے کرے ہاتھ آستین سے          سرتن سے باؤن کن رن ٹھاڑ میں سے</p>	<p>اے نکھوں میں حلقے بڑگئے تیور بدل گئے          فرمایا یا جناب امیر اور سنبھل گئے</p>
<p><b>شعر</b>          پانی کو اپنے گرم موی سے چلا دیا          مٹی کو اپنی گرم اوی سے بنا دیا          فوڑ ہو کر خاک کا پتلا بنا دیا          پار سے کھلے گل کو باگل فرادیا</p>	<p><b>شعر</b>          ملوں سر اٹھائی خوب دیکھ ل          ناکاہ ہوئے ہوا اولیٰ زہا کا اول          وہ ٹھیک دہرہ ہو تو زانی کا زوال          و درق تباہیستے ہیں جی ہو گیا ڈھال</p>	<p><b>شعر</b>          کیوں کہین نہ فرما دیا          دیکھو کہین نہ فرما دیا          آئی تڑوٹ کا ہون میں بولے نکار          رہتے سے نکالے کہ ملبا ہو اب جگہ</p>
<p>اس ماہی اجل کو یہ حق نے ہنر دیا          چورنگ اسے چار عنام کو کر دیا</p>	<p>دامن اٹھائے ٹھنہ پہ جھلا بڑکل پری          بیماختہ زبان مبارک نکل پری</p>	<p>نہان کے شباب پر کچھ رحم کھا سکی          کیوں نہ غلغلہ ہمیں پانی پلا سکی</p>
<p><b>شعر</b>          گری ہو کر تو نرس ہوئی اہل          چنگاریاں تین تین گانے تیرے بیل          یہ سب نے جلا دیں شکر و نعل          گوایا ڈھنگ کا تھا جاکہ کا بیل</p>	<p><b>شعر</b>          پیلا دم جا کوئی نوجوان ہو          نہتے بین خالوں کو کوئی جوان ہو          جو جتن کے کچھے میں کہ سنان ہو          سب کچھ ہو ارباب غیب جو ان جوان ہو</p>	<p><b>شعر</b>          خاتری زعفران نامہ          فرستے ہیں جہنم تیرے بھی گنہگار          جنت کا چیل ہے عجب کا نظام ہو          یو یا جناب فاکہ کا تے کا تے ہو</p>
<p>تہذیب چھٹیں شرر کی ستر کا بننے لگے          شعلے زبان نکال کے خود ہانپنے لگے</p>	<p>دیکھا نہیں یہ ظلم کسی انقلاب میں          اگر پڑے یہ ماوے گدے سے شباب میں</p>	<p>سیراب بجز سے سب میں رہا بان ہر میں          پونے کا حصہ کچھ نہیں ادوی کے ہر میں</p>

<p>۷۷۷          بیگم کے گھر میں چاند کی منگھات          آج وہ بیگم اور ایشیہ بیگم کی لڑکات          منہ کھول کر زرخیز لڑائی میں لڑت          جا رہی ہیں۔ وہ بڑا دلکھن لڑت</p>	<p>۷۷۸          ڈور سے بندہ پاشا میں جان سپر          اگر زیادہ ہو کر گئے تو کیا تو پتر          شہر سے نکلنے سے لگا یا اٹھ کے سر          پر کھنڈن بھانکے پور کو تیراج پور پور</p>	<p>۷۷۹          شہر کے تیر تو تیر میں جانی لکاب          آئی تار کچھ بی بی بی بی بی بی          زین بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی          بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>۷۸۰          قاسم تھے تم سے چھوٹے وہ پیاسے گز گئے          اس پانی کو ترس کے علمدار مر گئے</p>	<p>۷۸۱          پانی کسان جو نام نہ پانی کا لکھے          حاضر ہو جان باب کی قربان کئے</p>	<p>۷۸۲          بولی یہ دیکھ کر بھی نہیں دم نکلتا ہے          یہ ہے وہ جسے جگر کا کلچر اچھلتا ہے</p>
<p>۷۸۳          جھگڑنے کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          اس میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          دیکھا جو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          ارستہ میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۷۸۴          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          موجود ہے جی اچھو اور کڑک          راضی ہیں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          درم کے دل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۷۸۵          داد کا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          اور جو ہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۷۸۶          مرنا کیا قبول داس نور عین کا          ٹھنڈا رہے جہاں میں کچھ حسین کا</p>	<p>۷۸۷          اس وقت آپ پیاس سے تیر بدلتے ہیں          کدو ہم ایک جام پر کو تر بدلتے ہیں</p>	<p>۷۸۸          بولے میں جو ستا ہوں ہتھاری بان کو          اچھ لال تم بھی جو سو ہماری زبان کو</p>
<p>۷۸۹          ناگ پکا راب کچھ کچھ کچھ کچھ          اس قدر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          شہر و سبیل کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۷۹۰          داد اور تیر علی الترتیباً کچھ          پانی میں تیر میں جو کچھ کچھ          یہ سوال درم ہوا دیکھتے کچھ          بہر حال اسے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۷۹۱          بول اور تیر میں کچھ کچھ کچھ کچھ          یہ بھڑکے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          یہی زبان کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          اور یہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۷۹۲          دل علی ہاں پیاس سے کچھ زبان ہے          بابا حسین پانی کے ہونٹوں میں ہے</p>	<p>۷۹۳          آئی نڈا کہ لال مر کیوں ملوں ہے          ساغر کھٹ کھڑی ہونے میں تیر ہے</p>	<p>۷۹۴          بابا ہماری تشنہ دماغی پیر و تیر میں          داد ہتھاری خشک بانی پیر و تیر میں</p>

<p>۱۰۱          سب سے بڑی اور کجا پونہ گلخانہ          بانو بیگم کی بیٹی میں اسی مہر دار          ترقی میں واقع اور اس کا بیٹا          ترقی میں واقع اور اس کا بیٹا</p>	<p>۱۰۲          اس شخص میں ت نودار ہو گئی          بڑی کالی کھیلے میں اور اس کا بیٹا          حسین بیگ احمد خاں ہو گئی          کے کر نظر اور اس کا بیٹا ہو گئی</p>	<p>۱۰۳          علم کو زمین پر گرا حسین نے          وہ آہ کی سب کو دلا حسین نے          جی انکا کھلے اور اس کا بیٹا حسین نے          تصویر کھیلے کو انکا حسین نے</p>
<p>۱۰۴          لولے عدو کا بے یا اسے جنگ ہی          اس وقت تو کچھ اور ہی چرکھا رنگ ہی</p>	<p>۱۰۵          سینے سے خون ل کے جو فارے بر گئے          بس دونوں ہاتھ کھلے کچھ پر رہ گئے</p>	<p>۱۰۶          لالے جو در پہ چیمہ کے خوشتر نظر پڑا          سب کنبہ خاطر کھلے اس نظر پڑا</p>
<p>۱۰۷          پانی تیرا جو بہت شکر کرتے ہیں          بونے میں تو اب کب شکر چاہتے ہیں          پانی تیرا جو بہت شکر کرتے ہیں          بونے میں تو اب کب شکر چاہتے ہیں</p>	<p>۱۰۸          اس شخص میں ت نودار ہو گئی          بڑی کالی کھیلے میں اور اس کا بیٹا          حسین بیگ احمد خاں ہو گئی          کے کر نظر اور اس کا بیٹا ہو گئی</p>	<p>۱۰۹          زمین بیکاری نقد غفار تیرے ہیں          پور شیدا احمد خاں تیرے ہیں          تلو کھلے کھیلے کرار تیرے ہیں          دھلا کھلے کھیلے کرار تیرے ہیں</p>
<p>۱۱۰          شیر بول و آب دہان نبی ملا          کیا کیا نہ انک بان سے دم شکی ملا</p>	<p>۱۱۱          اس شخص تفر سے کہ سبھا میں ہو گویں          اس دور دل شہر کہ پکار میں بد رکویں</p>	<p>۱۱۲          لوگو سواری اکبر نشان کی گاتی ہی          ادھو برات ہم سے پران کی گاتی ہی</p>
<p>۱۱۳          آدہ بڑی ہوئی فوج کئی          تنہا ایک تن اور اکون کے درو          ناگا پھر پادہ ہوئی شکی گلو          وہ وہ کھیلے گلے قتل میں جا پوسو</p>	<p>۱۱۴          یار اربانہ فائدہ زمین پر کیا          اور ما تہ سے بھی گیا تیرا کام          جلا کر کھیلے نام مبارک امام کا          جلا کر کھیلے نام مبارک امام کا</p>	<p>۱۱۵          زمین بیکاری نقد غفار تیرے ہیں          پور شیدا احمد خاں تیرے ہیں          تلو کھلے کھیلے کرار تیرے ہیں          دھلا کھلے کھیلے کرار تیرے ہیں</p>
<p>۱۱۶          دل سے کما عطش غلبہ ہی کیے ہوئے          دادی کمان میں ساغر کو تریے ہوئے</p>	<p>۱۱۷          دوڑے حسین کہتے کہ بڑھی کمان ملی          آئی نہ کہ عین جگر پر سان ملی</p>	<p>۱۱۸          اُنکی سنوں گلو رکھنا ہی کو ملی میں          لاشے کو گود میں لیے جیسی رہو ملی میں</p>

<p><b>تذکرہ</b>          بیٹے کا طرز پر دست نہ توانا          اس شکر کا جو یونہی امانا          دم توڑنے کے جو سپر دم نہ مانا          کراں ہوتی فتح علی کی پکارنا</p>	<p><b>تذکرہ</b>          اکبر کا اس بچ کو کہیں کھڑا          فصد سے بوسلادہ صاحب جلد را          بانو بکاری آئی ہیں فرزند اچلا          کیا بیوی کے کہ کسا ساتھ دوما</p>	<p><b>تذکرہ</b>          اسے گووانا کھٹے کیلے کھڑا          کیوں کانپ کانپ کر رہے شہر گویا          آری جی ملا بیٹوں کو اور دھڑک رہے گویا          ہفتہ ہوں کمان کھڑا تو پگیا</p>
<p>مسند بچھا کے شور کیا اُس نے آہ کا          لو او فریش کچھ چکا اکبر کے سیاہ کا</p>	<p>دا اللہ ہاتھ پاؤں مرے تو تھرتے ہیں          نچھو فریش آرہے ہیں اور اکبر لاتے ہیں</p>	<p>غش ہو گئے ہیں پیاس سے یا کون کر گئے          بیڑہ منض دیکھ کے بولے کہ مر گئے</p>
<p><b>تذکرہ</b>          سندھ طغی نے لاشہ اکبر شان را          پھیلا کے ان ٹھوس سے قلب بھرا را          بولے غمگنہ فغان میں کہو لاویا          پیر سائے سینہ زون کو شادیا</p>	<p><b>تذکرہ</b>          بانو کے اس بیٹے کو کہیں          لاشہ اپنے جلال کے کہیں          نواب اگر دیکھے پھلا لاشہ وہ غیب          یہ یقین ہی ہوا جو فریب</p>	<p><b>تذکرہ</b>          تھو تو غل تھا علی اکبر جوان          لاشہ ٹھلے لگے جانا جوان          لاشہ ٹھلے لگے شاہ شہیدان جوان          گھوڑے تیار کیا رائدوں کا روان</p>
<p>سر سے اتارا خود جناب امیر کا          ٹپکا کر سے کھولا رسول قدیر کا</p>	<p>قربان جاؤں کیا مجھ اشا کہتے ہو          برہمی نکالنے کے لیے یاد کرتے ہو</p>	<p>پرسائے او دیر جناب بتول کو          جلا دوزخ کرتا ہوسدھ رسول کو</p>
<p><b>تذکرہ</b>          جانے کے کجاں پشیم کہ گیا          چار آئینہ کو کھول کے چکر گویا          راوی تیرے ہر اب سے تو گیا          ہاتھوں سے پھر چکر گوشہ پر گیا</p>	<p><b>تذکرہ</b>          ناگاہ کیسے پڑا سر سے گیا          چکے سے بوسلادہ کجاں گویا          گمراہی میں ملانے کے دم لگ گیا          ناگہ سون آریوں کا ہاتھ لگ گیا</p>	<p></p>
<p>تیرے تھے زردہ نہ بدن سے اتر سکی          غش کھانے کے ٹپے نہ طبع سے ٹپ سکی</p>	<p>چلائی بانو صدقے گئی کیا ارادہ ہو          کیوں رو اب جگر میں مختار سے یاد ہو</p>	<p></p>

<p>۳۱ جنت نامک فتح عود مستقیم اور ندرج وقایح شاہ امام قاصد خلون کے لیے جو بظاہر کتوب شہر مردان کے لیے</p>	<p>۳۲ ان قرآن کا طہرین فتح میں کچھ نغمی اور کیا کچھ کو ۴۸۱ اور دیگر خلق کا پورا ہے میں طوق کے پوری کا</p>	<p>۳۳ صغیر اور چوبی کتب کے دیکھو اور کھاتا اور کوفہ کا امام حسین کی تحفہ اور میں آن گل میں کئی فصل</p>
<p>۳۴ تن پر زہر پڑے کہ شہر مشرقین کا کھا خطون میں حال شکست حسین کا</p>	<p>۳۵ شیر خدا کے شیر میں سب قتل گاہ میں اک شیر ہوا ایر ہمارے سپاہ میں</p>	<p>۳۶ یہ روئی اندون میں گرد دردمند میں سنستی ہوں ستہ شہر کے ان زدوں میں</p>
<p>۳۷ ان کے میں فتح کا خون تھا ۴۸۲ کے تھے کہ کا انبوہ کچھ علاقہ تھے کہ ابن علی اور شہر دراک جیسے شہر میں گزریے</p>	<p>۳۸ قاصد ملک لک ہو زمانہ مردان صغیر افریقہ صغیر شہر کی زبان تقدیر کا کھا اور اطلح صحیان</p>	<p>۳۹ انوں کے بندوں کا کھانہ ۴۸۳ کے تھے کہ شہر میں شہر تاریخ میں کہ کچھ ایک سوا واقعہ چوبی کہ شہر میں کا</p>
<p>۴۰ فاضل حسین ایک ساری تھکی میں نظر کے کا کھیت پر بگاڑا میں</p>	<p>۴۱ یہ نامہ اور فاطمہ بیار کے لیے یہ نسخہ اور طالب یدار کے لیے</p>	<p>۴۲ امت کو سیدوں کا ستانا پسند ہے آب فرات مالک کو تر پر بند ہے</p>
<p>۴۳ ۴۸۴ جہاں میں تو وہ ۴۸۵ ایک درہم میں کھانہ بجوڑ والے سوا شہر کا اور وقت صغیر کا قفارہ</p>	<p>۴۴ ۴۸۶ انہیں کا کھانہ ۴۸۷ بولتے تھے کہ ۴۸۸ بولتے تھے کہ ۴۸۹ بولتے تھے کہ</p>	<p>۴۵ ۴۹۰ ان کے لیے تیار ۴۹۱ اپنے کوئی سوار ۴۹۲ عذرا نام شاہ میں ۴۹۳ پانچ سی</p>
<p>۴۶ بیٹوں کو لوٹا جا رکھے دن ستام تک چھوڑا کسی کے پاس زبرد کا نام تک</p>	<p>۴۷ ۴۹۴ دن بھر تو پوچھ پوچھ کے ۴۹۵ پھر آگے گھڑیں بے</p>	<p>۴۸ ۴۹۶ کوئی نے نہ حال شہر مشرقین کو ۴۹۷ جس طرح جاہلین کج کر</p>

<p>۱۰۱ صغرا کو فخر تھی شام پر جا کر سو اسے بین اردو نامہ آنے کی کسی چارٹ ہوئی جو بولی بھین اسی سے پہلو ہو کر</p>	<p>۱۰۲ منبر نامہ برہو ابرہہ سلام عم اردو عرض کی سے کھینک پانچ بچہ نیک وہ جو تو نہیں کھینے ہم وہ بولے بھڑو وقت تیرے کوا جو ہم</p>	<p>۱۰۳ وہ بولے کیے جا کر پہلے کیا تیرا کنی نہیں نہیں شہر کے سوا اللہ بیابا بھی کبکہ وہ نہیں شہر اردو ہوا سیرا نامہ نور تھا جان مصطفیٰ</p>
<p>آیا ہونا سر بروئی تکلیف کیجئے میرے مسافروں کی خبر پوچھ لیجئے</p>	<p>صغرا جو جھضیفہ کی بیمار پوتی ہے وہ تو زیادہ جھکے بھی ہر وقت ہوتی ہے</p>	<p>امید ہا تو ہی یہ جھنق کی ذات سے باؤن کھن میں دلبر زہرا کے ہاتھ سے</p>
<p>۱۰۴ کھینکے کھڑے ہوئے دم کی مبتلا مذکورہ کو بنا پونے پندرہ ڈھل دا جہنم میں گت ہے تو وہ کھینکے کی کیا میرا بڑا بڑا قصاص کا جا جا</p>	<p>۱۰۵ کاھندے نے دل میں کہا اور کیا اسکو فقہ حقیق کی ترقت میں ہو گیا کیوں کہ سو گئی تیری اکھ بھولا دیکھا نہ ان میں شاہ کر گیا</p>	<p>۱۰۶ قاصد دل میں آکر جو عجب اسکو کھنکے شاہ کے اوتوں طلب وہ آ کر کھینکے کو رو کر بلا میں اب دیکھ کر کیا خفا اب کروا کشتے قب</p>
<p>باقی نہیں با رہو کوئی خاص عام میں سب جمع میں چند غیر الانام میں</p>	<p>پھر وارہیج لکے وہ برود آہ کی ترتولی کھیر: مع رسالت پناہ کی</p>	<p>عباس کو حسین نے ممتاز کر دیا دیکر علم نبی کا سراسر اتر کر دیا</p>
<p>۱۰۷ سچ میں نہیں ہے سب کو یکبار تعلیم کو کھڑے ہوئے سب کو یکبار منبر: جا بے جا قاصد جان از بولہ کوئی کہ فیضیہ نر کو از</p>	<p>۱۰۸ ام اللہ میں پوچھا کہ ہے تو کیا اس آہ درد ناک دل کی کیا کی عرق شہر کے جو ہوا تھا سو ہوا صغرا بولے کہ میں تو جہنم کی آیتا</p>	<p>۱۰۹ العم اللہ میں کاپرتی کہ میں تو کیا اسان کھینکے پوچھے تو کیا ہے غلام عزت جہاں میں اس سلامت میں غلام میں کھینکے کوئی ہون تو تو کچھ کلام</p>
<p>سب نے کہا یہ زوجہ شیر الہ ہے عصمت یہ اسکی خالق اکبر گواہ ہے</p>	<p>اب لہو کھڑے میرا کلمت زبان کو ہے احوال جکا پوچھے بندہ بیان کرے</p>	<p>شہد فز دیدہ زہرا کا حال کہ مطلبہ کبھی کبھی غلاموں میں تھا کا حال کہ</p>

<p>۱۹          وہ بولیں ان میں سے جو غلطی پر جا          قاصد نے چاہا کہ وہ اس کا گونہ نہ          چاہا اور اسے قاصد نے نہیں مانا</p>	<p>۲۰          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۱          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>
<p>۲۲          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۳          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۴          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>
<p>۲۵          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۶          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۷          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>
<p>۲۸          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۲۹          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۳۰          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>
<p>۳۱          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۳۲          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>	<p>۳۳          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے          اس شب کو وہ چلے گئے اور اسے</p>

<p>۱۳۷ فاصلہ کا ارجح اور بھلا اور بھلا عباس سنانو کا وفا اور سن لو قرآن مجید کے بخت و سدا کی کج کو بابا کا مرگیا روشن کا دین و</p>	<p>۱۳۸ صن بن جانی ہر کلمہ شکر پھر سے نغیر گا دین میں کلمہ شکر سنان کی سکینہ کی قاری سے فقار حضرت کے باؤن کیسے لیا از کجا زار</p>	<p>۱۳۹ گا گا غافلہ درجی سے یہ اٹھا صفر ارضی کی ہی تھا تو جو عسا ساتھ آگے اس کے کلمے ستر سہا گر داد کج کتی کتی ہی ہوا راجھا</p>
<p>خدمت تو اک طرف کو امام مدینہ کی غزت کجھ کے مشک اٹھائی سکینہ کی</p>	<p>دریا میں جا کے پاس سوچ و فقہ کیا نہیں لیکن تمھارے لال نے پانی پی نہیں</p>	<p>ہر چند ہاتھوں ہاتھ اُسے لوگ لاتے ہیں پر ہر قدم پھنفت سپر ہم غش تے ہیں</p>
<p>۱۴۰ جان بقیہ یاسون کا سونکنا لاشار کا بھاتا اکر لی بی کیفیت اور از شخ عبی لاش کھینکے کی پونہات عباس کی داف سے کجھ دھڑکی پونہات</p>	<p>۱۴۱ دوہلی کو تو بانی نہیں کی دو کیا ہنٹے کا کتیتہ سے دعدہ کی کھلیا تیرے بغیر اپنی نہیں بیٹے کا بچا دانتوں کی شاک سے پونہات کی ہوا</p>	<p>۱۴۲ کج کج کا تو غفرانے ہی فاصلہ تیار س ازون پر ہر کلمہ رو کر دوہرا نقل ہوا کتیرے کج ان کج کج پھیا تیرے ہی پونہات</p>
<p>منظور ہوتا گر شہ عالی جناب کو لا شابھی اٹھا تھا ستا اگر کاب کو</p>	<p>دہان سے تو وہ پکار سے کہ لو اب ہماری بیان سے حسین بولے کہ ٹوٹی کمری</p>	<p>غافل سر حسین نہیں تیرے حیاں سے جاری ہی ہاے فاطمہ صفر از بان سے</p>
<p>۱۴۳ عباس کی وفا کا مفصل نہیں بیان تیرے اٹھنے میں جانی بقیہ جو جوان بجراک کے ایک کو یا نذر شہزادان اتر میں جھانکوں کے راز کو کج کج</p>	<p>۱۴۴ ام اسبتین جبر مفصل نہیں کیا سکھنے سے کج کج کو کج کج کیا بولن اٹھا کے ہاتھوں کو عباس جاب رفیق میں بیخ شہزادان پونہات سے</p>	<p>۱۴۵ شک میں کج کج کے دو جانا تو جان رہی کو کج کج کو کج کج کو کج کج اب عرض کر حسین سے کو کج کج کج کج کج میں حضور میں کج کج کج</p>
<p>رونے میں تھا یہ خون تری نور عین کو ایسا بنا کہ شرم کچھ آئے حسین کو</p>	<p>تم پیاسے مر گئے تو مری آبرو ہوئی تم خون میں نہائے یہ مان سرخرد ہوئی</p>	<p>ہر اک سے عرض حال میں پاشاہ غیب سے تیرا غلام طالب تاسید غیب ہے</p>

<p><b>۱۰۱</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          عاشق بیجان بسبب خلقت کج          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۲</b>          اردناو کونین بن سارمان بن زویلو          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۳</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>
<p>بے گور کفن خاک پر لاش شہر دین ہے          چہلم ملک بفاطمہ بھی سوگ نشین ہے</p>	<p>وہ دیکھنے لگتی ہو جو مادری طون کو          مانج کبیر کے رو دیتی ہو دفتر کی طون کو</p>	<p>کیون سلسلہ نام پیشتر زمین ہے          کیا پاؤن میں سجاد کے بزخیر زمین ہے</p>
<p><b>۱۰۴</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۵</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۶</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>
<p>محتاج کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          ہر سگ سے جاری آہوں کی درونیں ہوتی</p>	<p>کیون چاروں طرف صوم بندہ و کاجا          کیا لاش ہوئی دفن شہر ارض ماما کی</p>	<p>جب اپنی تہی کی خبر باہنگی صغرا          کیون صفحہ غش ہوگی کہ جاہلی صغرا</p>
<p><b>۱۰۷</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۸</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>	<p><b>۱۰۹</b>          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا</p>
<p>ارستے میں کونین بن سارمان بن زویلو و کاجا          پہننے ہوئے بزخیر جلیے جاتے ہیں عابد</p>	<p>عرصہ ہوا بھی دفن شہنشاہ دن میں          پارو اہیں عابد زمین آگے ہیں طن میں</p>	<p>بیمار سے کہتے نہیں مرنے کی خبر کو          صغرا نے سنا واقعہ قتل پدر کو</p>

<p>۱۰۱          ایک کتا بولتا ہوں اور مال کا شکر          کرتے ہیں یعنی اپنے رب سے بڑا نہیں ہے          جب قید ہے جو کچھ ہے وہ سب سب کا ہے          پھر ان کے قتل میں کیا کام چاہتا ہے</p>	<p>۱۰۲          اتنی وہ خلاق جس نے یہی فرمایا          وہ اس کوئی اور بنا جو کوئی نام کے اور پر          اس کا کہ یہاں کوئی اور کوئی کھلے          کھلے ہوئے اور تو زمین سے کھلے</p>	<p>۱۰۳          یہ ایک عجیب و غریب عالم ہے          یہ زمین میں یا زمین سے یا زمین سے          گھر آتا ہے دل سے زمین سے کچھ ہوا          خالق کے عبادت پر ہر کام ہوا</p>
<p>۱۰۴          جنگل میں تہ خاک بہتر کو سلاکے          شرب کو چلے اہل علم سیر خدا کے</p>	<p>۱۰۵          ام سلمہ خاک پہ بیہوش پڑی ہے          دروازے پر صغیر ابھی عصا اٹھائے کھڑی ہے</p>	<p>۱۰۶          راضی ہوں میں حوالہ مرا غیر ہو یارب          لیکن مرے پر یہ سیون کی غیر ہو یارب</p>
<p>۱۰۷          اس حال میں کہ جتنی باتیں          یہاں ہیں کہ کوئی اور کافر نہیں ہے          یہاں میں کوئی اور کافر نہیں ہے          یہاں میں کوئی اور کافر نہیں ہے</p>	<p>۱۰۸          ایک ایک کھانسی کو کھنکھاتا ہے          کتنی آواز اس کو کہ کھنکھاتا ہے          کون آیا جو کھنکھاتا ہے</p>	<p>۱۰۹          وہاں وہ جہنم کا ہے          وہاں وہ جہنم کا ہے          وہاں وہ جہنم کا ہے</p>
<p>۱۱۰          سرنگ وہ سب قافلہ آل نبی ہے          فریاد میں ہنند جس وح علی ہے</p>	<p>۱۱۱          گھر کس کا ساقی ہو اکون بیہ بین          جو خاک سی رتی ہو ہر اک کھت من بین</p>	<p>۱۱۲          ہوتا ہے جو صد منزل غمناک کے سپر          دستار گرا دیتا ہے وہ خاک کے اوپر</p>
<p>۱۱۳          عکلا قافلہ ہے جو اپنے حوالہ          غم ہو وح و محل میں شاہ چین          اب اسے ہون سب آل نبی سران          جانے تو وہ جان چلی دلتے کیان</p>	<p>۱۱۴          وہ کون تھا جو کون کون          یہ تیری ہون سب جہاں          سب دیکھتے ہیں کون کون</p>	<p>۱۱۵          ایک ایک کھنکھاتا ہے          ایک ایک کھنکھاتا ہے          ایک ایک کھنکھاتا ہے</p>
<p>۱۱۶          یہ قافلہ کیوں میں ناچار نہ ہوے          شہر تہا جب قافلہ سالار نہ ہوے</p>	<p>۱۱۷          کتے ہیں کہ صد خاتمین با تو نے کیا ہے          وہ کتنی با با مر کو خد کو کیا ہے</p>	<p>۱۱۸          کتا ہے کوئی مال غریب کو کھلے میں          کتا ہے کوئی باغ فرست دہ چلے میں</p>

<p><b>ع</b>          دو دنوں میں جا کر قبا میں مقیم ہوئے          حیدر علی نے تہہ پہن فاطمہ کو لے کر          فریاد کیا کہ میں نے اپنے شوهر کو          چھوڑ دیا ہے</p>	<p><b>ع</b>          ہر روز فاطمہ خانہ ناز و ناری          فرمایا کرتی تھی کہ وہ آئی سواری          ننگے شتر بان و کالی جھاری          اور اس میں بیٹے بوقت انگوٹھی لگا کر</p>	<p><b>ع</b>          منکر کو تپ سا دھواش ہو کر          بن گیا کیونکہ اس نے کوہ پور میں          تم کا شوہر کو فرعون کے لیے کینے کی فریاد          منکر نے کہا کہ جان نہیں انہی کو پوری</p>
<p><b>ع</b>          ہر کو یہ میں یوں فاطمہ کو دیکھا ہے          گو یا کہ نہیں آج کے دن قتل ہوا ہے</p>	<p>دہنے کو عملی تقاضے ہوئے اپنے جگر کو          اور بائیں طرف فاطمہ کھولے ہوئے ہے کہ</p>	<p>کیا فائدہ اس جو کھڑے اشک بیاہن          نام اپنے سفر کی جیلو خیر سنا نہیں</p>
<p><b>ع</b>          جو چٹھل کلا اور فرزند کے اندر          روتی ہوئی ہے دیکھتے ہیں کیا          اور فاطمہ کو کہہ رہے ہیں کہ          چاہے یہ میری ہرگز نہ بندھے</p>	<p><b>ع</b>          سلطان کو اپنے فرزند کی فریاد          انہوں نے سنا اور فرزند کو          نظر میں لیا اس وقت کہ وہ          سو رہے تھے اور فرزند نے حلالہ کو دیکھا</p>	<p><b>ع</b>          سلطان نے کہا اور دھواش سے توروں          کیوں کہ میں نے اپنے شوہر کی فریاد          یہ جان کر کیا ہے مجھے کہ تپا دوں          ہاتھ کر صدر پر جو عجب فریاد</p>
<p>بتلائے مجھے جلد کہ بتیاب جگر ہو          اس فاطمہ کے ساتھ محمد کا پسرو</p>	<p>پتیا تھانہ یا بی عم سلطان عرب          اور اپنے شکم ایک تصافا تو کھیلے سب</p>	<p>گھر کا ماری جان پہل جاتی ہونانی          بابا کے لہو کی مجھے ہو آتی ہونانی</p>
<p><b>ع</b>          وہاں پہنچے تھے تہہ پہن فاطمہ          چاہتے تھے کہ اس کو دیکھ لیا          نہ نہیں یہ بتا کر اس کو اتارنی</p>	<p><b>ع</b>          ہاں وہاں شوکر منکر کو لگا          اس کا چہرہ میں زاریش میں          اس کا چہرہ میں زاریش میں          اس کا چہرہ میں زاریش میں</p>	<p><b>ع</b>          اس کا چہرہ میں زاریش میں          اس کا چہرہ میں زاریش میں          اس کا چہرہ میں زاریش میں</p>
<p>یہ حال نہ تو پوچھ کر دل میرا فرین ہے          اک شیخ علم تو ہے یہ عباس نہیں ہے</p>	<p>دو چار قدم فاطمہ اہل عزا ہے          اور زینتی مٹا گھوڑا بھی تیرا دیکھا ہے</p>	<p>خوبیاد کہ بے وارثی ہوا ہی ہو زینت ہے          پشیر سے مان جانے کو کھو آئی ہو زینت</p>

<p>۱۲۸          مین ہون کہ اس کا بیچ بچا ہو          مین ہون کہ اس کا بیچ بچا ہو          مین ہون کہ اس کا بیچ بچا ہو          مین ہون کہ اس کا بیچ بچا ہو</p>	<p>۱۲۹          کشت کسے سزا کی گئی گفارا          باک نظر کیا نہ نظر کا ہوا          سب اس کی طرف دیکھ گیا بیکار          غور سے زور زبان کمان ڈالوا</p>	<p>۱۳۰          تیرے ہونے سے تیری زندگی بچا          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>
<p>۱۲۹          بجرم و خطا سورد آتقدیر ہوئی ہون          بازاروں میں دھڑ دھڑ نہیں ہوئی ہون</p>	<p>۱۳۱          بہات یہ ترون سے جفا جامہ ہو کسا          یہ عرفی چون زمین یہ عامہ ہو کسا</p>	<p>۱۳۰          خالی ہو رہا کہجرہ تو دیر ان کمان ہے          اکبر کمان فاسم کمان عباس کمان ہے</p>
<p>۱۳۰          عورت تیرے ہونے سے تیری زندگی بچا          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>	<p>۱۳۲          وہ قافلہ زلف میں کچھ سچو کیا          رفا کو تو زور مل سوا نہ سچو کیا          اس تر کو رو رو کے یہ زینے سچو کیا          نابا بھیرے کچھ بیویوں نے سچو کیا</p>	<p>۱۳۱          عورت تیرے ہونے سے تیری زندگی بچا          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>
<p>۱۳۱          پردہ نہ ہلتی تھی چہرے سے چلی تھی          آنکھ کے لئے شکل حسین ان تھی</p>	<p>۱۳۳          کیا ظلم ہوئے ابدہ منشاہ زمن کے          اتکسین کہ بازو دن میں نل روکے</p>	<p>۱۳۲          کم ہوگا کبھی عم بر حسین میں علی کا          اب سوگ اہ تر ایسے ناموس نبی کا</p>
<p>۱۳۲          تیری زندگی بچا ہو تیرے ہونے سے          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>	<p>۱۳۴          غیب سے سارا دفتر کین شریف ہو          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>	<p>۱۳۳          تیری زندگی بچا ہو تیرے ہونے سے          گھر کے گلے کے دم اور بیکار          نہایت کمان دیکھ کر اس کی گفارا</p>
<p>۱۳۳          سب کہہ تھے کہ موم کا گانا گایا ہے          موم سوا اس کے وہ میرا ہی ہے</p>	<p>۱۳۵          وہ بولی کہ اب وہ نے دیکھ گیا مینی          رو رو کے یہ میں کمانی کو مٹا گیا</p>	<p>۱۳۴          جان اکبر وہ سفر کے لیے کھوتی ہو بانو          سٹھ ڈھانکے بیویوں کے لیے وہی چراہ</p>

<p>۳۲ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۱ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۰ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>
<p>روقی ہوئی سب میان ہر کے خلف کو سزے کے جلدیں تین بیس کی ہات کو</p>	<p>بیسے بھی ہو با نو کے دارش بھی ہوا ہے پیلے اسے پوشاک پنھا تو بجا ہے</p>	<p>کچھ کام عجم سے نہ غرض بلکہ عرب سے دنیا میں سب بترک ملاقات ہے</p>
<p>۳۳ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۲ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۱ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>
<p>وہ بولی کہ طوس کی اب کسکو ہوں ہے کالی کفنی زینت معوم کو بس ہے</p>	<p>کچھ غدر نہ کرنا کہ نہایت ہیں عمر ہو ایک سر کے جوان سر کی بی بی کو قسم ہو</p>	<p>اکبر کو کمان ہونڈھوں کمان کچھ کارون اک سال نہ دو سال بھی سوگ آمار دن</p>
<p>۳۴ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۳ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>	<p>۳۲ اس کو بھی غافل نہ ہو گیا ایک ایک کیوں نہیں آہ نکلیا اور شہیدوں کا وہ پودہ درویشوں کا</p>
<p>حسرت ہو کہ جب خاک پیو نہ میں ہو بھیسا یہی کالی کفنی میرا کفن ہو</p>	<p>مگر دروالی رہا محتاج کفن کو حاشا شہداء روئی میں پوشاک میں کو</p>	<p>کیوں گ میں گئے نہ ہوں وہ وہ فغان میں جس کا دموم ہوئے نہ چلم ہوجان میں</p>

<p>۱۱۱          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۲          باد کو دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۳          باد کو دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>
<p>اور کھجک جو پھولوں میں دیا سونکی مان ہے          پورہ ہوں گے مہوہ شاہ و جہان ہوں</p>	<p>بانو مہی ندر اسپہ وہ بانو پند خداحقی          کیا مہوہ عباس علی اہل وفا مہی</p>	<p>پاس ادب بانو نے پشیر سے ہٹ کر          رونے لگی وہ بانو کے بانو کے لپٹ کر</p>
<p>۱۱۴          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۵          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۶          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>
<p>۱۱۷          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۸          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۱۹          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>
<p>۱۲۰          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۲۱          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>	<p>۱۲۲          کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون سے طرف سے          باد چلے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے          بار پڑے گا اور کون سے طرف سے</p>
<p>کیر لے بھی تمہارا تھام پھر بھائی          ہم پشیر رہے کھڑے ہائی ہر دو ہائی</p>	<p>جو وقت کہ بانو شہ ابرار کو روٹی          یہ مٹھ کے پلو میں علمدار کو روٹی</p>	<p>تبدیل نہ رخت بدن ہو گیا میرا          یہ سوگ کا گلبوس کفن ہو گیا میرا</p>

<p>۵۵          چھو بیوں سب زکوٰۃ پانچ نیاں          اس قدر تیری حق کی وہاں          زینب کے حق میں پانچ کوران          زینب کے بعد وہ بھی بھائی</p>	<p>۵۶          دل تلمسکے پورے نصیحتا کہ جانکاہ          کیا پشیمے اور الخ زینب کے گاہ          جس سب سے بھائی کے حق میں          میں تیری شکر کرتے ہر وقت شاہ</p>	<p>۵۷          ان سے بھی تو بگ بگ کیا جاوے          فرزند کے نام میں وہ مشغول جاوے          کان لکھی چشم سے اعلیٰ فرام          خیر بے بین کیا جو تو سر کھلا جاوے</p>
<p>۵۸          حاشا میں نہیں بلایے پشاک بدن ہوں          اے صاحبو تاج کفن کی میں بن ہوں</p>	<p>۵۹          ہر ہر کا کلیجہ ہر شمشیر اجل تھا          جانے کا نہ موقع نہ جانے کا محل تھا</p>	<p>۶۰          اس وقت کہاں ظلم نہ ہر اکو میں پاؤں          جو سوگ کو خاتون ہر یکے بڑھاؤں</p>
<p>۶۱          رعب کا وہ بلیوں سے ایشیہ جاوے          اس کے سب سے زبیدہ سے ایشیہ جاوے          بازو میں زینب کے شان کی کا لیا          ارب پستین سے ہر کر باندھو لیا</p>	<p>۶۲          کاشکے خانہ خیمہ شہر ہونے          ہر ہر کے سنگا لے بھی مری چادر          زینب کی ازل پست سے ہر ہر کا          کتا قاتلانہ ہر کمان دھرتے جاوے</p>	<p>۶۳          پھر تو قدر ہے کہ میں سنان پیر          اور سنان کی کیا قدر معلوم          زینب جو کان پہنچے تو ہر ہر سے          ہر ہر سے بیکاری صدرا کی ہر ہر سے</p>
<p>۶۴          خوش ہو گئی صد مہ ہوا اسد جہ جگر پر          اک ہاتھ رکھا دل پر دراک دیدہ تر پر</p>	<p>۶۵          کیا پوجتے ہوسانے زینب کے بڑے ہیں          سوراخ پر سب بیرون کو کو کچھ ہوں</p>	<p>۶۶          زینب نے کہا دیکھو تعلق نہرت بھی کہا          مرقہ میں بھی ماتم ہر حسین بن علی کا</p>
<p>۶۷          چھوٹوں کو آتا تو کچھ پتھر اور          اور مری زاد سی ہم کیا ہوا پتھر          سوراخ کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر          زینب کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر</p>	<p>۶۸          ام سلمہ نے زینب کے گریہ          کیوں نہ تھا ایسا باندھو زینب          کہ پتھر کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر          اور صاحبو پتھر آتا ہر ہر کے پتھر</p>	<p>۶۹          پتھر پتھر کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر          بن کی کوئی حال ہر ہر کے پتھر          زینب کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر          سب کو زینب کے پتھر میں تو ہر ہر کے پتھر</p>
<p>۷۰          حال کما تھا جلد مری جان خیر ہے          زینب کے کما لے کا سفد در نہیں ہے</p>	<p>۷۱          بیٹھے ہوئے یوں گو میں ہاتھ نکلو تو تم          اب فاطمہ کی قبر پر ہر ہر سے کو جلدو تم</p>	<p>۷۲          تنہا ہوں میں اب دئے کو یا س اپنے بلاو          امان میں بندھا ہوں میں تم خبا کو بندھاو</p>

<p><b>دفعہ</b>          روکے تو تیری مویں اگلے ہوں          ان کو تیرے میں کرب بلائی          قہ میں کرب کشتہ میں ہر کسے نہ لائی          کچھ سوئے بھلنے سے قاتل نہیں جانے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اہل آل تیرے زندہ ہو چکے          تاش تیرے نیا دہم سے کرب          اللہ رب بق سے کبہ واسطہ اول تو          یا بچھو اول عز کی ہو بلارو</p>	<p><b>دفعہ</b>          تھے میں کرب کشتہ میں کرب          تیرے تیرے ہوسنے کشتہ کرب          روئے کے لیے قاطع میں لائق آئی          مظلوم کی لائق کشتہ کرب</p>
<p>بوجھو تو کرب بھانجے کب یاد کرو گے          اکبر کی ملاقات سے کب شاد کرو گے</p>	<p>ما جو ہمیشہ ہوں غم سبب تیری میں          ہر دم یہ رہیں سایہ دامن علی بین</p>	<p>زینب تھی نہ بانو تھی نہ سجاد خیر تھا          اس لاش یہ روئے کے لیے کوئی نہیں تھا</p>
<p><b>دفعہ</b>          کرب کی صد آئی کہ زینب باجا          کرب میں کشتہ کرب تار دہی زینب          بارگاہ تیرے کرب کرب کرب          تیرے حضور اسے چاہی کرب کرب</p>	<p><b>دفعہ</b>          جمع ریشہ والہ شہر کرب          اور اپنی بھی ریشہ ہا          بنائے اور کشتہ کرب کرب          است کو تیرے کرب کرب کرب</p>	<p><b>دفعہ</b>          اہل کشتہ میں تیرے کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          اور کشتہ کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب</p>
<p>کچھ یہ وہی جبر کرب دل سطر کرب          مان غش میں اور گو دین کرب کرب</p>	<p>جب شمر نے عاصیہ بہ تب یاد کرب          کرب کرب ہوئے کرب کرب کرب</p>	<p>یہ دست تم کا اٹھا میرے پس پور          یہ تیغ ہوئی کرب کرب کرب</p>
<p><b>دفعہ</b>          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب</p>	<p><b>دفعہ</b>          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب</p>	<p><b>دفعہ</b>          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب          کرب کرب کرب کرب کرب</p>
<p>نئے طبعی ہر خلد میں سوئی ہے تو ہر          بس سطر کرب کرب کرب کرب</p>	<p>حاصل نے کلا سید لو لاک کا کا          اک تیغ سے سر کرب کرب</p>	<p>سجدہ ہی چہ کرب کرب کرب          یا مان کو کرب کرب کرب</p>

<p>۱۱          اور وقت بلا لگا اسے قاتل نہ کر          تیرا تو نہیں لاد لایا میرا شہر          منستی ہوں کہ قاتل کیسے پتہ          قاتل کی تو تصویر مجھ سے لے</p>	<p>۱۲          بڑا نام اچھا رہ بس کا جو داتا          اور وقت میرے دل کا کیا حال تھا          زینت جو نکال توں کس کا کیا تھا          تیرا بھی کسی نہ تھے کہ بڑا دیا تھا</p>	<p>۱۳          کیوں تیرا تیری اسکا تو داتا          نقل کی تیرے میدان قاتل تو داتا          ایک آگہی جب تیرا ہوا کہ لورا          اسے تیرے کسی خاک پر داتا</p>
<p>۱۴          کیا وجہ جو خیر نہ ملا شک گلے سے          سر اسکا تو سر کا نہیں خیر کے گلے سے</p>	<p>۱۵          منطوق نے کیا منہ سے کہا ہاتھوں کو ملکر          جب ہاتھوں پہ ہنسی ہو ادودھ گلے</p>	<p>۱۶          ہا کہ ہو علی اکبر جو شہدین نے کہا تھا          اور فاطمہ میدان بلا کا پ گیا تھا</p>
<p>۱۷          پتہ لگا جانے دن سے فوج تیری آدم          سختی تو نکال نہیں جیسے کا کج آدم          صبر کی اسے تربت دیار تیری آدم          تکی تو نہیں نکھڑو نہ جان عالم</p>	<p>۱۸          اور وقت بڑا کہ میرے پتے لگا لیا          کس طرح سے اللہ شوق میں خیر کو لایا          کیوں تھا سلسلے خیر کا رقد نہ لایا          کیا قابل غصہ نہیں توں اتھ نہ لایا</p>	<p>۱۹          ادا بڑا ہو جو ہوا زار لہ لہ آدم          جسے غیش میں چرخا سہ تیرے پتے لگا          بس کا کسے شوق میں غصے سے لگا          زینت بھی نکال تھی میرے پتے لگا</p>
<p>۲۰          اور دشت میری قبر جو تھرائی یہ کیا تھا          کیا کوئی میرے رطل کے سینہ پہ چڑھا تھا</p>	<p>۲۱          باپ اسکا تو کوئین کی امداد کو پہنچا          یاں کوئی نہ شیر کی فریاد کو پہنچا</p>	<p>۲۲          اسن رستہ رد کردہ برادر سے ملی تھی          جو ساری زمین شمشادت کی ملی تھی</p>
<p>۲۳          آج تھی نہ بالین نہ فوج تیرا          کس طرح شیریں تھی نہ کھون کر لیا          منظر شوق سران تھا کہ نہ لیا          برس بیکر افان تو داتا اس فراموش</p>	<p>۲۴          جنت شادت سے نہ پہنچا تھی          آواز تیرے کی زمین سے ہونے لیا          اسی کا لڑھکیا تو بھی ہو مال لیا          چہرنا تھا سو ہو گیا بگڑا لڑھکیا</p>	<p>۲۵          اسکا بڑا غلو نہ لیا کوئی نہ لیا          خیر چھی چھاپا تھی نہ لپ نہ لیا          اسبا کیا کہ ادرسی ہو گا نہ لیا          بیٹش ہو تو لایا ہو چہر تو لیا</p>
<p>۲۶          صد شکر کہ محنت تو لگی میری ٹھکانے          وعدہ تو کیا بخش امت کا خدا نے</p>	<p>۲۷          کیا کیا نہ المرہبان تیرے دلا د کو پہنچا          فریاد کو پہنچا کہ کوئی وا د کو پہنچا</p>	<p>۲۸          گھر کو رہہ جو میں ماشا کے ٹوسے ہیں          اور دانا کی امت کو بھی بخشا کے ہیں</p>

<p><b>۱۱۰</b>          رن بنو تویان تکی علی مال شاپور          اور شکر کبیر سے یہ کتاب تھا اگر کبار          اسے اپنے کبھی پوچھا تھا اور کبھی نہ پوچھا</p>	<p><b>۱۱۱</b>          لفظ علی غریب صوبے کے شہیدان          نظر و زور کی لاشوں پر کیا جانے والا          سر کا شایع اور بدن کو طبعی ان          وہ لاشے حقیقتاً یہ ہیں جو شہیدان</p>	<p><b>۱۱۲</b>          اصغر کا کیا اور ملنے کے شلو کا          ہونٹاں کے کبھی پوچھی ہیں لاشوں کا          دکھا لے شلو کے کو یا کیل ایک بولا          کچھ کام کیا میرا شلو کا نہیں ملتا</p>
<p><b>۱۱۳</b>          کتا تھا کہ دیکھو میری شیر دودم کو          اس تیغ سے کاٹا میرا سر شاہ ام کو          کفار نے چھوڑا نہ عبا کو نہ قبا کو          لاشوں پر ڈرھاتی تھی بول نہیں ہا کو</p>	<p><b>۱۱۴</b>          اور لاش شہید پر تیغ کھینچ کر          سب بی طرفت چھینتی تھے اور تیغ ہلا          تھا تیغ سے مرنے کے پھر ان کو ان کو مار          لیوں ان کے خفیہ تھا ایک ایک سر کا</p>	<p><b>۱۱۵</b>          پھر لاش ہونٹوں کو کھینچ کر لایا          لاش کا یا وقت تھا ان میں لایا          سر کھینچ کر اس صوم کا نہ پوچھا          نہ اگر اور لاش شہیدان کو رد لایا</p>
<p>رخت بدن سب پیر پیر کو اتارو          پھر زینت و گلشوم کی چادر کو اتارو</p>	<p>لیتا تھا زہ کوئی کوئی تیغ دوسرو کو          اک کھولتا تھا لاش کے شانے سے سر کو</p>	<p>بے سرو ہوا اصغر نے شیر کا لاشہ          پھرانے لگا اکبر و شیر کا لاشہ</p>
<p><b>۱۱۶</b>          اس قدر بیعت کئے لگا لاش          شہر کی بو شاک جھلا اور شہر کی بو          ہوا ہے وہ جو سیدہ ہوا اور کبیر کو کبیر          وہ دلا اور جس طرح جنیلا اور قمر</p>	<p><b>۱۱۷</b>          اور جنوں نے لاش کا کونہ نہ بولا          اور جنوں نے لاش کو زینہ سے پیرا          اور ظالموں نے دفر می لاش کو زینہ سے          یہ جاو سب اسباب کھولنے سے کیا</p>	<p><b>۱۱۸</b>          عاں شکر لاشے پر جو کبیر ہوا          اس کے سر پر وہ کبیریت ہون لاش          لکھنے کے رکھا قاتل بیان زائل ہوا          عاں کے وہ بھی کبیر ہوا اور وہ کبیر</p>
<p>گیا جانو تم اس سخت کمن کو کہہ کیا ہے          بیٹے کے لیے آپ دوزہر انے سیاہی</p>	<p>امت کے لیے آج تو کٹھوا یا ہوسرو          نجشاکے گندگاروں کو کھو لو نکا کو</p>	<p>بولا کوئی سرکات لو دہشت تعین کیا ہے          یہ بجائی ہو مظلوم کا راضی برضا ہی</p>

<p><b>دفعہ</b>          اور دست بوند سے کرم کو بھی چھوڑا          مگر کاش کے عباس کا ہونے پر چھوڑا          اور دست بوند سے کرم کو بھی چھوڑا          مگر کاش کے عباس کا ہونے پر چھوڑا</p>	<p><b>دفعہ</b>          حیرت عکلا خون کا لہکا ہوا          آئے پیر حسد کے آگے وہ بد اختر          کہنے لگے سو جو زمین اس باجلی ہونے          زمین نغین کی پیر حسد فرستے</p>	<p><b>دفعہ</b>          اور گو زمین میں چھوڑا کسی عنوان          اور زمین میں چھوڑا کسی عنوان          اور گو زمین میں چھوڑا کسی عنوان          اور زمین میں چھوڑا کسی عنوان</p>
<p>پروا ہری اُلفت پسر شہر ہلاکی          وہ مشک سکینے نہ کلچر سے جدا کی</p>	<p>بہر بولا کہ اے یادو میں ہی ہر جفا کے          اب لاشہ بھی یا مال کرو تم شہد کے</p>	<p>یا مال عدو کرتے ہیں شاہ شہد اکو          تو بھیجے ان ظالموں پر تو بلا کو</p>
<p><b>دفعہ</b>          کہتے تھے اور افراتفرات کھڑے ہیں          کہتے تھے اور افراتفرات کھڑے ہیں          کہتے تھے اور افراتفرات کھڑے ہیں          کہتے تھے اور افراتفرات کھڑے ہیں</p>	<p><b>دفعہ</b>          بلال شون کی بالی اچھا تو کیا          ہو چکی تھی تو ہر شخص میں بھی ابار          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p><b>دفعہ</b>          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان</p>
<p>ہرے کو بھی لنگنے کو بھی جو رس کو بھی          کو زمین پہونچ کر کسی محتاج دوں گا</p>	<p>تم بھائی کے سر کھنٹے سے کیا غنیمت کی ہو          اب ہوتے ہیں یا بال حسین اٹھ کر ہی ہو</p>	<p>غل تھا جلال آیا رہی کو علی کی          اب تم تھا آئے گا امت یہ نبی کی</p>
<p><b>دفعہ</b>          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان</p>	<p><b>دفعہ</b>          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان</p>	<p><b>دفعہ</b>          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان          اور کاش کے کسی باجلی عنوان</p>
<p>ہر وقت کیا کر اگر کوئی زیارت          اس سر کی زیارت ہو چھوڑ کر زیارت</p>	<p>مخضے میں اگر آ کے پکاروں کی علی کو          واللہ شاد دہی ابھی فوج شمشی کو</p>	<p>امت پہ جو تو تم تھا لالہ کی زیارت          کیا حشر میں تمہا نا کو کھلا لہی زیارت</p>

<p>۱۳۳          جسم بنیاد از خاتون قیامت          با توده کسب عاجز می شکوه است          با غصه ز در میو یا اورا کرم است          خاتون شے عالی که بود است که شتاق</p>	<p>۱۳۴          اینجکنا که تو اعلیٰ از شوار          اراعی اشتر کو کسبیا رم ز شوار          ده بولی کسبیه بهی شوار شوار          بین جابونی سیدیه بی منی خنیزلار</p>	<p>۱۳۵          با نوسا که توسته جو عاشق مخلص          چو کاسه کو جاتی شمشیر تیلوار          ز کرم کسبیه کسبیا کسبیا کسبیا          ده برده انصاف کسبیا کسبیا کسبیا</p>
<p>۱۳۶          این طرح کی دنیا میں مرد و بی بی کی          غصہ میں کسی سے بھی یہ رحمت نہیں آتی</p>	<p>۱۳۷          میں مہر کی سل اپنے کلبچہ نہ ہر دوں گی          بی بیوں کی طرح جس سیکند سے کروں گی</p>	<p>۱۳۸          سرنگے کھی ہم ہوشیکے صد بھی ہمیں گے          بلوہ میں پھرے کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا</p>
<p>۱۳۹          چو جانب آواز زینتے بیکار          ارفاق تو تم جاتی ہو جبر بار          ناز زدن کو کسبیا کسبیا کسبیا          فرادہ کی جب علی کسبیا کسبیا</p>	<p>۱۴۰          چو کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          بیال ہوا پاجتہین کسبیا کسبیا          چاؤ پسر کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          جو کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا</p>	<p>۱۴۱          اقصیٰ کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          با نوسا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          جاش کی عاشقہ کسبیا کسبیا کسبیا</p>
<p>۱۴۲          بظلم بعینون کا کو ارا نہیں اب ہر          پاال ہوا بھالی کالا شہ تو غصہ ہے</p>	<p>۱۴۳          وہ سخت بھی، اہ بیٹے تو غم کھا سوار سی          عابد کو نہ رن میں کسبیا بلو اسیو واری</p>	<p>۱۴۴          دریا چ نہ دیکھے یکسین لاش چپاکی          ای غصہ تو کر کسبیا و ہاں دشا دانی</p>
<p>۱۴۵          اوقت زینتے کسبیا کسبیا کسبیا          منھو کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          ہزارا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          زینتے کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا</p>	<p>۱۴۶          کی سوغت زینتے کسبیا کسبیا کسبیا          کام کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          آتا کو کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          اوزی کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا</p>	<p>۱۴۷          کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          نظیر کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          دیکھا کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا          لواتی کسبیا کسبیا کسبیا کسبیا</p>
<p>۱۴۸          اچانکے ساعت یہ کہے شہر و عمر کی          پاال کرد لاش نہ تم میرے پردہ کی</p>	<p>۱۴۹          سرنگے جو ہم راہے میدان بلا ہون          عباس چھا تو کسبیا کسبیا کسبیا</p>	<p>۱۵۰          پاال کرد اب نہ حسین ابن علی کو          یہ پاپ کی چاری ہر کرد قتل ای کو</p>

<p>۱۱۴          آج پانچ بجے کراچی میں ہوا اور کراچی          میں غم کو فتنے کی آواز لگ گیا          فتنہ سے کینیڈا کی نقل ہے یہ کیسا</p>	<p>۱۱۵          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ دوزخ کو کون نہیں کھا          منت میں کی گئی بر تو کھانگا          بن ابی پیچون کا گھر میں جو جھانکنا</p>	<p>۱۱۶          ہمیں لو جب تک کہ ان فتنوں          دل میں غم نہ ہو اور نہ کراچی          پورا بندہ کے اقبابے غم سے کیسی          سیدان ہون دل سے تو باجی کی ہوتی</p>
<p>یہ شیر کمان ہوتا ہے جھوٹا جھیا لے          اب یہ فون ٹھہرتے نہیں گو دی کی کھان</p>	<p>عادل ہو خدا زود بکھارے نہ ہوں گے          پامال کر دلاش بھی اب کچھ نہ کہیں گے</p>	<p>تو کر تو چکا قتل محمد کے پسر کو          پامال نہ کر اب میرے غلام پر کو</p>
<p>۱۱۷          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          تو بون تو بون کی تو بون کی          یہ تو بون تو بون کے فتنوں کے ہون          اس فتنوں کے فتنوں کے ہون</p>	<p>۱۱۸          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر</p>	<p>۱۱۹          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر</p>
<p>خاطر سے تری جھوٹا جانگ لکھ کو          داد کو ملانی تھیں تاکے ہیں دو</p>	<p>گھر کے گھری ہو گئی نٹوڑا کے دہر کو          نے پانوں ادھر اٹھتے تھے اسکے ادھر</p>	<p>پیدا ہوئی جس دن میں سچ و بلا ہے          اب جو تکتے برس داغ تیری کا ملا ہے</p>
<p>۱۲۰          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر</p>	<p>۱۲۱          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر</p>	<p>۱۲۲          فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر          کیا فتنہ لگا کر فتنہ لگا کر</p>
<p>حکایت جو دی اب کو تھوڑے بلا کے          پامال کھو کر تھوڑے میں لاشے خندا کے</p>	<p>انہم کے لے کھڑو دا سوقت کو          او بیان شیر کلاشے کی مدد کو</p>	<p>ہم باز نہیں ہنے کے اس ظلم و ستم سے          عابد کو بلا لا وہ ٹرین آچکے ہم سے</p>

<p>۱۴۴          سب کوئی عدالتی بصیرانہ انداز          اس کوئی بھی کی وجہ سے جان بچا کر          بلا شہرہ غیر بدنامی کے جسے جاری          جیوتی کے بارے میں جوئی کی پوری</p>	<p>۱۴۵          اسی نے حال غلاموں کو لکھا          دشت میں نقل اور آفت میں لولا          آئی خوش آبرو کی کوہد میں ہوا          نہ فرسٹ تھا نہ سب بھانے پانی نہ تھا</p>	<p>۱۴۶          جس کو جو دہ گئی کہ تھاس          اصغر تو کھل کر میں اپنے پیکر کے پاس          نبی نبی جاسے اور دو تعلق پر کوہ قیاس          کوئی ہوں جا رہے مگر پرین جو میں</p>
<p>۱۴۷          تمہارا فرزند نہ تعقل میں رہیگا          اسے بغیر ہمد بھی اسی گل میں رہیگا</p>	<p>۱۴۸          شعور کی روشنی نہ چراغ کی روشنی          بس نام حسین کے داغوں کی روشنی</p>	<p>۱۴۹          دو بیٹے قتل گاہ میں بن میں نہ رہیں          باقی جو دو تھے کونہ میں انکی خبر نہیں</p>
<p>۱۵۰          کماؤں کے ایک ملک کے ہر غم          نہ کہ میں ہوں نہ کہ میں ہوں نہ کہ میں          ان کا قانون کو میں ہوں لکھا معلوم          جیوتی تھا ایسے سب کا اور ظلم</p>	<p>۱۵۱          ان کو سواوشہ نظر آ رہا ہوگا          اصغر تو قہر خانے میں ان کو خوشتر کا          ہے افسانہ روزی سے اور دوشے سے          زینت لپٹ کے بولی کہو بھی ہو گیا</p>	<p>۱۵۲          والی اللہ کو کھڑے پکھن          روئے کوڑا لاش لاش لاش لاش لاش          کہرا پھاری سب سے سو اور میرا          کھانے کی جان بھی کوڑا لاش لاش لاش</p>
<p>۱۵۳          ہم بھی تجھ کا منتظر روزِ حسرت ہیں          یہ مرثیہ سب محض خونِ شہدوں میں</p>	<p>۱۵۴          زندان سے بھی کسی کو نہیں جانتے ہیں          وہ بولی کیا کروں علی اصغر لاتے ہیں</p>	<p>۱۵۵          لوگو کہو یہ ظلم ہوا کس زمانے میں          میرے سوا اور کون سے کوئی قید خانے میں</p>
<p>۱۵۶          جب تیرے یوں کو راہ میں اصغر ہوا          اور نام میں درود بوقتِ سفر ہوا          ماہِ صفر کی پہلی کو آخر سفر ہوا          ہر واقعہ اس وقت کو خود تو ہوا</p>	<p>۱۵۷          اس وقت آدنی جو حضرت کی اولاد          میدان میں لاشہ پلا لاشہ پلا لاشہ پلا          جنگ میں جاگا ہو گیا جو محترم کی لاش          بلوچوں کو دیکھو اور گویا جوجو لکھا</p>	<p>۱۵۸          شہزادوں کو کیا دیکھی تھی جنگ          دروزبان کیسے کہہ تھا تاہ وہ جنگ          کہتی تھی اصغر کوئی ہوتی آئی تھی نام          کہیں نظر نہ آئے کہ میں بھی کو راہ</p>
<p>۱۵۹          دریا میں جو چار گھڑی تک گھوڑے          نہد اینٹوں کے گھس گئی ہوا پھر ہے</p>	<p>۱۶۰          جانے دو جھوک جانے دو ابل جانے ہے          اصغر کے رونے کی مجھے آواز آتی ہے</p>	<p>۱۶۱          حیران ہوں بے ہوش شہید کیا ہوئی          آتے تیرے کیسے تھے تفسیر کیا ہوئی</p>

<p>۴۷ پہلے تو تیرا کھانے پر پورے تیرے کام اور اگر تیرا کھانا ہی دیکھ کر دیکھنا غش ہو کے پھر زمین پر بیٹھ کر حرام بازو بجاری اور تیری بی بیوں کی تمام</p>	<p>۴۸ تیرے بچوں کے ابو نے غم سے کہا یہ اس پر اور کچھ بھی ہے تو تیرے بچوں کا اور اگر تیری تو جو جو تیرے کی رضا اب اس کے غم غش کی اور تیرے بچوں کا</p>	<p>۴۹ خانہ آواز سے ہے جو کہ نہ ابلند اور وہ بھی غصے میں ہے اور وہ یہ کہہ کر اور غصے سے پھر بھولتی ہیں بھلا کس کا حق ہوئی کیا شاہ ازیر</p>
<p>۵۰ اگر صاحبو خبر لو حری نور عین کی پلاؤنگی اب کمان میں نشانی حسین کی</p>	<p>۵۱ ہو عاشق حسین یہ بسیار حسین کی اب غل کر دے آئی سواری حسین کی</p>	<p>۵۲ بابا باگدھ ہو آگے اٹھا لو سیکھنے کو صدہ لگی گئے سے لگا لو سیکھنے کو</p>
<p>۵۳ لو سیکھنے پر تیرے اگر حرم سینے پہاڑوں کے کوئی کچھ تھا کلام شاد کر دینی اور اٹھا اور کچھ تیرے کوتی تیرے کے ابو سے تیرے تیرے</p>	<p>۵۴ تیرے بچوں کی ایک ایک کچھ تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے</p>	<p>۵۵ تیرے بچوں کی ایک ایک کچھ تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے تیرے غم سے تیرے غم سے تیرے</p>
<p>۵۶ واری طین پیر سے میری اس تو کر جنت کو چل سیریں بندان میں چور کے</p>	<p>۵۷ عجائب بھر کے نہر سے مشکیزہ لائے ہیں قاسم بھی کہے ہیں علی اکبر بھی لے ہیں</p>	<p>۵۸ تاری کی میں جو شکل دکھائی نہ تھی سجاد ناتوان کی بلائیں وہ لیس تھی</p>
<p>۵۹ جان کے پاس میں تیرے کربا نہیں جان کے نازا کھانے کا اور چوبیس نادران تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۶۰ جان کے پاس میں تیرے کربا نہیں جان کے نازا کھانے کا اور چوبیس نادران تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۶۱ جان کے پاس میں تیرے کربا نہیں جان کے نازا کھانے کا اور چوبیس نادران تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۶۲ امان کے پاس ہے کی اید اٹھا کلین رہی بی طاب کے کھا کلین کیوں جا کلین</p>	<p>۶۳ گودی میں لے لو جو بار بار دیکھا ہے بھیلکے تھے ہاتھوں کو صخر بھٹکا ہے</p>	<p>۶۴ ابا میں صبح شمر لعین کو بلاؤنگی انکو لہو بھرا ہوا کرتا دکھاؤنگی</p>

<p><b>حلم</b>          رو کر چکا رہی تھی سو تو ہم بھی رو کر          لو اس گھلا میں تھی تھی نہ نام و نام          بلانے نشت کر لیا ہم سے اب بجا</p>	<p><b>حلم</b>          با تاج و صوغہ شہر کے کمان          بجائی تھی پانی یا دیبا شکستہ زبان          کڑھاتو ہو گا رہی جلائی میں بان</p>	<p><b>حلم</b>          چونکہ جو بیویوں وہ آت کی تھی          اب ہاں جو بیویوں میں خا          ناگاہ آئی تھی بیویوں میں خفا          بیویوں کے دیکھنے کا بکری خا</p>
---	---	---

<p>روٹی تھی میں تھاری زیار کا شوق میں          برسہ نہیں تھی کہ ہوں زخمی و طوق میں</p>	<p>یہ تو کہو کہ سیر تم آب و غذا سے ہو          یا تم بھی ہم جوں طرح جو کے پیاسے ہو</p>	<p>بیدار اہل ظلم سے یارت بانی ہے          اس ناتوان کو آہ یہ سیری چھائی ہے</p>
--	--	--

<p><b>حلم</b>          جھک جھکا تارک ہوئی تھی اونکا          اتر کر لگا تے تین شاہ کر یا          با با خاک کے لئے تیرے تیرے خفا          کیونکہ لگا تے تھے طوق میں کھا</p>	<p><b>حلم</b>          جاہ سے منہ بند نہ کر کے کہیں          بی بی پد کمان جو تھے نہ خفا          میں تو تھا ارجالی ہوں با دیو          اب سو رہ کر تھے دراز سے پورا</p>	<p><b>حلم</b>          جھک جھکے پھر نہ کر کو کھیا          بانو سے کھلا سوئی پور و ادب          کیوں بی بی بس قلیہ کی سیان میں          کیوں نہ رہا ایسے میں سکا کیا بس</p>
---	--	---

<p>بیدار شہر سے جو نہ جھکو بچا سکے          ہاں بیڑیاں میں یادوں میں آتے کے</p>	<p>حضرت خرد خواب میں تشریف لائیں گے          بابا کو یاد کرتی ہو با با بھی آئیں گے</p>	<p>بانو نے سوئے خاک حیات نگاہ کی          اُسکو جو اب کچھ نہ دیا منہ سے آہ کی</p>
---	--	---

<p><b>حلم</b>          میں تھی کہ بوجہ گناہ نہ ظفر          کیونکہ خراج اس دن کی ہم جو خور          اگر کہہ دو اسے میرا حال جو ہے          کیا بادہ بھی فتنہ عدو میں جو ہے</p>	<p><b>حلم</b>          ہاں کا شعلوں کی ہوتی زخمی          اور دل ہو کہ نہ کا نہ زخمی          زینب کے کہہ دے جو ہے ہونے          غرت سے کا پنے گئی وہ خا صدد و دو</p>	<p><b>حلم</b>          حیران کیوں کہ نہ بھول          کیا قابل کلام نہیں تھی نہ حال          اس پر تھی اور میرا نہیں حال          میرا سر ہے تیرا کی جانب کو خیال</p>
--	---	---

<p>کے حضور شکوہ اہل جفا کہیں          جب آپ کا یہ حال ہو لگا کیا کہیں</p>	<p>سزا تو ان کے بیچ میں شہا کے دھر یا          اور بیڑیوں کو خاک میں پوشیدہ کر دیا</p>	<p>اس وقت میرا دل ہو عجیب نظر اب میں          سرنگے جینے دیکھا ہوں ہر کو خواب میں</p>
---	--	---

<p><b>۱۲۱</b>      ناز اوتول کے قریب یہ تھا کہ      واسطے تعلق سے لگا کر جان بھی چاق      کسی کی خطا بکرا ہر شہادہ      کسی کو گور کو گور کو گور کو گور</p>	<p><b>۱۲۲</b>      خطا کھلے اہل کو ذوق نہ کو لکھ لکھ      آیا جو بکرا بین وہ ذوق نہ در وقت      خیرہ راز انکا تھا اس در ایک جا      زینب ہا شام کا شیر پر ہوا</p>	<p><b>۱۲۳</b>      زینب کی بھی موت کا راز بھی ہوا      بولی دانے پور پور زینب کا جا      کیا جانے کہ جس طرح ہے کیا ہوا      فرعون پہ نہ گزری چاق لکھ</p>
<p><b>۱۲۴</b>      کیا ہے شب جاوے کہ      کیا قیامت میں نہ ہو کہ تو تم ہی ہے      کیا زمانہ خیر و فخر ہو جاہ      ہواں دور دور یہ ہے کو گور گور</p>	<p><b>۱۲۵</b>      کیا بیٹوں زینب نے زینب کا      اور جو ہے کہ ہے کون کون کا      جینے بیٹے اور نہ شرفین تھا      کہتے ہیں میں اور کیا ہے حسین</p>	<p><b>۱۲۶</b>      جو کچھ کہا تھا زینب نے نہ ہو گیا      اور شہزادی تو ہوا اور خدا      اس کے کہ کر آؤں تو سوا سوا      زینب کی بھی پوچھو پوچھو میں جا جا</p>
<p>یہ وقت ہو جو اک شہ مشرقین پر      آفت خدا نخواستہ آئی حسین پر</p>	<p>شمر میں نے قتل کیا بے گناہ کو      کاٹا ہو پورہ گاہ رسالت پناہ کو</p>	<p>چادر کوئی اور حالے جو محمود ہوا      کفناے پہلے جا کے وہ سہار رسول کو</p>
<p><b>۱۲۷</b>      جبو اس سے ہوتی زینب نے      آخر دیا جواب کہ جو کچھ کہیں      واقعہ آل محمد میں زینب نے      جو کچھ کہیں تو میں کو حال ملکوت</p>	<p><b>۱۲۸</b>      ہم سب کا وہ شہادہ ہے کہ      ہم سب کو سہارے ہیں کہ      زینب کی گزشتہ بیان کے کچھ      وہ بہت حق ہے کہ زینب شہر ہے</p>	<p><b>۱۲۹</b>      آدو سر امینا بھائی پر کھین      بہتی ہوئی زینب پر کھین      بچا لکھو زینب میں کھنے زینب      اور کہیں کھانی کے لاشہ سے ہین</p>
<p>اگے ہمارے ظلم ہوا اس امام پر      ہم اور حسین لوگے کہ اک مقام پر</p>	<p>ہا نو بھاری کب اسے تاب جلائی تھی      بیٹوں کو لیکے ساتھ برادر کے آئی تھی</p>	<p>مقتل میں بے کفن جو شہید ہو رہے      ہم بھی تمہارے سر کی قسم نکلے سر پہ</p>

<p>۵۴          اور کہ اگر یہ ہندسہ اور حضرت          یونس علیہ السلام کی بات ہے          زینت بکار جی اس کیونکہ          باوجود بوزار کی ہے صاحب</p>	<p>۵۴          یعنی جس سے ہے اس میں          کہ بلا جانے کا زمانہ ہوا          تا شریک شہزاد ہون عارض          صغیرین باوجودین بنی</p>	<p>۵۴          وہ حالت کو تہمایا اور کہ          ہر سلسلہ میں شریک          حاکم ہوتا ہے وہ شریک          حاکم ابوعلی بن محمد</p>
<p>۵۴          دانی سے اور اگر وہ حضرت          گورٹ گیا لکھی بھی کہ          میں لکھی</p>	<p>۵۴          آج تک ہے کیا عرش          اب سوسے کعبہ کہ          خاک شہا پر چہ</p>	<p>۵۴          ہم نماز اسکے جنازے کی جو          تم بھی جانا کہ رسولان          صاف جاہنگ</p>
<p>۵۴          بیات کی کہ نہیں          تا عرق کی کیا          جو عرق کی</p>	<p>۵۴          یعنی جس سے ہے اس میں          کہ بلا جانے کا زمانہ ہوا          تا شریک شہزاد ہون عارض          صغیرین باوجودین بنی</p>	<p>۵۴          کہ عرق میں رنگ          تا کہ کعبہ میں          اجلی اور اقامت میں</p>
<p>۵۴          ردنی جو شہزادہ تیرے          تائید کبریائی مدد          کی ہے</p>	<p>۵۴          آل احمد کو بھی یہ          باسوسے اللہ کے          خاطر چھو لا</p>	<p>۵۴          سورہ احمد نبی زادہ          تم فرمائیے</p>
<p>۵۴          جب بیان کی اور ان          ہر نماز کی کو بیات          نکال نظر سے</p>	<p>۵۴          آئی اور کہ ہے          شہزادہ اور ان کے          سکون کو</p>	<p>۵۴          کہ عرق میں رنگ          تا کہ کعبہ میں          اجلی اور اقامت میں</p>
<p>۵۴          غل ہوا اسکو امام          تیخون کے سائے میں</p>	<p>۵۴          قدردان اسکا لیکن          کیوں نہیں</p>	<p>۵۴          جب اللہ کی رحمت          جان نہرا کہ نہیں</p>

<p>۷۰          اللہ          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا</p>	<p>۷۱          نامان کی آیت اور اگر ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>	<p>۷۲          اللہ          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا</p>
<p>۷۳          قصہ سجدہ کا اور حد قبلہ دین کرتا ہے          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا</p>	<p>۷۴          قتل کر کے کو اسی حد سے جو میں فی حدی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی</p>	<p>۷۵          قلم قرآن اور حدیث میں کر کے گا          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی</p>
<p>۷۶          اور حدیث میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>	<p>۷۷          اور حدیث میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>	<p>۷۸          اور حدیث میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>
<p>۷۹          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا</p>	<p>۸۰          نخل میں مانع کے بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>	<p>۸۱          شہر نے پوجا کوئی حدیث میں کر کے گا          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی</p>
<p>۸۲          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا          بیعت فرمادے گا ان کا بیعت فرمادے گا</p>	<p>۸۳          قافلہ میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>	<p>۸۴          وہ حدیث میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>
<p>۸۵          ایک حدیث میں جو حدیث میں کر کے گا          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی</p>	<p>۸۶          ایک حدیث میں جو حدیث میں کر کے گا          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی          حدیث سے لاشہ کو لیے جاتی تھی</p>	<p>۸۷          حدیث میں کر کے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث          سے ان کا بیعت فرمادے گا ان حدیث</p>

<p>۱۱۱          آنی نیک کی صد تکرار توبانیہ          دینہ برین بین الدین کلمہ ہر دو          اس سے جو خطا میں آکر کسی کی یاد          آئے اس کی توبہ کیونکر کیوں کیوں کیا</p>	<p>۱۱۲          کچھ عطر کھینچ کر اپنے سر پر          خاک بربوٹائی تو کھڑکھڑا          کبھی نا انصافی سے فریاد نہ کر          کبھی ہی بھی خطبہ کو یہ کلمے سو نہ کر</p>	<p>۱۱۳          نشہ خوار شدت سے لاد کوئی          اس کو اس نشہ طاری میں لاد کوئی          کھل کر توبہ و غلبہ میں ہی کو اٹھا کوئی          کسی خدمت کو توڑ نہ کہ لاد کوئی</p>
---	---	--

کبار سے بالا تھا میں نے ترے خیر کے لیے  
 میرے لیے کہ تو نہ کر فرج میرے لیے

و ادیس کوئی نہیں یر سے چلاتی ہوں  
 یا علی یا علی آؤ میں ہی جاتی ہوں

خود امام اور پیر کے گناہ کا تو اس یہ ہے  
 یا نبی دوسا توین تاریخ سے پیاسا یہ ہے

محل

<p>۱۱۴          تیرا نہ زنا نہ زنا نہ زنا نہ زنا          کبھی ہی یہ ریت نہ زنا نہ زنا          فوج جان پہنچی اس کا پیر نہ زنا          جان ساقی تو نہ نہ پیر نہ زنا</p>	<p>۱۱۵          کچھ عقل کو حلال ہی کر کے          تو کچھ عقل کو حلال ہی کر کے          استغاثہ بھی کرتی ہی یہ ریت نہ زنا          دیکھو اس کا پیر نہ زنا نہ زنا</p>	<p>۱۱۶          تیرا نہ زنا نہ زنا نہ زنا نہ زنا          اسے دروازہ سے یہ ریت نہ زنا          ان میں آیا تو نظر ریت نہ زنا          کس قبیلے لڑتا ہے ریت نہ زنا</p>
--	---	--

اسکے بعد ہیں عیال اسے کدھر جائینگے  
 بے اہل سار ہی فاطمہ مر جائیں گے

حاکم وقت کی خاطر یہ زبون ہوتا ہی  
 سگنہ بے نبی زائے کا خون ہوتا ہی

ان کے رونے پر دم مراد مل چھتا ہے  
 اسے نبی زاد بوسید کا کلا گستا ہے

<p>۱۱۷          تیرا نہ زنا نہ زنا نہ زنا نہ زنا          کچھ عقل کو حلال ہی کر کے          اسے دروازہ سے یہ ریت نہ زنا          ان میں آیا تو نظر ریت نہ زنا</p>	<p>۱۱۸          کچھ عقل کو حلال ہی کر کے          اسے دروازہ سے یہ ریت نہ زنا          ان میں آیا تو نظر ریت نہ زنا          کس قبیلے لڑتا ہے ریت نہ زنا</p>	<p>۱۱۹          تیرا نہ زنا نہ زنا نہ زنا نہ زنا          اسے دروازہ سے یہ ریت نہ زنا          ان میں آیا تو نظر ریت نہ زنا          کس قبیلے لڑتا ہے ریت نہ زنا</p>
---	--	--

شاہ کی طرح یہ زانوے قابل تر ہے  
 یوں تیرے ہی کس طرح سے تر ہے

رحم تلو نہیں یہ ریت پر افتادہ ہی  
 آخر ای لوگو مسلمان ہی نبی زادہ ہی

سجدہ کرتے ہیں کہ امت کی عاکر تے ہیں  
 بھائی صاحب کو اس فوج میں مل کر تے ہیں

<p>۱۲۷          تھانہ سزا تھا جو بیویاں          چلیں کہ کوئی کجا اور وہ جان          باؤ جلاں تباہ تو جو سے کوان          پیت کر وہ پکاری کہ کجا کوان</p>	<p>۱۲۸          چھ بیباں کر باؤ بان شکر          خنجر کہ کا قہقہاں کہ باؤ بان شکر          چھم کر خوشے کا قہقہاں وہ دیا تم          ترو کجا بان عزیز میرا کجا</p>	<p>۱۲۹          ہا جگا کہ نہیں تو ہی جو کجا معلوم          فرج کیسے وقت کیسے قطعے اما معلوم          ہلے بیباہ وہی کیسے داکلم          شاہ تو دتے تھانہ کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۱۳۰          کاکھیں پکڑے سر پاک بے جا ہے          میرے بابا کو کوئی فرج کیے جا ہے</p>	<p>۱۳۱          میں نے اس شیر کے فرزند کے سر کو کانا          جیسا شیر نے جبریل کے پر کو کانا</p>	<p>۱۳۲          میری جلد ہی نہ بہ ہوش میں ہنسنے پائے          دل کی دل میں ہی کجا اور نہ ہنسنے پائے</p>
<p>۱۳۳          نامان نہیں تھا فلک سے قتل تھی          لوشا او بارہ جاہ شاہ نازن          خاک پہ پھینکے سر ایساں کہ کجا کجا          نہ پتا ہونے کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۱۳۴          باؤ شاہ ملک جن و شاہ کورا          قہقہہ حاکم خرم فریضہ دق کورا          میں نہ تھکن کجا کجا کجا کجا          کجا کجا ہوتی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۱۳۵          شے اس کو جو لا بہت کجا کجا          سچ تباہ بھی آئی کجا کجا کجا          وطن کی اسے کجا کجا کجا کجا          اور جو بھی کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۱۳۶          ماتم شاہ جو بر پاکیا باہم سب نے          پہلے بال اپنے پریشان کیے نہ تھنے</p>	<p>۱۳۷          سینہ شق کر کے میں خمرہ کاجلا یا ہوں          کاکٹ کو بختن پاک کاسر لا یا ہوں</p>	<p>۱۳۸          نہ جی شاہ سے آئی نہ مروت آئی          ایک روداد پر لیکن مجھے رقت آئی</p>
<p>۱۳۹          بان کجا کجا کجا کجا کجا          بیجا کجا کجا کجا کجا کجا          گھر دوسرا کجا کجا کجا کجا          پیرا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۱۴۰          آؤں کجا کجا کجا کجا کجا          اور دیا ہاتھ میں کجا کجا کجا          سر کی غلوں نہ غرت چوٹی کجا کجا          دیکھا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۱۴۱          بیباہ اسنے سولہ روز کجا کجا          خلق پہ بھی کجا کجا کجا کجا          کجا کجا کجا کجا کجا کجا          پانی پانی کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۱۴۲          ٹھہر دھڑن ذرا ستر کو خلعت لے لوں          خدیجے سر زیندہ کجا کجا کجا</p>	<p>۱۴۳          شہر سے بوجھا کہ سر جکھ فلم ہوتا تھا          علی اگر کئی جوانی یہ دیکھا دوتا تھا</p>	<p>۱۴۴          پر ہر اک ضربت چھاتی ہی چھاتی تھی          کوئی بی بی میرے جسے لبت جاتی تھی</p>

<p>۴۵          چنانچه غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>	<p>۴۶          چنانچہ غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>	<p>۴۷          چنانچہ غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>
<p>۴۸          زین بر سرخ عامہ تو دھرا ہو گیا          مرکب سیٹھی خون سے بھرا ہو گیا</p>	<p>۴۹          اپنے سر کو رہ موجود میں کواٹھ گیا          وہاں پلے ہین کہ جہاں نہ کھی اٹھ گیا</p>	<p>۵۰          بولا وہ کون یہ عجوبہ ارشدہ والا تھی          دی ہمدانہ کے سرخ زنی ہاں ہر تھی</p>
<p>۵۱          کوڑھ سے غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>	<p>۵۲          اب بد نہ کمان شکر کمان          دیکھو غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>	<p>۵۳          چنانچہ غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>
<p>۵۴          دیکھ کر فاطمہ صغرا تو بہت رو دھکی          طوق سے گردن سجا دھکی ہو دھکی</p>	<p>۵۵          دیکھتے قطع کمان عمر و ان ہوتی ہو          دیکھتے دھن کی تدبیر کمان ہوتی ہو</p>	<p>۵۶          ہا یہ امید قوی فاطمہ کے جانی سے          کہ نقابت ہو بدل طاعت ایمانی سے</p>
<p>۵۷          انور کے نقاب سے کمان کمان          دیکھ کر فاطمہ صغرا تو بہت رو دھکی          طوق سے گردن سجا دھکی ہو دھکی</p>	<p>۵۸          اللہ کے فضل سے کمان کمان          دیکھ کر فاطمہ صغرا تو بہت رو دھکی          طوق سے گردن سجا دھکی ہو دھکی</p>	<p>۵۹          چنانچہ غم و اندوه و غم و اندوه          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>
<p>۶۰          جان صغرا تفت اس رنج ہو جا سکی          روح نہ رہا میرے پرست کے لیے سکی</p>	<p>۶۱          دیکھو کیا تاج فرمان غلام ہے شہر          اپنے پانوں سے سو گورہا ہے شہر</p>	<p>۶۲          غم و اندوه سے بہیں سبیل بہ تیغ          انوار سے اور سادہ و سادہ ہا گیا</p>

<p>۳۷          کہ جا ان دن سے پور شاہ روئے          سرخ پائے و ہر وقت کے مشغول تھا          آگے کہ پور شاہ میں غصت سے          اذیت سہا کرتا پور شاہ حکم پور کیا</p>	<p>۳۸          زینت سے مگر نہ کیا اس بیان          اعلیٰ صبر کوئی ہوتا جو اور جان          ان دن ان کا کچھ بھی نہیں ہوا          فضل اللہ سے جا بجا شکل سان</p>	<p>۳۹          شاہ نے نا مانہ فکر کہتے تھے          اور خدمت سے باہل بنا جان لگا          رفت کہ نہ پور شاہ میں شاد رہ گیا          اس طرح زینت سے تہ ذرا بیا</p>
<p>۴۰          کوئی حضرت کا مدینہ سے جو من بایا ہے          اس کفری خاطر بیمار خوش آیا ہے</p>	<p>۴۱          جسم میں تیرے نہیں نام تو انانی کا          نام کو کیا عم نہیں صخر اتری نہالی کا</p>	<p>۴۲          اور ہر وقت اگر رفت کس ہونے کا          بعد مرنے کے وہی اپنا کفن ہونے کا</p>
<p>۴۳          کہے مگر کھلا سلسلہ تارک          گھر میں اعلیٰ پور شاہ پور شاہ          غنیمت کا طرہ تہہ میں آیا اور بجا          شہ سے سفر فرمایا کارا زو پور کھا</p>	<p>۴۴          سخن غصت زینت سے صبر نہ تھا          بولتے تھے پور شاہ کی تہہ کیا          سکون زینت سے پور شاہ کی تہہ کیا          سکے باہل سے اس طرح ہونے کو بیا</p>	<p>۴۵          اور سفر شاہ نے شاہ نے نسبت کیا          اس گھر ہی کا غصہ میں پور شاہ          آن آج میں نہیں توں قیامت کی صلا          اور سوار سے پور شاہ پور شاہ</p>
<p>۴۶          روتے تھے اور اسے بھاتی سے لگتے تھے          بیمار سے لطف دار و مال ہلاتے تھے حسین</p>	<p>۴۷          آپ کیسے کہ یہ غم مجھے نہ سہا جائیگا          جی میرا جائیگا ان لوگوں کا کیا جائیگا</p>	<p>۴۸          سفر سے رسوا ساتین بھرائی ہوں          تیری رحمت کے بیٹھلے سیر میں کی ہوں</p>
<p>۴۹          تو ہر سب سے بڑی ناکاہ          زینت سے مگر کھلا سلسلہ تارک          بانو بھانے لگی کو بانا لہ واہ          واری سے نہیں تلو بولے بیگشاہ</p>	<p>۵۰          اس میں تیرے نہیں زینت سے          تم جی نا مانہ پور شاہ کی تہہ کیا          کچھ خطا ہے غنی نا مانہ پور شاہ کی تہہ کیا          ہری سکون مان باہل سے باہل سے</p>	<p>۵۱          نظر تہہ جا بجا بک جھرتیں          سہا غم سے نہیں خاطر تہہ زور میں          تو جو جہاں میں توں رح می جو حسین          غنیمت اب جو پور شاہ پور شاہ</p>
<p>۵۲          ہاے کہنے میں دل غم نکل جائیگا          انکو صحت بھی نہو لگی کہ شہ پور شاہ</p>	<p>۵۳          خیمہ میں کا سوسہ گور دران کرتی ہوں          میں جی بیمار ہوں نقل میں کرتی ہوں</p>	<p>۵۴          اس طرح نا مانہ غم خوش آہ ہویا ہے          ہا تہ ہلا کے ہری قبر سے لپٹو پیارے</p>

حلم  
ادراک است منکب بگریختی  
خیز غوغای تو غوغای من  
تو ز فرزند کنان  
سکونجی لا اوقی است بر کتا جوئی

حلم  
هر جوان گزنی کا پیر  
بابا ہے تو کوئی  
یہی تو کا حافظ ہے خاک ہے خاک  
پیر کر کے جاب ہے پیرا صفر

حلم  
انفوس تیرے ہر ایک کی نصیب  
داخل خانہ ہوتے تیرے  
دیکھو ہنرمند کہنے کی ہنر صفا

گھنٹیوں سے نہیں دینا میں چلے گا صفر  
خلد میں گو دینا ہر کی بے کا صفر

ہوں غیب غم میں در حال سقیم دیکھو  
دیکھو صفر کو اور ایام تہی دیکھو

دیکھئے اسکو میں خوش ہوں ون دار کے  
خشاں لب ہو گئے ہیں و درم بصر ہنر کے

حلم  
ادراک کہ چلے سید سونک  
اور آنفوس میں بیانی ہنرمندوں  
ایچھا نا سے صبرنازیں ہوں ناک

حلم  
تویت خاطر تیرے تیرے  
جانی کی تویت تیرے کمال غیر  
ادراک کہ ہے یہ کی تویت تویت  
کہ لانا باہر جانی تھا تویت

حلم  
تیرے آنفوس میں بیانی کے ہنرمندوں  
رواں میں سے خاں سب ہوشاہ والا  
کہ لانا میں ملنی افسر تیرے ہوشی انیا  
کہنے کا ناز کے قلموں کی اک اپنی کا

نور رسالی کا جو وہ تھا جاتا ہوں  
سر کشاں کو سوسے کرب بلا جاتا ہوں

ہو غریب لوطنی اور غم بربادی ہے  
دوسرے قاسم دلدار کی وہاں شادی ہے

پیا سس ہونٹہ پر مصوم کی جان ہو سگی  
اے سیری جانن اسوقت کمان ہو سگی

حلم  
تیرے تیرے تیرے تیرے  
میں افسر کو تیرے تیرے تیرے  
اور سب کے تیرے تیرے تیرے  
تویت تیرے تیرے تیرے تیرے

حلم  
تویت تیرے تیرے تیرے تیرے  
اور اس تیرے تیرے تیرے تیرے  
جاؤ جانی تیرے تیرے تیرے تیرے  
اور یہ شادی قاسم کا تویت کو تیرے

حلم  
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
میں افسر تیرے تیرے تیرے تیرے  
انفوس تیرے تیرے تیرے تیرے  
تویت تیرے تیرے تیرے تیرے

تیرے پاک سے رونے کی صدا آنے لگی  
تیرے محبوب اسی کی ہی تیرے آنے لگی

دو لہا کو صبح شب عقد حرم روئینگی  
سیاہ کے روز ہمارا بھائی وہیں ہینگے

منہ سے کچھ خاطر صغرتو نہ کہہ سکتی تھی  
حسرت و پیا سس تیرے ایک کا منہ تھی



<p>۲۳۰      تا آن تعلق بولن در تعلق      افق بیخ بچین کا تا او چکا      چلے سیدان شادت کو امام دوسرا      کچھ بارہم تھم میں تھوں کچھ</p>	<p>۲۳۱      ایک نکل پیر انہم میں کیا      کربلا میں سر شہید تو چھ      قافلہ کو ماہرا کے پوچھنا      دیکھ یہ اور عباس کو دل کا کنبہ کیا</p>	<p>۲۳۲      تاجمان زنجیر چک اہل حرم      ہیکے ہر وہ ہونی دلی تھوں کا      بولی ماہر عباس سے مغر اسلم      کربلا میں ہر مقتول الہم عالم</p>
<p>۲۳۳      باغ فردوس میں تو روح نبی رو لگی      چمن فاطمہ پر سنج زنی ہونے لگی</p>	<p>۲۳۴      گھر سے باہر جودہ بانا لڑھانکا چلی      سرکھلے فاطمہ بیار بھی ہمراہ چلی</p>	<p>۲۳۵      سرکھلے اہل حرم سارے نظر آتے ہیں      قبر احمد برودہ رونے کے لیے جاتے ہیں</p>
<p>۲۳۶      ایک لوت کو زنا اور تھنے تھوان      زینب عار علی خرمین کے کینہ سلطان      خاک بر کرب عباس سے تھے بچان      کس طرف تعلق ہے فخر کا تھا بچان</p>	<p>۲۳۷      گھر سے باہر جودہ چلی تو کچھ لگا      غل غل سے کربلا کے شور و آواز راہ      غور سے فاطمہ بیار نے کسی کینہ گاہ      دیکھا اسے کربلا میں ہوسے وقت سیاہ</p>	<p>۲۳۸      جبکہ باہر عباس سے فخر نہ کیا      قبر احمد چلی وہ چمن لگا دیا      ساتھ دارای کھنڈی دلی ہونی دان مغر      بیو چنی جیتے تھے قاتلن بیساوان کچھ</p>
<p>۲۳۹      حلق شیر بہ وہاں خچر کین چلتا تھا      اس طرف خیمہ اولاد نبی جلتا تھا</p>	<p>۲۴۰      سرکھلے نعرہ زنان ہیں سب شیدا حسین      ہاے وارث کوئی گستاہو کوئی حسین</p>	<p>۲۴۱      زینب خستہ جگر رو رو کے چلاتی ہے      قبر سے ہاے حسینا کی صدا آتی ہے</p>
<p>۲۴۲      ایک سب سے کمال تو جو اہل حرم      تھی کہ زینب عار علی سے جو فخر      ہاں وہ سب سے کمال تھی کہ تھے      اور تھیں کچھ بچان کے تھے شفا</p>	<p>۲۴۳      تاجمان آتا تھیں خرمین میں      کچھ فخر نے کہ فخر کے تھے میں      خاتمہ زینب عار علی تھے شاہ دیکھ      ہو گیا دل تھیں گشت کس تھے کربلا</p>	<p>۲۴۴      کیا تھیں سے عباس کی زینب      چلے کچھ کو تھیں تھے تو راہ و فغان      تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے      تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۲۴۵      باپ کے چہرے سے ہو گیا نہ جینا میرا      امردہ اے مرگ کہ فافل ہر ہما میرا</p>	<p>۲۴۶      دل میں بولی کہ کوئی آتا خیر یا نہیں      علی اگر نہیں قاسم نہیں عباس نہیں</p>	<p>۲۴۷      جب ملک جیتے ہیں اس غم کو سدا رو      ایسے وارث تو فراموش نہیں ہوونگے</p>

<p>۱۲۱          انورق بان شامی خاوند خرمی          گویشی عقل پوری اولاد رسول مول          بات بیاد عباس نوزینتیبستی          دوشبے فراتے حالت توبه ساربی</p>	<p>۱۲۲          کلے بیولی کر او بیسینا برینا          حق مسودوم کا علیج اولاد پوجا          مین کے نبی است اور صبر الالهی          ناکمان ابان کتبہ پوری کر گویا</p>	<p>۱۲۳          از غم حاصل علی فرود قاجاریش          روح نیر او جملے بنار عباس          غلہ جہا کہ جن باغ و باجوش          عشق پر تیرے شمع نزار عباس</p>
<p>۱۲۴          جانی عباس پر جان تیب بندر          فانی تیب فاداری الفت کا ہوا          کی علمداری دستاں شاہ شیدا</p>	<p>۱۲۵          کات کتبہ نین علی کو فانی تیب          سنگون ہوسے دعا مانجاری تیب          چک پوری سنگی نغلامان خان تیب          سارابین فرشتوں نے منی تیب</p>	<p>۱۲۶          قدر جوئی پر کندہ بھلائی ہو          شرف با پیر شاہ شیدا بھلائی ہو          حرکت شرف خط صدمین کی ہو          دیگر در جہاں شہ کا شیدا لئی ہو</p>
<p>۱۲۷          شاہ بیس ہوسے جو وقت کہ وہ چھو گیا          انگادم انگادم بند کر ٹوٹ گیا</p>	<p>۱۲۸          ہونین اللہ دل جان تریان علی          درودہ اسے بخت کہ دست من دان علی</p>	<p>۱۲۹          گرتے گرتے جو چکار سکونی کج بھاتا ہو          لبیر نام تارہ اور ہاتھ من ہاتھ تارہ</p>
<p>۱۳۰          بولی تیار عباس کے تیاران          صدقہ نام شرف پوری فتح شادان          واسطے کے سنا شرفی کران</p>	<p>۱۳۱          بھونئی پورجی و فانی عباس          غنصر شرفی اطاق عطار جہا          علی کی وقت اقبال سار عباس          یوسف عمر زمانہ پور عباس</p>	<p>۱۳۲          طرح غلہ صحن جان نکلا ہو          با کمال سے سوار حقان نکلا ہو          فانی تیب جسے کہنے میں نکلا ہو          تیرے جوہر شہ سے بوجال نکلا ہو</p>
<p>۱۳۳          کیا کون تم سے جو اس وقت تھا دوسرے          سرخرو پیش ہی کر گیا عباس بے</p>	<p>۱۳۴          پیر خلق ہوا شد کی شرف ہے یہ          سب شرف ایک طرف نذیر شرف ہے یہ</p>	<p>۱۳۵          قامت راست کا ہر سو جان شیدا ہو          قد طولانی انڈرست جملی طو باہے</p>

<p>لا          کواکب کوں کیلکین عجایب          زلف من کی خفا کجکے عین کج          سویرہ میں ہے تیرا وہ اصرار اوم          سوز و غم کوں پورے اربعین میں</p>	<p>لا          حق ابرہہ کو تو توڑا توڑی تیرے کج          کہ ہوں توڑی تو تیرے ہوا تو جی          حنیف ایشامت کسے تیرے تیرے          عریان ہوتے جیسا کہ جہان میں</p>	<p>لا          تو کو طوبی کہا نہیں ہے کا نشان          تیرے تو ایک کمان دکھا تو جہان          نیکے ذوال قس کی تیرے کابان          ایک خلیفہ یوں ہے جیسا جہان</p>
<p>فرخ چہرہ نشان کی طرح ہر سو ہے          اس نیشان میں کہ شہر کی جاا ہو ہے</p>	<p>سویرہ ابرہہ کی ہند ہلوہ گری کھوں          ذوالفقار لٹ میں بی سوہری کھوں</p>	<p>راست بیعت کی شانیں سخن نہ نیا          سایہ قدر میں غم البدل ہوا ہے</p>
<p>لا          جو چھلکے ہی ہیں ذوال جہان          سر مسلک توڑتے تیرے ابرہہ          طاق ابرہہ میں طاقین کا نشان          سر سے بڑا تھا تو پورا کتب کو بیان</p>	<p>لا          چھوڑو تیرا ابرہہ سر سے          بھٹا تھا جاگے قلات جیل          اس کو کھولتے کہ پوری کھول          وقت کب ہو گشت گرا تان قلیل</p>	<p>لا          مطلع الجوشہ میں تیرے نشان          سے خیاں کج گرا اصرار          کسے زور دران شرم سے پورے          تیرے شرم حق توڑتے ہوئے تیرے بیان</p>
<p>گو قباحت سیہ کی ہو برات سر نہ          پر سدا دیدہ مردم میں ہو جات سر نہ</p>	<p>صفت ترکان کے شرف نیک اسلام میں          حاجی کجہر بیعت بندہ کے احرام میں</p>	<p>نور خاق کی ضیاء یکہ کوشانی میں          شام سے صبح تک بدر ہر جہانی میں</p>
<p>لا          توڑنا سے توڑن کا کج          ایک جو توڑا توڑا کج          ہو توڑو سے کجے توڑی توڑا          لہشتہ کج کی کج سے توڑا سفید</p>	<p>لا          وہاں یاد تو توڑی توڑی          عشق توڑے کجے کج          یا توڑن کا توڑا توڑا توڑا          توڑو توڑے کج کج کج کج</p>	<p>لا          لوح توڑی کج کو کون سا          میں شانیں توڑی کج کج          سلوکات قدرت کا نشان کج          اسے توڑی توڑی توڑا کج</p>
<p>چوہہ شرف تو ہو لالہ باغ حیدر          آئینہ میں نام خدا شہر و حیدر</p>	<p>ماسوی اللہ کی کج کہ خیال میں ہو          نرک جادوب یہ قدرت حق جنین ہو</p>	<p>شہر کا شہر کجی ہوا و علمدار کجی ہو          پیاسا و دون کا قدرت شہر ابرہہ کجی ہو</p>

<p><b>حلم</b>          گوشت جانور اگر از زمین آفریده گیا          راحه از زمین آفریده گشت در روز و در          نماز لغون کسی از ازار شامی صاندر          بین سبب بجز جوی سے نکاه</p>	<p><b>حلم</b>          سبب بخل کی چیزیں جناب          آج یا ذوق کے چھوٹے سبب          دست میں چاہے ذوق کے چھوٹے کوئی جناب          روشنائی ہو یا ہی جناب</p>	<p><b>حلم</b>          کو بیٹا اور بیٹیاں جو گالی میں          غلامین کے نام طوطے بیٹے کی          طوین گنگ میں بیٹے میں ارتقا          کو حقد و دشمنی کے کسی اور نام</p>
<p>اس رخ و زلف پہ جہان قربان ہو سکتا          انھیں لغون کی طرح غم سے پریشان ہو سکتا</p>	<p>دراگادروں کے بعض صفات لب ہے          آج جو ان جسے کتھیرنی کات لب ہے</p>	<p>ادھر وہ شب بیدار سپرو کی براسے شہیر          اسکا سینہ تو رہی صندوق دلائے شہیر</p>
<p><b>حلم</b>          کلمہ کائنات میں کچھ چیزیں کا اسکان          سبب بخت کی چیزیں اسکان          کیا از جناب اصی کے اسکان          صاف قدر دان سبب بخت کی شہیر کا اسکان</p>	<p><b>حلم</b>          اصل کلمہ کہ گات افغان          اور ذوق میں چھوٹے سبب بخت          سبب بخت کی چیزیں اسکان          اس کلمہ بختی اور قدر کلمہ طوطے جان</p>	<p><b>حلم</b>          اقول یہ سبب بخت ہے میں بخت          زور دینے پر ذوق میں کچھ اور بخت          فیصلہ کرنے کی بات کا اور تو          حق سے باطل جدا ہوتا ہے بخت حق</p>
<p>پہنچ حیرت زدہ اس کان کے پرتو سے ہی          بندہ حلقہ بگوش اسکا نہ نو سے ہی</p>	<p>لب و دندان سے ہیں وہ مجھ سے دنیا کے لیے          برق امداد کے لیے شہد احباب کے لیے</p>	<p>دخل کیا شہیر بھی جو اس سے ملائے پہنچ          قدرت چھین پاک دکھائے پہنچ</p>
<p><b>حلم</b>          گورنارہ ذوق میں کچھ چیزیں          شیخ غورنیہ پر اور ان کا کیا بچہ          دیکھوئے میں نے یہ سبب بخت کی شہیر          میں تا زلف و عارف کی اور بچہ</p>	<p><b>حلم</b>          گورنارہ ذوق میں کچھ چیزیں          گورنارہ ذوق میں کچھ چیزیں          گورنارہ ذوق میں کچھ چیزیں          گورنارہ ذوق میں کچھ چیزیں</p>	<p><b>حلم</b>          راستی حق اس کی کچھ چیزیں          میں قدر اور کچھ چیزیں          ملک ثابت تعلق اور کچھ چیزیں          دست علم سے شہیر کا نشان</p>
<p>انے نے قرآن کا سبق پہلے دیا عالم کو          بے سخن جاخیزہ ان نطنے نے کیا عالم کو</p>	<p>سبق روشن ہو کر ہاں شمع حرم گردن سے          ایک اس شمع سے فانوس جہاں روشن ہے</p>	<p>دونوں ہاتھوں کو ظفر لیکے ہم چوتی تھی          اور شابت قدمی جبکہ قدم چوتی تھی</p>

<p>۱۳۱          نقش تاج خجالت عیون          سر چہرہ ان لوگوں کے لیے کی گئی          وقت کی پوس کے ہو سب تازہ دہی          جہنم کے لیے تیار تھی</p>	<p>۱۳۲          باہر میں کھینچ کر گرا کر خاک پال          صحن میں غنیمت فرشتہ ہو بیٹے چہاں          مہر کا اہمال ہو عیاش کے جو خیال          مہر پہ ہوا ہر دو چہل گئے بے خیال</p>	<p>۱۳۳          خوردن خشک پی پی مہا فقہ دم چہاں          اور غمان بخش فلک کس کجا کبار          آسمان قافل صحت بے کون خیال</p>
<p>۱۳۴          ہلدا بلوئی عباس میں حاصل ہوے          اور سر حلقہ خراک کے قابل ہوے</p>	<p>۱۳۵          کیا سپر ہو زہرہ پاک پر زریا دیکھو          صبح صادق کا شب قدر سپر یاد لیکھو</p>	<p>۱۳۶          قصد جانے کا اور دل میں بل کبار آوے          شرق سے پھر کے اور صبر میں ہوا آوے</p>
<p>۱۳۷          آئینہ صفت علی اشرف کائنات          سر پہ ہونے والا شہنشاہ نور دنیا          ناسخ تمام کتب پر جلوہ نما          کبریا شرح کو فاقوس تجلی نورا</p>	<p>۱۳۸          جلوہ گرہ زینت مبارک کیلئے کائنات          در سے کرتا آواز بیگم کائنات          آواز گرا نغمہ کی طرح آواز زبان          ایک شہنشاہی کی بجائے کائنات</p>	<p>۱۳۹          غافلوں کو دیکھو شہنشاہ کائنات          نقش علی کائنات پر ہے اور چہاں          ایک سیکنٹ میں تین تین صفت چہاں          ظہور ہر قوم پر کرم یہ طرفان کائنات</p>
<p>۱۴۰          سر نخوت جو حضور آئے اٹھائے دشمن          ہو دس معلوس میں جام بقائے دشمن</p>	<p>۱۴۱          صفت دشمن یہ جو یہ تر ظفر تیر چلیں          ملک موت سے بھی اگلے کسی تیر چلیں</p>	<p>۱۴۲          اگر جس م یہ وہ تیر بری ہو جائے          سایہ جس سائے یہ ڈالے وہ پری ہو جائے</p>
<p>۱۴۳          خجاندہ تاج کین ہو کر جہاں          زور سے اس قتل گلاہ قتل مہ چہاں          ہتھوڑیں رکھتا ہر دم سرگرداں          ہر دس دشمن کو لے کر ہونڈا زار پاد</p>	<p>۱۴۴          نقش زینت دلوں میں گزرتی ہیں          رنگا رنگ گلشن شہنشاہین          صفت کافر کو یہ زینت ہے          بارگاہ زور نام سے نظر کرتے ہیں</p>	<p>۱۴۵          جن اللہ کا بھونٹتے ہیں          انہی ہی سے نکلوم تہا اور جہاں          دل سے کتا ہو کر اب جو ہے پولا ہوا          کون آتی ہو کر جہاں جنات بیگے ہوا</p>
<p>۱۴۶          پاس گو تیغ ہمالی ہے یہ تھراتا ہے          اور سے جلاہ فلک پاس نہیں آتا ہے</p>	<p>۱۴۷          بلہ ان تیروں کا میدان کیا غلا ہے          خاک تو وہ جو فلک ہو تو نشان غلام ہو</p>	<p>۱۴۸          ایک اکبر ہو اگر اسکی شہادت ہوگی          جگہ جو جیشون میں عباس نہایت ہوگی</p>

<p>۳۴۴          ایضا سیدین کریمین علیہ السلام          وقت غیب کا ہر پڑھنے سے شاداب          ہو گیا ہے ہزاروں گن گن سلطان عرب          اور تم بھی ہو عباس علی کے خلف</p>	<p>۳۴۵          ہاؤتے تو کیا آج کل تو تیرے کلام          کی جیو میں غناش میں زینت نام          ہر سلطان کی بیٹے میں سب سے فخر نام          آج تیرا اور آقا بہ قدام بود غلام</p>	<p>۳۴۶          نیکو شہزادے کی بیٹی شہزادہ رضا          لکھ کے عمار کو قدم نہ کیا بولا          میں میں کی جیو میں کیوں میں اگر کیا          اور شہزادہ کی بیٹی میں شہزادہ</p>
<p>دعوہ الفت کا تو بھائی سے بڑا کرتے ہو          جان شیرین میں آقا بہ خدا کرتے ہو</p>	<p>جنگی و لو اوسے ہمارے کی نبی کا مدد          ذوالفقار اسد اللہ علی کا مدد</p>	<p>عرض کرنے کی بیات مجھے کیا ہو بھائی          پر کرم نے ترے گستاخ کیا ہو بھائی</p>
<p>۳۴۷          کوشش کا ہے میں وہ بھی کہتے ہو          جاننا اور بھی ہے ہوسے حضرت نور          اللہ کی خدمت کو بھی آتے ہے کجا بویا</p>	<p>۳۴۸          عالم کیو تو کیا اور نبی کی زبان          اے مگر تیرے میں غنا سے زبان          قبل خدا کا ارادہ ہوا تو ہر کلمہ          شوق اللہ سے تو قدر ہوا غنا سے زبان</p>	<p>۳۴۹          کوشش کا ہے میں وہ بھی کہتے ہو          جاننا اور بھی ہے ہوسے حضرت نور          اللہ کی خدمت کو بھی آتے ہے کجا بویا</p>
<p>اپنے بھی خرق مبارک کو کٹا دیکھتے ہیں          بیعتی جی پر نہ تجھے رن کی رضا دیکھتے ہیں</p>	<p>دل شاہ شہزاد کو میں نہیں تو رو تگی          کر شیر خفا کو میں نہیں تو رو تگی</p>	<p>بڑھ گیا اور سہارا اتھانہ اصلا مجھ کو          باب کی طرح سے آقا نے ہو یا لا مجھ کو</p>
<p>۳۵۰          تیرا رعبہ اسد اللہ میں کیوں نظر          تیری بیٹی ہے جو ہر سے ہو در دنیا</p>	<p>۳۵۱          بیعتی میں میں کیوں کیوں کیوں          واہ اسے خفا میں کیوں کیوں کیوں          ناگمان تائی ہے اور میں کیوں کیوں          چل تو بھائی سے تھا کجا واد دیکھتے ہیں</p>	<p>۳۵۲          تیرا رعبہ اسد اللہ میں کیوں نظر          تیری بیٹی ہے جو ہر سے ہو در دنیا</p>
<p>پانی خصت تو سوال ستم کا میں گے          و در میں تجھے کلا اپنا ہی ہم کا میں گے</p>	<p>داغ نامہ ہے تری میرا جگر راضی ہو          اپنے بھائی پر تو صدق ہو پھر راضی ہو</p>	<p>یا وہ ہو فوش ز شاہ شہزاد کرتے تھے          پہلے آہیں سے مجھے آپ عطا کرتے تھے</p>

<p>۱۳۱          تار چھانچا تازہ در زماست آقا          نمین جلو قصور آہو چھبے کیا          سکا کلک اشادات کیا وقت تھا          قابل اس گلشن تازہ کے گلہ آہو</p>	<p>۱۳۲          شہنشاہ تیر جانی کے گلسطہ تہی          بوسے سب زب زیادہ کو عباس علی          تیری آہون بوسے علی تہی          تھا بوسے علی آہو کر ٹوٹ گئی</p>	<p>۱۳۳          اگر دارہ زہر کے لعل سے دم          تار جہاں تیری تری تری تری تری          کسوڑنے لے لے عجبین کب کو ہم          قتل ہو کر تری تری تری تری تری</p>
<p>اس قلع سے دل تیا بخرین ہر میرا          حصہ کیا باغ شہادت میں نہیں میرا</p>	<p>یہ کہوتے بھی اب بعد کیا کرنے کا          واہ کس خوبی سے پیغام دیا کرنے کا</p>	<p>جان غموم خرین جسم میں گھرائی ہے          دو کیو لو بھائی گری میری چھلکی جاتی ہے</p>
<p>۱۳۴          ظاہر تو خودی میں نہیں کوئی          ادب افرض اگر نہیں ہوئی میں موٹھا          کس کو نہیں ترا در عیاشی عطا          ان بندہ میں کیا بوجہ نہیں</p>	<p>۱۳۵          شہنشاہ ضعیف کنی کی کوٹھیا          سوئے تھکے تازہ ہوا شاہ شہدا          داہرہ دی عیاشی تازہ کہ ہر جہاں تنہا          ہا کر وقت بازو نہیں کرتے تھا</p>	<p>۱۳۶          گو کہ شہنشاہ اور ہر ہر آہو          پرتو تری شہادت میں مثال آہو          جاسے انصاف ہر جہاں میں غلاموں کو          داغ فرما تھا آہو بھلا کوئی تری</p>
<p>کسکو یہ آہ سفارش کو بلا کے مولا          کوئی ڈونیا میں نہیں میرا وہ اے مولا</p>	<p>کہیں خوب عاشق بھی بھلا جوڑتا ہے          اپنے جیسے کاسہ لاری کوئی توڑتا ہے</p>	<p>تم سمجھتے ہو کہ شاہ میں کم جاتے ہیں          علی اگر سے زیادہ نصین ہم جاتے ہیں</p>
<p>۱۳۷          ہر آہ شہنشاہ تری تری تری تری          دل عباس کی توت تری تری تری تری          ایسھاں کی تری تری تری تری تری          چھو بیوان آہو ہوا قاسم پال</p>	<p>۱۳۸          شہنشاہ کی طرح سے تری تری تری          علی تری تری تری تری تری تری          ہر کوئی تری تری تری تری تری تری          ہر تری تری تری تری تری تری</p>	<p>۱۳۹          قلع تری تری تری تری تری تری          ہر تری تری تری تری تری تری          تری تری تری تری تری تری تری          تری تری تری تری تری تری تری</p>
<p>خوکو گلہ ازجان بخش کے دلشاد کیا          قید و نہاسے نہ اس پیدے کو آزاد کیا</p>	<p>دھیان بگن میں شاہ شہدا کا بھائی          آہو جہاں تری تری پیغام تفتہ کا بھائی</p>	<p>گشور دل کو مرے فوج قلع ٹوٹ گئی          تنے باز میں جو گری گری کر ٹوٹ گئی</p>

<p>۱۵۴          این تیر و دو دوازدهمین یعنی گنگھار          و طلوع اجازت فقر غنیمت حق انکار          ضمیمه فقر کے اگر کہیں سے ظاہر ہوا          دیکھا حضرت کو تو یہ دیکھا پیر فریاد</p>	<p>۱۵۵          بھانجی غلے کی بازو سے شعر غنیمت          اور دھڑا کر دین سر کی سکنیہ کھانج          چھوٹے انوشیخ مصمم پیر چھوٹا کلاب          اور کلاب کا جو کھوڑا رہ گیا ہے</p>	<p>۱۵۶          اپنے فرزند کو پیر اس بلا اکیار          زلفوں کو چھانک کر کہہ کر کیا بیکار          نخل ان تیرے ہلکے پیر کے چھوٹا گنگھار          چھوٹے پیر سے ہوا اس بن بن پیر پرتار</p>
<p>۱۵۷          بسیمان کستی بن یا شاہ مرینہ فریاد          پانی بن مرگی ناوان سکنیہ فریاد</p>	<p>۱۵۸          کھولدو آنکھوں کو بی بی شہ والا آیا          زندہ ہو جاو کہ بالین پر مسجا آیا</p>	<p>۱۵۹          شکل سے شان تیری ہو ہو پیرا پیرا سے          کیا کہین ہم ہی ہر ت میں چھا لکھا پارا</p>
<p>۱۶۰          اور یہ قول جو پانچویں بعد از رازہ          کوئی عاشق اور سے کیسے سکند          اب لگاؤ کے سنیہ سے منہ لگا          کی سکنیہ سے تھا کو جو جو بنی چاہ</p>	<p>۱۶۱          فقر و فاقہ جو ہو گیا ہے دار          کو کرا آنکھوں کو جانیں کو کھو گیا          خشک لب سے کھلا کر پیرا گیا          پیرا جات اور دھیان بن کھوڑا</p>	<p>۱۶۲          پیر سکنیہ کو بن گیا کہے کابھی کو تیر          دیکھا تو نش میں تیرے تیرے تیر          تھا کہ تیرا تیرے پیرا پیرا سے کجا تیر          دیکر کیا سوہا احمد کجا بن</p>
<p>۱۶۳          پہلے تھا اسپہ گمان پیرا سے غش کرنے کا          دیر گزری تو یقین ہو گیا ابر نے کا</p>	<p>۱۶۴          پیر کو ترک ہو تم لاؤ لے لا دو پانی          واسطے ساقی کو ترکے پلا دو پانی</p>	<p>۱۶۵          کی دعا حق سے شفا شاہ کے دل بند کو ہو          عوض اسکے درمن تپ مرے فرزند کو ہو</p>
<p>۱۶۶          دیکھا میں جان شکر سے پانچوں نشان          گلشن ہر در غلے کے گم نشان          دیکھا میں غش جو غش کی بنیاد ان          دیکھا میں بنی و ان نشان آہ و آہ</p>	<p>۱۶۷          پیرا سے عاشق ہی پیرا سے پیرا          لا کوئی شکر ہی جان کھو چکا          شکر تیرے کی سکنیہ نے دیکھ کر کھلا          کتنے عزم میں پیرا کو تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۶۸          بھولتی بار کیا ہے کو علیہ پرتار          اور کلاب سے پیرا پیرا سے پیرا          آوا اب ہوش میں نہ دیکھو کو پیرا پیرا          آتیر میں نے کو دیکھو ہی پیرا پیرا</p>
<p>۱۶۹          روکے رہا تقویٰ شہ پیرے بڑے پیرے میں          اہلیست نبوی گرد کھڑے بیٹھے میں</p>	<p>۱۷۰          دیکھے پانی جو سگر تو ابھی لائینگے          ورنہ دریای سے کو ترکے پیرا جائینگے</p>	<p>۱۷۱          سر تو ہم نذر نشہ جن بشر دیتے ہیں          اور غلامی میں تری اپنا پیرے میں ہیں</p>

<p>۵۹۹          خوش من کن که عجب اول و کلیدان          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          چو کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          ز تو درین خوش من اول نه چون کوه کوه</p>	<p>۵۹۲          سو با تو ز کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          مینامد کوه کوه کوه کوه کوه کوه          چو دری کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۵۹۵          ز کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>
<p>۶۰۰          مژده چون جان کوه کوه کوه کوه کوه          دشمن کیا آه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۰۱          کسی خدایت کوه کوه کوه کوه کوه          اپنے سر پر تری کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۰۲          خاک جمعیت کوه کوه کوه کوه کوه          آمد آمد کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>
<p>۶۰۳          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۰۴          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۰۵          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>
<p>۶۰۶          ستره تو این مزاج شهادت ہوگی          اور اسے شابی اقلیم نام است ہوگی</p>	<p>۶۰۷          بھاگو بھاگو بھاگو بھاگو بھاگو          یارو ہیشیار کوشمشیر خدا آتا ہے</p>	<p>۶۰۸          تہرے بھلے تو جانے دد نہ رو کو اسکو          گر بھوسہ رشاق بھرنے دو اور نہ لو کو اسکو</p>
<p>۶۰۹          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۱۰          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>	<p>۶۱۱          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه          کوه کوه کوه کوه کوه کوه کوه</p>
<p>۶۱۲          چوچی انہی کھنڈا نہ خرید اسکو تم          اوجا نیوز نیشا بانو کی کینر اسکو تم</p>	<p>۶۱۳          باد پاک کی جو یہ غصہ سے خنیاں پیکاجوری          مثل دراق صفوں کو لیکٹ پیکاجوری</p>	<p>۶۱۴          لہرین ہر طور سے لکان تانی فوس          جہان بان پیا جس کے شاہ کمان فوس</p>

<p>۵۶۲          آنکھوں سے نکل جانے والی          باندھنا تو تھوڑے سے اور درشن بہت بات چوری          تھوڑے سے کی اگر ہوتی تو خون سے تھی</p>	<p>۵۶۱          بڑھتا نہیں لیکن اور صحت میں          غمی پر اس کے سبب ہوتی ہیں اور وہ پھیلا          ان میں تھا جاحظ غلظت دار اور کبیر          ان میں ہر شے بڑھنے سے خراب ہوتی ہے</p>	<p>۵۶۰          ایک شے جہاں تک ہوتی ہے          رن سے فرار ہوا جہاں تک ہوتی ہے          فک جہاں تک ہوتی ہے تو تکلیف دہ ہے</p>
<p>۵۶۱          سب سے خراب تر اس کی ہوتی ہے          شے سے خراب تر اس کی ہوتی ہے          ماہی اور ان کو گھورتی ہے اس کا گوشت          ایک شے کا گوشت کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۵۶۰          موم کی شکل میں نکلنا اور          ہر شے کے لئے نکلنا اور اعضا          فال کی طرح شہادتی اور ملک          زراعت کی پوت کا خا جہاں تک ہوتی ہے</p>	<p>۵۵۹          پانی میں نکل کر جہاں تک ہوتی ہے          زہر سے اور کبھی کبھی اعضا          اور جانا تاں ہوا آہ میں خراب          کھ کے از دستہ نکل کر کبھی کبھی</p>
<p>۵۶۰          تھک کے زخموں کی حالت سے خراب ہوں گے          دست دیا سے پر ہل چھا پھول گئے</p>	<p>۵۵۹          طالع فوج میں ہستی کے نشان پیدائے          رن درخت میں بہت طمان اعضا سے</p>	<p>۵۵۸          طاقت جسم پمانند دکھائی اُسے          بائیں شانہ پر دہن خشک ٹھائی اُسے</p>
<p>۵۵۹          بڑھنے والی تو فوج میں بہت          بڑھنے والی تو فوج میں بہت</p>	<p>۵۵۸          خون اعلیٰ کا ہونے سے نکلنا اور          نکلنا اور چھوٹی نکلنا اور نکلنا اور          وقت سے نکلنا اور نکلنا اور نکلنا اور          نکلنا اور نکلنا اور نکلنا اور</p>	<p>۵۵۷          او سے شہادت نکلنا اور نکلنا اور          شہادت نکلنا اور نکلنا اور نکلنا اور          شہادت نکلنا اور نکلنا اور نکلنا اور          شہادت نکلنا اور نکلنا اور نکلنا اور</p>
<p>نازل کیا ہوتی قہر غلظت کی صورت          یہ مگر گسی رن میں جہاں بقتضای صورت</p>	<p>آگے غازی کے نہ زنا رہنے بھالے بھالے          نخل حرث بنے تھے تو تھے بھالے والے</p>	<p>رو کے کتے تھے کہ جب تک حرام باقی ہے          اس کی سیکھتہ سستی سستی کی کتاتی ہے</p>

<p>۱۳۱          آگمان ملک پہی کسکھا ظالم تہ          خاک پر پائی سا باہوشی حالت تہ          پھر تو غازی چھلکے پھر کھلیں          مار بھاڑ لگا کر کھیلان کبھی تہ</p>	<p>۱۳۰          جیونہ جیون گیا تہین کا خنوار          واریا راز تہ بے سارا ماضی وار          پہلے جہرہ راجے در حال تہ          بلوڑا کے تہ بھابھہ ہیرہ بیکار</p>	<p>۱۲۹          جیون تہ کا زور تھا کہ میری          کیوں تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          لاشہ کتا تھا تہ تہ تہ تہ تہ          بچا تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>۱۳۰          پار سینہ سے جو وہ نیزہ تو خنوار ہوا          سرنگون خاک پر سر در کا علم را ہوا</p>	<p>۱۲۹          رو گیا بیٹے کا اور خاک را تہ حسین          ایسا عاشق کوئی ذرا میں یا را تہ حسین</p>	<p>۱۲۸          پیاس مرده ہوں کیوں تھیں نہ ہوں          لاشہ کتا تھا تھیں تو میں شرمندہ ہوں</p>
<p>۱۳۱          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          ہم تصدق سے بھلاؤ شہا علی باہ          بعد انکے کہا شاہ نے لاشہ          چھلکا عمارت کیا جاں گریبان کھا</p>	<p>۱۳۰          کہا اور کو دریا ہوش تہ          آگمان تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          دیکھا تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۲۹          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          لاشہ کتا تھا تہ تہ تہ تہ تہ          عرض کی تہ تہ تہ تہ تہ تہ          پائی بیچا کر دیو بیچا ہوا تہ تہ</p>
<p>۱۳۱          پہلے ایک ہاتھ سے حضرت نے جگر کو تھاما          دوسرے ہاتھ سے مولائے کر کو تھاما</p>	<p>۱۳۰          دو نو آنکھوں تو نہر آنسو وہی ہتی ہر          ہر قدم ہاے چھا ہاے چھا کہتی ہے</p>	<p>۱۲۹          پانی پتی تو میں شرم ہو کے دعا میں دیتی          کر کے شانوں کے اب بھی نالامیں لیتی</p>
<p>۱۳۱          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          حال تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          کیوں تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          کیوں تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۳۰          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          اور سے لاشہ تہ تہ تہ تہ          دیکھا عیاق لاور کا تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۲۹          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>۱۳۱          سر سے کیوں تہ عمارت کو اتارا بھائی          قتل میدان میں ہوا کو نسا پیا بھائی</p>	<p>۱۳۰          یہ تو کستی تھی چھا جاتی نگالے جھکو          لاشہ کتا تھا زمین سے کھچا لے جھکو</p>	<p>۱۲۹          قتل دریا یہ بید اللہ کا دلبر ہوئے          اور پانی نہ سیکھنے کو میسر ہوئے</p>

<p>۱۲۶          بیان تحقیق کی کیفیت سے اگر کوئی شخص          بچیں وہاں کی خاطر سے چاہے وہ          پرتنا کر کہیں روکنے سے بچ سکے          بدنامی کے تعین ذرا نہ ہو مگر گمان</p>	<p>۱۲۷          بعد اذنی ہی سزاؤں کے سنبھال          ہوتے رہتوں پہلے اور بدنامی          شہتہ زاریا کہ اب وہ چاہے کو اور          لیکن کسی سے یہی حکم چاہیے</p>	<p>۱۲۸          اسے توتے کے بیچے کا ہوا میں آیا          ہم جہاں رہیں وہاں چاہے وہاں          میں ہی ہو جو اس میں ہم جہاں          تھے انہوں کو کہیں نہ ملے</p>
<p>۱۲۹          چھوڑ کر تلگو میان شہین کدھر جاؤ گی          پہلو سے لاش یہ اب دیکھیں جہاں          گئی</p>	<p>۱۳۰          غم سے صد جہاں ہوا سو قفل زار          شرم سے لوٹتا ہر خاک پر غم اور          مرا</p>	<p>۱۳۱          بنت شہ پر ہوس عباس لا و صدقہ          وہ ہوئی لاشہ عباس علی پر صدقہ</p>
<p>۱۳۲          ادا کی گئی جو کہیں نہ تھوکتا          فورا امداد سے عیش کا کیا لاشہ          اور تیرپ کہتے چار چھینے          ادا کی جانے لگا نہیں تھوکتے</p>	<p>۱۳۳          روکنا ادا کی کہیں نہ تھوکتا          باجہاں سے عیش کا کیا لاشہ          کوئی غلط شہرتا نہیں ہونا          دسواں لگا کر ہی ہو سکند دیکھا</p>	<p>۱۳۴          ادا کی گئی جو کہیں نہ تھوکتا          فورا امداد سے عیش کا کیا لاشہ          اور تیرپ کہتے چار چھینے          ادا کی جانے لگا نہیں تھوکتے</p>
<p>۱۳۵          دست رس بیار پہ عباس کی ہما نہیں          جہاں کی طرح لگاؤں کو کوئی ہما نہیں</p>	<p>۱۳۶          یا تو یان لاشہ قاسم کو لٹا و بابا          نہیں تو یان مجھے رہنے کی رضاد و بابا</p>	<p>۱۳۷          ہا سے فرزند کوئی گنتی ہوا اور دوتی ہر          رونے والی کوئی معلوم نہیں ہوتی ہر</p>
<p>۱۳۸          جو کہیں نہ تھوکتا          فورا امداد سے عیش کا کیا لاشہ          اور تیرپ کہتے چار چھینے          ادا کی جانے لگا نہیں تھوکتے</p>	<p>۱۳۹          چھوڑ کر لاشہ تھوکتا نہیں تھوکتا          بن چاہے کسی کا نہیں گھلاؤ گی          گوہن کا کہیں چھینے جانے لگاؤ گی          چھینے نہیں کی ہوا ہا بچھینے</p>	<p>۱۴۰          جو کہیں نہ تھوکتا          فورا امداد سے عیش کا کیا لاشہ          اور تیرپ کہتے چار چھینے          ادا کی جانے لگا نہیں تھوکتے</p>
<p>۱۴۱          منہ دکھاؤ نگار شاہ کی جانی تجھ کو          شرم آتی ہے کہ سوچا یا نہ یا بی تجھ کو</p>	<p>۱۴۲          آئین حرا در رسوار کو نہ لائیں بل          میرے والی کو کمان چھوڑے آئین بل</p>	<p>۱۴۳          خیر کوئی نہیں ہیں خشک نشان ہوتی ہوں          بی بی کے خدیہ کو ماور کی طرح روٹی ہوں</p>

<p>۹۹          خداوند تعالیٰ نے میری طرف سے          سب سے بڑی رحمت فرمائی ہے          کہ میں نے اس دنیا میں          اپنے لیے کچھ بھی نہیں          چاہا اور نہ ہی اس میں          کوئی چیز ہے جو میری          دلچسپی کا شایعہ ہو</p>	<p>۹۸          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے          اور میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۹۷          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے          اور میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>
<p>۱۰۰          اے خداوند تعالیٰ! شہادت ہے          کہ میں نے اس دنیا میں          کوئی چیز بھی نہیں          چاہی اور نہ ہی اس میں          کوئی چیز ہے جو میری          دلچسپی کا شایعہ ہو</p>	<p>۱۰۱          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۰۲          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>
<p>۱۰۳          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۰۴          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۰۵          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>
<p>۱۰۶          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۰۷          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۰۸          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>
<p>۱۰۹          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۱۰          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۱۱          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>
<p>۱۱۲          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۱۳          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>	<p>۱۱۴          اے میرے رب! میری          دلچسپی کو اپنی          طرف سے لے لے اور          میری دلچسپی کو          اپنی طرف سے لے لے</p>

<p>۱۰۰          بس در وقت غروب دنیا سے میرا دل مٹ گیا          تو یوں بیٹھے کیا کیا یہ نہ دیکھا سہرا          آگے احوال تو غور نہ کیا کہ کھینچوڑا          تیری سرسبز نیل دھاک کھو تو خوش ہو گیا</p>	<p>۱۰۱          غلام میں نظر ناپاک کا خواب میں بیٹھا          اور دل پہ تو تم نے سے نہ کرا کا گلنا          جو دل تھی اس سو نہ وہ غلے کا پھولنا          وہ عالم شربت پیاسے کا لانا</p>	<p>۱۰۲          اوقات میں غفلت تھی کہ بار          فورت نہ کو کیا ان میں تو کھینچ آزار          سونے تھی تو سونے تھی جو بیدار تو بیدار          بیہوش تو ہو توں جو بیدار تو بیدار</p>
<p>۱۰۳          خاک پر کوسٹا ہوا سکوا تھا اور صاحب          تو بی بیٹا اور ہے چھاتی لگا اور صاحب</p>	<p>۱۰۴          بیدار کھر عم تھی تب ہمیشہ زمان تھی          نے شانہ تھا زبانیہ زخا توں جنان تھی</p>	<p>۱۰۵          صورت جو اسے آمد نہ ہوا کی بڑی تھی          بہرون بے تعلق تصور میں کھڑی تھی</p>
<p>۱۰۶          بی بیٹا کہ کھو وہ دلی نصیب کا کدو          آگیا تاکہ غیش باد شہر عشق نہا          بس تیرا تو جو چین کا ہر احوال نہا          عرض عباس تو کر کہ ہے تیرا دل</p>	<p>۱۰۷          غلام تھی فائدہ ارا کو تھا بولیاں          تانے کیے جگ جگ گول تھا ہر آن          کئی تھی تو غور میں بیٹھے تھوڑا</p>	<p>۱۰۸          اندوختن کھڑا لڑکے سے کھینچا          گہر نہ با جو لگے بیٹھے کھینچا          وہ بیس کار نہا وہ غم کھینچا          وان سانے کھو لونا اور وہ کھینچا</p>
<p>۱۰۹          دم امداد ہوا سے بازو سے سرور دے          مدد سے اے حلقہ ساقی کو شرد دے</p>	<p>۱۱۰          او دل یہ طلسمات تھا یا خواب کیا تھا          وہ آنکھوں دیکھا کہ نہ کا توں نہا تھا</p>	<p>۱۱۱          بو چھا جو کسی لوندی نے تیار ہو کھانا          تو روکے یہ کہنا جھوٹا ہر کھانا</p>
<p>۱۱۲          جگر میں بازو توڑ کر گئی تھی          اور انجی بویا سے وہ گئی تھی          گیسو دانا شانہ سے لے لکھا گئی تھی          جو تونہ کھیا تھا وہ دھاک گئی تھی</p>	<p>۱۱۳          غم میں کھینچ کر تھی تھی تھی          تصویر تار کش تصویر تھی تھی          وہ در تھا جس کی کہ نہ بیٹھے تھی</p>	<p>۱۱۴          غم میں غم میں کھینچ کر تھی تھی          اتنا توڑ دینے اور یہ پاروں تھی تھی          تا با تہ غم میں کھینچ کر تھی تھی          اور ان میں کھینچ کر تھی تھی</p>
<p>۱۱۵          بیدار جویا تو ہوئی تو سو گئے طالع</p>	<p>۱۱۶          مظلوم سے مسو جگہ نہ ہونے کیا تھا          مظلومی و غریب سے اسے کھیر لیا تھا</p>	<p>۱۱۷          لب سے تو یہ کہنا مر مقصود ہر آگے          دل میں یہ دعا خواب میں ہر آنظر آگے</p>

<p>۱۱۷          اس وقت ستمی زبان ہے خفاک          بھوکوں کھانڈا ستمی زبان بھوکوں          ستمی حق سے خفاقی کیا اور احوال          ستمی کی کھٹکھٹ پڑاوت برہ آفاق</p>	<p>۱۱۸          اللہ          اللہ در صفت اللہ ستر کی صفت          زائد کی اس صفت کی صفت          مجاہدہ تم بھوکوں کا صفت کو صفت          خوارانہ صفت کو صفت کو صفت</p>	<p>۱۱۹          دیکھتے ہو گئی ہر اک وہ شہنشاہ          سونا تھا کہ بن فارغین پیدائشی ہر          ساقا پیدائشی پیدائشی سے وہاں          اور کشتیوں میں غلاموں کو پیدائشی</p>
<p>۱۲۰          یہ جیف جو محتاجوں کی لڑائی تھی          آگن نہیں بانو تھی جو محتاج رہا تھی</p>	<p>۱۲۱          فرزند جو بانو کے اماں جان تھے          بیباختہ آثار عبادت کے عیان تھے</p>	<p>۱۲۲          بانو یہ بیماری سرتسلیم جھکا کر          مارا تھا مجھے جا کے جلا یا مجھے آکر</p>
<p>۱۲۳          ہمارا اثر الفت ہر کامیالہ          ہر کامیالہ سبایت ہر کامیالہ          بس غفرت ہستی ہر کامیالہ          اشکوں سے صدفوں پر ہر کامیالہ</p>	<p>۱۲۴          علی قلک تو بیجا سادات          والا صدف تو بیجا سادات          مولیٰ جو بیجا سادات          زبیا صدف تو بیجا سادات</p>	<p>۱۲۵          اب بیجا بیجا بیجا بیجا          بیجا بیجا بیجا بیجا بیجا          اس نامت لذت تو بیجا بیجا          ہر کامیالہ بیجا بیجا بیجا</p>
<p>۱۲۶          سڑمہ کی جگہ چشم جہا نہ نظر تھی          آئینہ کو آئین نگہ سے نہ خبر تھی</p>	<p>۱۲۷          ستمی شکل مگر توڑی تو ہر کی خوشی          سب ایک طرف خاطر نہرا کی خوشی</p>	<p>۱۲۸          فرمایا یہ نہرا نے تسلی اُسے دیکر          سب حضرت ملک و شہنشاہ کو دیکر</p>
<p>۱۲۹          اللہ سے اچھ نہ تھی          طاق دل بانو سے اچھ نہ تھی          گو چشم کعبہ نہ سر کعبہ اچھ نہ تھی          یہ کعبہ کی جان کا کعبہ کا کعبہ نہ تھی</p>	<p>۱۳۰          اللہ سے اچھ نہ تھی          اللہ سے اچھ نہ تھی          اللہ سے اچھ نہ تھی          اللہ سے اچھ نہ تھی</p>	<p>۱۳۱          لڑکے کیلئے کیا لڑکوں کا          اور دیکھتے تھے بین بین لڑکوں کا          اس ستمی ستمی ایک ستمی لڑکوں کا          بے رحمی اس ستمی لڑکوں کا</p>
<p>۱۳۲          دریائے سفید کا شکلا ماسنہ بہا تھا          دل پر بھی سیاہی کا نہ فقط نہرا تھا</p>	<p>۱۳۳          پیٹیر جو پیاز لڑو تو مانو گے قسم کو          ممتاز کرو بہر حسین آن کے ہم کو</p>	<p>۱۳۴          اور مصحف ناطق کی تلاوت ہم جہا کی          ایسی کز زیارت ہوئی شاہ شہد کی</p>

<p><b>۱۱۱</b>          وہ بولی کہ بلی زنی نہیں بلکہ انسان          صدیق ہے یہ بولتا ہے کہ چوران          صدیق ہے تو کیا کہہ سکتا ہے چوران          صدیق ہے تو یہ بولتا ہے کہ چوران</p>	<p><b>۱۱۲</b>          وہ بولی کہ خدا صانع قدرت ہے بنایا          خود بنا تو نہ کرے گردن بنا تو نہ بچایا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا</p>	<p><b>۱۱۳</b>          افسوس کہ در صبح سلطان سارک          چلا گیا با بونے تو گیا بونے حضرت          مکن آج سے نہیں کوئی بونے کی بون          با دولت کو نہیں ہے افسوس است</p>
<p>بے اسکے ترک و ملک و زمین آئیں گے بانو          گلہ جوڑ جوگی تو سہیں آئیں گے بانو</p>	<p>دردا کہ عجب درج جن میں تھی ہر گون          گر وہ میں سن تھی تو میں تھی ہر گون</p>	<p>وہ بولی جو مہنی ہوئی اور مٹا کی          ہر گون کے کمانسل ماست ہی مٹا کی</p>
<p><b>۱۱۴</b>          وہ بولی کہ بلی زنی نہیں بلکہ انسان          صدیق ہے یہ بولتا ہے کہ چوران          صدیق ہے تو کیا کہہ سکتا ہے چوران          صدیق ہے تو یہ بولتا ہے کہ چوران</p>	<p><b>۱۱۵</b>          وہ بولی کہ خدا صانع قدرت ہے بنایا          خود بنا تو نہ کرے گردن بنا تو نہ بچایا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا</p>	<p><b>۱۱۶</b>          افسوس کہ در صبح سلطان سارک          چلا گیا با بونے تو گیا بونے حضرت          مکن آج سے نہیں کوئی بونے کی بون          با دولت کو نہیں ہے افسوس است</p>
<p>بس تناٹھا جہا کہ وہ کھنکھی میں بنا لوں          بوشاک پھالوں تجھے ریو رہیوں پھالوں</p>	<p>مشتاق ہیں بانو سے شہ تشہ گاہ کے          آتے ہیں نبی دیکھنے کو اپنی ہو کے</p>	<p>مطلوبہ و عالمہ مطلب کمان ہے          محبوب آئی مرا محبوب کمان ہے</p>
<p><b>۱۱۷</b>          وہ بولی کہ بلی زنی نہیں بلکہ انسان          صدیق ہے یہ بولتا ہے کہ چوران          صدیق ہے تو کیا کہہ سکتا ہے چوران          صدیق ہے تو یہ بولتا ہے کہ چوران</p>	<p><b>۱۱۸</b>          وہ بولی کہ خدا صانع قدرت ہے بنایا          خود بنا تو نہ کرے گردن بنا تو نہ بچایا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا          بنایا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا تو نہ بچا</p>	<p><b>۱۱۹</b>          افسوس کہ در صبح سلطان سارک          چلا گیا با بونے تو گیا بونے حضرت          مکن آج سے نہیں کوئی بونے کی بون          با دولت کو نہیں ہے افسوس است</p>
<p>کتنی تھی قضا آج یہ افشان مرہو ہو          اکہ نہ چین و دلی اگر کا مو ہو</p>	<p>سرنگے پھرتے ہوئے بازار میں لائے          مشاقق میں رس بانہ مٹکے دریا میں لائے</p>	<p>قادر تھی جو قدرت کے ہر اکا تو نہ ہر          خیر کو پہلی ٹاٹھا اعجاز نہ ہر ہر</p>

<p>۱۲۱          کیا درین بین حق و باطل و عدل و جور          با او در حق و باطل و عدل و جور          از او در حق و باطل و عدل و جور          از او در حق و باطل و عدل و جور</p>	<p>۱۲۲          بنوعی که قانع او در حق و باطل          از او در حق و باطل و عدل و جور          از او در حق و باطل و عدل و جور          از او در حق و باطل و عدل و جور</p>	<p>۱۲۳          ابوبکر صفت مال زندہ کران          علی کی طبع اسکے ہے دارستان ہو          محمد کی طبع خود غفلت جان ہو</p>
<p>۱۲۴          یہ عقد مبارک ہو حقین بھولو بھلو تم          جانانے بلایا ہے سہری جان بھلو تم</p>	<p>۱۲۵          بانو سے کہا حورون نے تسلیم کو اٹھو          مظلوم ازل آتا ہو تعظیم کو اٹھو</p>	<p>۱۲۶          گرد زمین کہے ذکر یا تو بجا ہے          دان آ رہا تھا سر کے لیے ان گرز جفا ہے</p>
<p>۱۲۷          از عواصم بنی نین فاطمہ پر کے چو سات          سرسبز کی گلہ جرس چھا نور گرات          ازین کتاب کو کھلانے کی رات</p>	<p>۱۲۸          یہ وہ تو وہ من جگاز میں لکھی ہو          یہ وہ تو وہ من جگاز میں لکھی ہو          فانی کو سخی ہو توکل اور غمی ہو</p>	<p>۱۲۹          کچھ تو بیجا اور غلیل کو بجا ہے          یہ مذہبی اور عاشق تہ و ترازو          محبوب جھا کا ہے سر ہا ہ تھا ہے          لیکن بد وقت خوب بھرا ہے</p>
<p>۱۳۰          اسپن کیا پتلیوں کو حور ملک نے          صرتے کیے انجم کے گہر ہر ملک نے</p>	<p>۱۳۱          تم فاقون سے یعقوب صفت اسی کہ ہے          تو یوسف کنعان شہادت کا پدہ ہے</p>	<p>۱۳۲          یہ ہم شفاعت کے لیے روح قوی ہو          یہ کشتی امت کے لیے نوح نبی ہو</p>
<p>۱۳۳          نغمہ نغمہ نغمہ نغمہ نغمہ نغمہ نغمہ          فغان فغان فغان فغان فغان فغان          فغان فغان فغان فغان فغان فغان          فغان فغان فغان فغان فغان فغان</p>	<p>۱۳۴          یہ اس ایسا ہے کہ غم کا تان          دان غم ہے غم جو جان غم کا تان          داؤد کو وہ جگہ تم کو تان          اس کو کہ سلوم کو کس کو تان</p>	<p>۱۳۵          اور میں تبین ہو کر تان          وہ غم غلاموں کے لیے تان          جا اسکو کون غم میں نے کا تان          یہ ہو وہ سلیمان کو کس کو تان</p>
<p>۱۳۶          یہ کلمہ گروہ عقد ثریا نے بھی دہا کی          جان شب ہی یہ عقد ہر خیر سنا کی</p>	<p>۱۳۷          داؤد بناتے تھے زرہ سب نے سنا ہے          یہ خود زرہ عاقبت خلق کھلا ہے</p>	<p>۱۳۸          سخی یہ ہو دھوپ میں بیسا جو بگا          طائر تو میں کیا روح امین ماہر بگا</p>

<p>۱۴۱          باؤنے گہو بزبان عرش          اشک کی قدرت اسے اکل نظر ہی          سر کو چھو جس کے گوش غلظت کا          مولیٰ اسی عرش پر جان ناپائی</p>	<p>۱۴۲          آنجن وقت صفت اکل اکل شہو          تعلیم کا اس کے لیے نامت پر نور          دیکھا تو ایک کے آئے کا جو دست          دردم نہ کیا اسے بین کون کون</p>	<p>۱۴۳          ہر صبح یکایک منبر جی سے          بان طبع نور شہد رضا ن نظری کو          کر کرب بدلتی عبادت سے ہمیں او          نہ کرم عبادت کی بجاوین باوہری کو</p>
<p>۱۴۴          ہر خط جبین تک یہ جب ہو گا زمین پر          بجائے جگہ جوں یہ سر عرش برین پر</p>	<p>۱۴۵          انداز رکوع ابرو سے پر خمے دکھایا          سجدہ سر سلطان عالم نے دکھایا</p>	<p>۱۴۶          حضرت ہشمت تو را ہی صبح عشا ہے          ظہرین کو کیسے جو شمن تو بجا ہے</p>
<p>۱۴۷          ہر روز نور خورشید لب لعل پیچیدہ          اک آبرو عیان پختی امواع ہو گیا          پیش لب جان بخش حضور خط زریا          تو ہم کین دفتر اعجاز سب بجا</p>	<p>۱۴۸          خط جمل جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>	<p>۱۴۹          کمال صحت نظر نور چشم تنی آگاہ          کس دست پر اس کے تالان بظلمہ          بینی کا جو با بین نفع کون شہادہ          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>
<p>۱۵۰          جس ایک گروہ واہر اک مید کی ہوئے          سو کھولنے کو اسے چھری سیدی ہوئے</p>	<p>۱۵۱          بتلی سے عیان قدرت حق پیش نگہ ہو          عالم میں ہین ظلمت نور ایک جگہ ہو</p>	<p>۱۵۲          ہر دست عیان تھا ہر طلعت مہ نو کی          حاصل بیان ہر روز نور دیت مہ نو کی</p>
<p>۱۵۳          اور جاہ و دن اپنے شہر کان          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>	<p>۱۵۴          خانہ شہادہ دعا سب کج دہ          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>	<p>۱۵۵          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>
<p>۱۵۶          دی عرابہ اسے بین چار مقر بھی          لیاس بھی دیریں بھی لی بھی نضر بھی</p>	<p>۱۵۷          امت نے سر پاک کو جب کالیا تھا          یا مال سرا یا اسی کعبہ کو کیا تھا</p>	<p>۱۵۸          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور          ہر خط جہرہ نور شہد نور</p>

<p>۱۳۱          اب اپنے غلام بھی ہوئی زیارت          سے فرما میں اس میں کسی کو نہ          تے کہ کسی نے کسی کا تو کیا          نہیں تو میں نے نہ کیا ہے</p>	<p>۱۳۲          تھی کھی کھا پوری لقا نہ جوار          جو اس میں جاؤ رخصتی شمار          کیا نہ عمال علی کی ہوں طرفدار          ناموں میں کسی کو جو سید ابرار</p>	<p>۱۳۳          اقتدار اللہ میں نہیں نہ آئی          مسجد میں ہو پوچھی ہوئی کالی کس کالی          ایمان کی دولت اس واسطے پائی          اور اپنی حاجتیں بہر حال اڑھائی</p>
<p>۱۳۴          یہ ہوگی زیارت تجھے تب خبر سنا کی          یا لون سے زمین جھاڑو کی جب کوئی لگی</p>	<p>۱۳۵          دامن سے مرے ہاتھ نہ مس ہوئے کسی کا          دامن ہو رہے ہاتھ میں فرزند علی کا</p>	<p>۱۳۶          ممتاز ہوئی عقد سے فرزند علی کے          اشد کے گھر سے وہ گئی گھر میں نبی کے</p>
<p>۱۳۷          اس کے بلبلوں میں سے اس کی          غلامی اگر کوئی دیکھے اس کی          چھوڑ دے تو اسے پتہ نہیں          ہے کہ اسے کیا ہے کیا ہے</p>	<p>۱۳۸          کاروں کی وہ تو تھی تار میں          چادر کے تو پنے کا میں بھی تھا          بار آتی ہو کب پور کی زینب</p>	<p>۱۳۹          ریشم کے عقورن کے تسلیم دار کی          سیاقی نے میں کھسکے بلبلوں کو پائی          اور جو پھیلے بیٹھے کسی جا رہا کی          زہر آ کر جو پھانکا ازینتے تھا کی</p>
<p>۱۴۰          آفت میں ہیست میں خبر میں توئی          زندان میں کیلئے کا میں کہہ بھگے وہی</p>	<p>۱۴۱          تھا حکم نبی کے کوئی چادر نہ کسی کی          سو چھین لی اس کے رو آں نبی کی</p>	<p>۱۴۲          اس دڑ کے ارمان ہی میں مر گئیں نہ ترا          دیکھا نہ سہو کو کہ سفر گئیں نہ ترا</p>
<p>۱۴۳          زندان میں اس کے زینب کوئی          تھی شام کو غم نہ تھا میں کوئی          جب غلاموں کے ہنگام میں کوئی          چوڑا کر اسباب پیوس ہوئے تیار</p>	<p>۱۴۴          اس زینب کا حکم تو تو نہیں          ہوں تو سواری کے لیے نہ بیان          جو نام اس میں تھا کہ کی تھی حیات          بازو نہ رہا تو نہ ہو پوچھی بات</p>	<p>۱۴۵          ارتقن گلان باغ میں نہیں          یوں کچھ میں خوشخوار آدمی نہیں          اندر سے فاضل ہئی بانو سے نہ دن          ہوا تو باغ میں کھنڈن ان خوشی میں</p>
<p>۱۴۶          باہر جو نکل میں ہوا حیران ہوئی بانو          گھر چھوڑ دیا مجھ سے میں نہ جان ہوئی بانو</p>	<p>۱۴۷          نے ملوک تھا گردن میں زینب تھی پامین          پر سب یہ پینٹے کو ملا کرب و بلا میں</p>	<p>۱۴۸          ایک ایک کو آزاد کیا فرو کرم سے          شہین رہی خدمت کو پر آزاد تھی غم سے</p>

<p><b>دفعہ ۱۴</b>          اکبر نے اپنے بیٹے کو کاشمیر بھیجا کہ وہ          آریستہ ہونے میں اس کو نصیب دے          اور عرض کی کہ اگر یہ خوش ہو تو</p>	<p><b>دفعہ ۱۵</b>          پھر وہاں کے خاندان سے وہ بولی کہ          شہزادے کو آزاد کرنا اور اسے کاشمیر میں بھیجا          کچھ خرچہ دے اور اس کو کمزور ہونے سے بچا          اور اسے بھیجا کہ جو داروغہ میں جانا</p>	<p><b>دفعہ ۱۶</b>          پھر حضرت صاحبزادے نے اپنے بیٹے کو          اور بولی خوار خوار اسے کاشمیر میں بھیجا          باہر سے سفارش کر کے اسے کاشمیر میں          میں نے تعین کیا اور اسے کاشمیر میں بھیجا</p>
<p>سب کا کہ میں تم خاطر کے نور نظر ہو          ہر عین خوشی میری جو منظور نظر ہو</p>	<p>شیرین کوئی بیڑا ان کے اب تھے وہی          اک روز وہ ہوگا کہ یہاں دیکھتے ہیں</p>	<p>عابد سے عجب طرح جلاہوتی تھی شیرین          یان و تے مجھے جلاہوتی دل تھی شیرین</p>
<p><b>دفعہ ۱۷</b>          ہر جوان کو کاشمیر بھیجا کہ وہ          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>	<p><b>دفعہ ۱۸</b>          ہر دفعہ اپنے بیٹے کو کاشمیر میں بھیجا          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>	<p><b>دفعہ ۱۹</b>          ہر دفعہ اپنے بیٹے کو کاشمیر میں بھیجا          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>
<p>مطلب تو ہے خوشنودی شاہ و جہان سے          بخشا دل و جان سے اسے جہان جہان سے</p>	<p>فطرس کا شرف آج مجھے حق نے دیا ہی          شہزادہ جبریل نے آزاد کیا ہی</p>	<p>سوغات ہر آن کچھ عین ہر کار کسی کو          تو بھیج دے ہر جا سے درد آں نبی کو</p>
<p><b>دفعہ ۲۰</b>          ہر دفعہ اپنے بیٹے کو کاشمیر میں بھیجا          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>	<p><b>دفعہ ۲۱</b>          ہر دفعہ اپنے بیٹے کو کاشمیر میں بھیجا          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>	<p><b>دفعہ ۲۲</b>          ہر دفعہ اپنے بیٹے کو کاشمیر میں بھیجا          شیرین کی خدمت میں اسے کاشمیر میں بھیجا          اور اسے بھیجا کہ وہ اسے کاشمیر میں بھیجا</p>
<p>واللہ بدو نہ پر بھی مجھے نیک نظر ہے          درد کاشمیر میں یہ پد پد میری ایک نظر ہے</p>	<p>بھیجاؤں جو سوغات نہ رکھی میری          مشکل میں پکاروں تو مدد بھیجی میری</p>	<p>دنیا کا مجھے سب ختم دہا ہوا کہ          اور ہونے کے لئے سہرا ہوا کہ</p>

<p>۵۶۳ ایسا نور ہے کہ باہر میں اندر کی کوئی بات نہ ہو اب بعض چیزیں کی تواریخ نہ ملے آراہ و ہوشیاری اور سیرت کا پھل پانچ</p>	<p>۵۶۴ پہلے سے ہی ہرگز اور کون سا عدا غفار یکہ کون سا عدا غفار فران صوابی اور کون سا عدا غفار حاشی کرے سب بدوں کا جو خان</p>	<p>۵۶۵ ہلکے پور نام کا سکن آسیا ہے غرض ایک بیوی تھا تو اس میں جب شب کی سوئی تاجا وہ اندر میں جو قدر کو شیریں کی کی تو غافل شیریں</p>
<p>۵۶۶ ہاتھ کی ندا آئی یہ مظلوم اتل ہو تقدیر میں اگر کبر کی فقط برجی کا چرخ</p>	<p>۵۶۷ اشد سے بر خلق کے کوائے کا وعدہ اس بندہ حق سے کر دکھ جانے کا وعدہ</p>	<p>۵۶۸ دیدار ہیمبر کا ملا دین خدا کا رودن کیا شیریں نے گھر اُس ہن نا کا</p>
<p>۵۶۹ انقصہ گشاہ کے عجب کو خوشی تیر دنے ہلکے جیکان کے چھوٹے گر نہ ہو میں جس کو کہتے وہ چھوٹے فران کی آری سے ہو کیا رو جو کسب</p>	<p>۵۷۰ پہلی سے خاک ہے یون کیا بار اچھا تر علم کے کان میں تا ہوں تار اُس تک کا جن کے چھوٹے کا زما جا تو بیا در اور بویا یوں سوار</p>	<p>۵۷۱ کون سے چھوٹے سے دیکھتے تھے کہنی تھی بھی دوسری ان کی کسب نام ایک کاجا اور ایک کا کرا</p>
<p>۵۷۲ یا شاہ میں مدد سے میں خدا پر تلو گے اس طرح جو روئے ہو تو کیا پھر نہ ملو گے</p>	<p>۵۷۳ پیا سا کئی دن کا تر گھر آئیگا شہر پیا سا ہی ترے گھر سے چلا جائیگا شہر</p>	<p>۵۷۴ دونوں سے عیان حق رب زلی ہو بس نام بھرا ایک نبی ایک علی ہو</p>
<p>۵۷۴ اب دے قصہ میں غلام کا یا تو چھ قدوں سے لگا خور و ناه یکہ میں سے آنے کا خدہ کر دند فرزند نبی میں صفت کون خاہ</p>	<p>۵۷۵ دہ بولی جلا باندہ میں خفہ خفہ کا چھوٹے چھوٹے چو بچا لے تو شیریں کے اور کون سا اتے میں کلمے چھوٹے اور کون سا</p>	<p>۵۷۶ گیا ہے بیان کی تھی عادت میں مولانا نے آئیں تو زرا شہر نہ کرنا میں اونہی ہوں دنیا تو غلام کا جو ادا قدرت میں کہتے سوار اور ہوشی</p>
<p>۵۷۷ میراث نبی پائی ہو فرزند علی نے فصدہ کی صیافت تو ترک تھی نبی نے</p>	<p>۵۷۸ کچھ یوں دعا میں نے غم سے ہیں بھی آزاد خدا کرنے جنم سے ہیں بھی</p>	<p>۵۷۹ وہ کہتا تھا تو انکی میں نکاح یہ گھر نکاح تقدیر کی تھی کہ آئیگا سر نکاح</p>

<p>۱۷۷ دن بوجھا تھا آدرا اور اسکے چہرہ پر تکب و تعجب کی شکل تھی وہ عاشق و مہربان مقرر ہو گیا اور اسے قدر تاریخ مقرر ہو گیا</p>	<p>۱۷۸ جاگاہ ہوا شاہ سے برگشتہ زمانا جاہز کیا فرزند پیر کا ستا مسلم کا مذہب سے ہو کر وہ مسیحی بنا اس لئے کہ وہ مسیحی بن گیا اور ان</p>	<p>۱۷۹ ہر ایمان تھی نہیں بلکہ ہر ایمان وہ تھی نہیں بلکہ ہر ایمان وہ تھی نہیں بلکہ ہر ایمان وہ تھی نہیں بلکہ ہر ایمان</p>
<p>۱۸۰ کتابیریہ دل نیکے مولانا سے گھر میں یا ماہ حرم میں ویاماہ صفر میں</p>	<p>۱۸۱ وان نکلے نبی قبر سے اور شاہ وطن بان روح نکلے لگی شیریں کی بدن سے</p>	<p>۱۸۲ پوشاک کی کچھ جگہ خبر سے نہ ردا کی اشدہ اخیر کرے آل عباس کی</p>
<p>۱۸۳ طالع کو عجب افقت سلطان تھی آج کل کے دور الی وہ عشاق و قہر تھی تبی عنایت قلبیہ ہوسے حرم تھی</p>	<p>۱۸۴ قدیر زمان زینبہ راجا کو بھاری شیر میں بیان وہ سبھی ان کھینچا گھر کے کھینچا وہ کے کھینچا رہے دن آج جا کے سہراہ عالی</p>	<p>۱۸۵ سلطان کو عجب افقت سلطان تھی تبی عنایت قلبیہ ہوسے حرم تھی تبی عنایت قلبیہ ہوسے حرم تھی</p>
<p>۱۸۶ غش کرتی تھی اقرا امام دو جہان پر اسکی نہ خبر تھی کہ سر آید گلستان پر</p>	<p>۱۸۷ دنیا میں دن میں وہ نہیں نیا کی خبر ہی لوگوں کو تھیں کچھ دلبر زہرا کی خبر ہی</p>	<p>۱۸۸ ہو جو بگر حال مرا غیر نہیں ہے لوگوں کو بسر فاطمہ کی خبر نہیں ہے</p>
<p>۱۸۹ اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا</p>	<p>۱۹۰ کئی جو اپنے شہر سے کھینچا کئی جو اپنے شہر سے کھینچا کئی جو اپنے شہر سے کھینچا</p>	<p>۱۹۱ اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا اور وہ بھی پسوا نور کو کھینچا</p>
<p>۱۹۲ شہر کے لیے تیار کبھی کرتی غنڈا کو موجود نہ آتے تو کھلائی قہر اکو</p>	<p>۱۹۳ اندیشوں سے حال کو تبدیل کیا تھا پوشاک بدلنا بھی بڑھ چھوڑ دیا تھا</p>	<p>۱۹۴ کئی اب دم تھانے مہمانی سے مرنے کہ ہوئی کو نہ میں تو ربانی سلم</p>

<p>۱۴۸          ایک کونکہ ہوا کہ وہ بڑا کھانا کھا کر          اور باقیوں میں لے کر گئے اور کھانا کھا کر          کو چون میں لے گئے اور کھانا کھا کر          یہ حادثہ اور ایسا عجیب و غریب</p>	<p>۱۴۹          ایک کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>	<p>۱۵۰          اول گو اور اترتی سے تندرہ بانی          اور یہ میں پتی پتی بھی کر کے اور پانی          آج کے قصور میں یہ بھی ایک کھانا          کھانے کو میں ہوا اور جو کھانا کھا کر</p>
<p>۱۴۹          دو بچے کھنے مسلم کے ہمارے گئے شیرین          کو نے میں سرانے بھی اور تاکر گئے شیرین</p>	<p>۱۵۱          اے لشکر کو کمد و کہ دل میرا خرب          یہ جنگ حسین بن علی سے تو میں ہے</p>	<p>۱۵۲          گو سر وہ نہیں یا پتی تو یہ ایو شدہ دین ہے          پر یہ بھی میرے نہیں ہی کیا کہ نہیں ہے</p>
<p>۱۵۰          ایسی ہی خیراتی تھی اور نہ کہ          ایک عجیب و غریب کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>	<p>۱۵۱          وہ جو کہ کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>	<p>۱۵۲          پیدا ہوا نہ کہ کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>
<p>۱۵۱          گاہے یہ خبر آئی کہ بین رنج و بلا میں          اغانی کے کہ فہل ہوں کرتے بلا میں</p>	<p>۱۵۲          یہ فوج ستم قتل کو سید کے جلی ہے          سید تو نے میں جین بن علی ہے</p>	<p>۱۵۳          شیر میں ہی تاک جاگ گیا نہ تھی غزین          زہر نے کفن بھارا تھا یان کر بے بلا میں</p>
<p>۱۵۲          گزرا ہم یہ ایک اسی طرح کھانا کھا کر          پیدا ہوا اور جانے کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>	<p>۱۵۳          شیر میں پتہ اور کھانا کھا کر          اندر ہوندا تھا سید کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>	<p>۱۵۴          ان صحت سے کھانا کھا کر          اس میں پتہ کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر          کھانا کھا کر اور کھانا کھا کر</p>
<p>۱۵۳          اہر شہر سے تھیا رہنے ہی تی میں فوج میں          کو نے سے شہر رو چلا جا ہی میں فوج میں</p>	<p>۱۵۴          یان میاں سے سوزش تھی شدہ دین گلے میں          دان بابائی انکے لگا شیر میں کے گلے میں</p>	<p>۱۵۵          خمر سے رگ حلق جو کھنے لگی ہو ہی          گردن سے تبول کے پینے لگی ہو ہی</p>

<p>۱۵۴          ادنیٰ نہ لکھا کہ کوئی تہی تہی زبان          جہنم میں چلی تہی تہی صلا کی کر بائی          غش ہو گیا آخر اسد شد کا بائی          جان کو کا ربا بدہ ظالم کا بائی</p>	<p>۱۵۳          دنیا میں ہی جا پکڑی ایک سریا ہی          اس کس شہادت تہی تہی کو گواہی          شہوت نے جو بھی نہ لے میں تباہی          تو ہے کہ اس وقت میں ہو تو گواہی</p>	<p>۱۵۲          بیعت تہی تہی تہی تہی کو نہایت          اب کا کھینے ہے اربہ بیعت تہی تہی          جہنم کے اکل ختم وراثت          اسوا ہوا تو نہ بسبب بیعت</p>
<p>۱۵۵          یان سر ہوا گردن سے جہد بسط تہی کا          دان لئے لگا خیر حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۵۶          تو نے بھی نہ شاور جو بالاس ہوا ہے          تا عرض برین ہاے حسنا کی صدار ہے</p>	<p>۱۵۷          سجا و شتر بان بنے آل عبا کے          تیزوں یہ دھرے ظالموں شتر خان کے</p>
<p>۱۵۸          لکھا کہ کسی عالم دشمن ہو گیا          تا عالم بالاتہ بالا ہوا عالم          پونہ گن میں ہو سب پر علم          جن لشکر خود ملک کرے تو علم</p>	<p>۱۵۹          اس وقت زندوں کی تباہی نظر          احوال جان کو بیا بیا نظر          علم کی ہر جا تو تہی تہی نظر          جہنم میں جہنم میں تہی تہی نظر</p>	<p>۱۶۰          طرح رشاہ نے نہ ہے یہ جہاں          تہی تہی تہی تہی تہی تہی تہی          خان تو تہی تہی تہی تہی تہی          ابراہیم تہی تہی تہی تہی تہی</p>
<p>۱۶۱          اگر جو علی بیٹے کے لاشے سے ملے تھے          اس صدمہ سے جو وہ طبع کہا رہ گئے</p>	<p>۱۶۲          یا فرج کوئی بندہ مقبول ہوا ہے          یا فاطمہ کا لاڈلا مقبول ہوا ہے</p>	<p>۱۶۳          یا شاہ نجف دیکھو تو کیا کرتا ہے شہر          دو دعدوں کو اک سر سے فنا کرنا ہے شہر</p>
<p>۱۶۴          دنیا میں اس وقت قیامت ہے تہی تہی          اور ظالموں کے تہی تہی تہی تہی          آتش کے لئے ہے جو تہی تہی تہی          تہی تہی تہی تہی تہی تہی</p>	<p>۱۶۵          لکھا ہوا شہر تہی تہی تہی تہی          ہر جا پکڑی تہی تہی تہی تہی          شہر میں سے لگاتار تہی تہی تہی          عالم میں رہا تہی تہی تہی تہی</p>	<p>۱۶۶          توڑا لکھا کہ تہی تہی تہی تہی          صدر تہی تہی تہی تہی تہی تہی          آواز تہی تہی تہی تہی تہی          میں تہی تہی تہی تہی تہی تہی</p>
<p>۱۶۷          دان گن میں تھا عم شاہ ذر میں          یان طوق سے خورشید امانت تھا گن میں</p>	<p>۱۶۸          اس تہر سے رہتا نہ اثر کوں مکان کا          پر سچ میں ہی پاؤں مادم وہاں کا</p>	<p>۱۶۹          لیکن مرا وعدہ بھی وفا کیو شہر          اُمت کو قیامت میں بچا کیو شہر</p>

<p>۵۹۸          قطعہ سران حرم کو لیے ہرگز          نقل سے ہوئے شاہان شاہان بخارا          کب سب بچکر ان صدقہ میں کوئی نہ          گو یا با ب عمارتے کتا قارخانہ</p>	<p>۵۹۷          کتنے تھے عدویا میں تم کچھ ہو حکومت          جا میں تو کھلا بانہ میں ہر ظلم          آج منہ سے نہ اس جلیج میں ہر ظلم          کتا قارخانہ شہری قند سے میں ہوں</p>	<p>۵۹۶          علم ہر سے میں شیرین میں ان کو          سہ لاکھ دو لاکھ سے ہر عداوت مرا قات          اٹھنے جا تو وہ نہ کتب کو میں ہو گا          کتا قارخانہ شہری قند سے میں ہوں</p>
<p>مشتاق درمی شام دس مرتبہ ہو شیرین          پوچھو تو کسی سے کہ ہر رہی ہو شیرین</p>	<p>گر خلق سب کت ہو بردا کچھ کیا ہو          شیرین ہو جس کت اسی کت ہوا ہو</p>	<p>دیکھا ہو ابھی میں میں شیرین کتے          پر غم بھی بہت تھے کھیند میں بھی بہت تھے</p>
<p>۵۹۹          بے صلہ و سب تھا میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتے کتے کتا قارخانہ          ہر شیرین بچکر وہ تھے کتا قارخانہ          کتا قارخانہ کتا قارخانہ کتا قارخانہ</p>	<p>۵۹۸          کتنے تھے کتا قارخانہ میں ہر ظلم          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ</p>	<p>۵۹۷          کتنے تھے کتا قارخانہ میں ہر ظلم          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ</p>
<p>کہتی تھی سیکھتا کہ جہاں جا سوا یا          یا بی مجھے پہلے وہاں بلوا سوا یا</p>	<p>پر جھکو ملاقات سے درمیش جیا ہے          میں قید ہوں ہر والدہ صبا کا کھلا ہو</p>	<p>آقا جو دراپوچھے کر کیا کرتی ہو شیرین          کہیو کہ شتاب آؤ دعا کرتی ہو شیرین</p>
<p>۶۰۰          عداوت تھی کتا قارخانہ میں ہر ظلم          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ</p>	<p>۵۹۹          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ</p>	<p>۵۹۸          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ          کتا قارخانہ میں کتا قارخانہ</p>
<p>سے ہو کیا واسطہ ہو شیرین کہ کتے سے          یہ کہتے تھے جہاں کا دعدہ ہو میر سے</p>	<p>دعدہ ترالایا ہی میں نہت بلا سے          پر کہ لکھی میں یہاں سے جہاں سے بھی یہاں سے</p>	<p>تس نہ تھے تھی تو بہ ہوئے اکبر          شیرین کے پہلو میں کتے ہوئے اکبر</p>

<p><b>حکایت</b>          بیان سے تو دراز ہوا یہ ماضی سوز          منزل سے خط سے بھی زور آدھرا ل          تازہ تازہ چار چار ہفت آگے تو تشریح</p>	<p><b>حکایت</b>          کیا دانی کی ہوئی تھی کہ دانی          مان ہنسنی کی بولیں تھیں بولیں          جو اس سے بچا بچوں کہ میں کا کھٹھال          آئے دن کا زود حال ہوا کھال</p>	<p><b>حکایت</b>          رہتا ہوا گھر گھر چھوٹا ہوا ہزار          شیون نے جو بچا تو تھا اچھی غور          راستہ میں نشان تھی میں شکر کا شمار          بیان نظر پر ہے کہ تازہ غور</p>
<p>دیکھا تو نہ اکبر نہ حسین ابن علی ہے          اک نیز ہے بلکہ سر ہنشل بھی ہے</p>	<p>اگے تھے یہ سب پردہ نشین مجھے ہیں اب ہیں          وارث تو دفعا کر گئے ہوا رشتے سب ہیں</p>	<p>نسبت نہیں اس فوج کو فوج شہدین سے          یہ فوج تو زندگی لیے آتی ہو کہیں سے</p>
<p><b>حکایت</b>          کا ہر خط سے کہتے ہیں ہر خط سے          بڑا بیٹن میں شکر تھی جس سے ہوا          نہ ہی کبھی اور نہ تو بچہ بڑا بیٹن          چاہے جی جی کسی کس پر نہیں نما</p>	<p><b>حکایت</b>          کھانا بیٹن میں کہتے ہیں نہ دنیا          کھانا بیٹن میں تھی تھی تھی با          بچہ بیٹن میں تھی تھی تھی تھی          دکھانے لگا کہ بچہ بیٹن میں</p>	<p><b>حکایت</b>          ان قبیلوں کی بنا دیکھا نہیں تھا          اک اور کو درود میں ان میں نہیں تھا          غش کھٹکے جو گناہ میں نہیں کوئی تھا          اب جی سے وہ لگا تھا ہر جگہ</p>
<p>گردن نہ اٹھائی ہیں دھو کو نہ ا دھو کو          بچے لے گودوں میں جھکائے ہوئے سر کو</p>	<p>وارث تو ہیں یہ تو ہیں یہ تو ہیں          اب یہ جو نہیں سر پر تھیں کھلے گاہک</p>	<p>ہر وزن میں پرست میں آفت ہے جہا ہے          اور پرست و دھوپ میں تہہ دن کا ہوا ہے</p>
<p><b>حکایت</b>          کیا ہوا کہ ملوک کلاں میں گئی          فتن ہو جاوے زبون کی آواز صاحب آزار          ماہیت کے آئے کہ اور صاحب آزار          کیا ہو چو میں اس فتنے کا رشتہ ہوا</p>	<p><b>حکایت</b>          اگلے یہ وہ دہلیت اور کسے بولے          تہہ کوں ہو کس کا ہر کھلے ہر کھلے          دل تھا کہ تہہ تو تہہ یہ ماہ ہو کھلے          جو ان غریب ابن غریب کوں کیا</p>	<p><b>حکایت</b>          کون کی کس فتنہ میں کون کی کون کی          ہر کس کی زبان کون کی کون کی          کہیں میں کہتے تھے وہ عبادت کے          شب کو آئی تھانے تھے تہہ کھلے</p>
<p>وہ بولے میں بن باجگ کھلتا ہوں بھائی          وارث تو نہ کہا کہ میں خرماتا ہوں بھائی</p>	<p>مظلوم اسے کہتے ہیں جس کا کہ یہ سر ہے          اور فوج جو یہ گرد ہوا سب فوج عمر ہے</p>	<p>بندی ہیں یہ سب پردہ نشینان عرب کی          تو اسنے خبر لہو چھو سلطان عرب کی</p>

<p><b>حالا</b>          اوی نہ بکھا کر جو بیٹے شام          آجوتی قلعہ شہین سپہ شام          چو نہ ہوئی شہین سپہ شام          دونوں آئے گا اور اشدان یونام</p>	<p><b>والہ</b>          کبر کا نہ سرفا سم تھا عالم          منہا تو کی اچھوئیں درد کا نام          زینب کے کھیلنے کی بھی اسم          انصاف کو کھیلے ہیں کس نام آدم</p>	<p><b>حالا</b>          فقہ زینب شہید جو شہین کو نایاب          دل کے گاہ وہ قافلہ اور آریا          قلعہ سے جوتی تو قیامت نے کھلایا          فیروز بن سمر خاں کھیلچو خوش سبایا</p>
<p>بوجھا یہ سکینہ نے کہ لوگو کہہ آئے          بلا اسر شہین کہ شہین کے کھو آئے</p>	<p>درد اٹھا ہر دور و کمرے دل میں بلوں          نیز سے آرا تو کھیلے سے لگا لون</p>	<p>نیزون یہ شہیدوں کے کسی سرف نظر آئے          شب کو کسی خورد شہ منور نظر آئے</p>
<p><b>حالا</b>          سوخت کا نقشہ میں گھاڑتا ہوں کھل          اس سو تو زمین کے شہین سپہ شہین          اور عین چونکے شہین سپہ شہین          اور خاک پہ کھیلے ہوئے اس پہ شہین</p>	<p><b>حالا</b>          باؤس ہنسن کے قیام کے چاری          اسی حال کھیلنے تری اور عین شہین          بیخام کا وقت اور نیز سکی ساری          نیز شہین ان میں یہ نقد یہ قاری</p>	<p><b>حالا</b>          بیان انوشہ کہیں قریب سے کھلایا          باؤس کا بہت سہل کھیل سے بچایا          گھر کے کھیلنے سے کھل گئے وہ دھیایا          بی بی کے عین قرآن نام نہ لایا</p>
<p>جو خاص خیزان شہ قلعہ شکن تھے          بالکل وہ پہ قلعہ گرفتار رس تھے</p>	<p>ان دو دھبھری باجھوں پہ زانی قداہو          لٹکوں میں دوت پہ تمام سہل ہو</p>	<p>پہچان لے شہین کہیں ایسا غضب ہو          سو قوت صدرا حسینا کی بھی اب ہو</p>
<p><b>حالا</b>          آگے تک کہ آئے گا وہاں          اس ست کو کھیلے شہین سپہ شہین          نیزون کے کھیلے شہین سپہ شہین          سرف شہین کی دروغا بھی قلعہ کا دارا</p>	<p><b>حالا</b>          کھیلے عین دھبھری گھیلان          جلائی بھی کھیلے عین شہین          خواہ تو شہین کھیلے عین شہین          نیز شہین کی کھیلے عین شہین</p>	<p><b>حالا</b>          باقہ کی کہ اس کے بیان کھیلے          نمودار ایسا نہ لایا شہین دارا          اور اسی بندے اچھوئیں کھیلے          شہین نے کھیلے بی اور دھیادھر تو</p>
<p>زلف سرف شہین کھری ہوئی منہ پہ پڑی تھی          نیزے کے لیے خاطر نہ رنگے کھری تھی</p>	<p>تھی سرف شہین کرتے کو پھیلائے سکینہ          نو حد سرف شہین کا تھا ہاے سکینہ</p>	<p>گو خاک پہ تم حال غریبی ہو بی بی          پر کسی مشاہیر بی بی سے ہو بی بی</p>

<p><b>۱۲۱</b>          آج ہی حال بجاورد سے دیکھا          یاد آیا ہے باؤ نے شکر کا تقاضا          اس شہر سے نہیں رہی کئی دن کیا          رہیں ہیں کہیں تین روز نہیں بوا</p>	<p><b>۱۲۰</b>          باؤ نے شکر اور بی بی سے آقا          کے لئے بڑے بڑے سلامت اچھے چھاپا          ہے یہی کلمہ کہنے کا بھی کہتے ہیں جو          جاہری گود کا بال اتارے اچھا</p>	<p><b>۱۱۹</b>          جو کیا بچہ اور گری انون پرورد          کئی تھی ہو چکا تھا کئی تھے بشو          باؤ نے جاتی تھی نہیں میں میں باؤ          وہ کئی تھی ہو چکا تو اب آج ہی تھی</p>
<p>جانا تو ہر کچھ اور گر جان لون تکو          دانتہ جواب دیکھوں تو یہی ان تکو</p>	<p>آبا دتو بی بی مرستہ رائے کا گھری          اب گود میں پوتا ہو دیا کوئی بے سڑی</p>	<p>بانو نے سی باؤ کی ہٹکل بھی تو ہے          زہرا کی نداد آئی ہی میری ہو ہے</p>
<p><b>۱۲۲</b>          رو کر کہا باؤ نے کہ شہر سے تو          میں ہو کمان کد کمان باؤ تو          تو باؤ کی شہر کی برب ہے ہر ہر          سیرہ ہر سفر کا ہے سہرہ ہر ہر</p>	<p><b>۱۲۱</b>          بی بی علی ان کا شکر کچھ کچھ          خفا کھائے ہیں کچھ کچھ کچھ          میں کمان کمان کمان کمان          سال میں کمان کمان کمان کمان</p>	<p><b>۱۲۰</b>          بی بی علی ان کا شکر کچھ کچھ          وہ بولی شکر اور کمان کمان کمان          تو کچھ تو کچھ کچھ کچھ کچھ          وہ بولی کمان کمان کمان کمان</p>
<p>دھونڈھے گی تو ایسے کہیں ناشادہ ہو گئے          ہم ایسے لئے ہیں کہ پھر آبا دھونڈھے</p>	<p>مان باب کو اکبر کا خدا مہیا دکھائے          شہزادے کی جھکو دھن مند دکھائے</p>	<p>زینب نے کہا تو ردا ایلی شہرین          شہر کو گسٹھ سے کفنائیگی شہرین</p>
<p><b>۱۲۳</b>          باؤ تو دینے ہیں ان کمان اس کا          لوتے گا اسے کون کون کا ہر آقا          شہرین نہ کہا آج ہی میں کئی شہر          ہر کمان شہر کمان شہر کمان</p>	<p><b>۱۲۲</b>          باؤ نے شکر سے کہا باؤ نے شکر          فٹ کھائے گری اور کمان کمان          بی بی میں میں میں میں میں میں          چچا یا اور کمان دے مقدر</p>	<p><b>۱۲۱</b>          باؤ نے شکر سے کہا باؤ نے شکر          اور کمان کمان کمان کمان          کمان کمان کمان کمان کمان          کمان کمان کمان کمان کمان</p>
<p>سید انیوں کچھین سے چھین اپنا قسطی          مسلم کا ہوا خون یہ سچ ہر کہ غلط ہر</p>	<p>اب لاکھ تم انکار کر و کسک یقین ہے          کیوں قید یو یہ بانوے شیر نہیں ہے</p>	<p>صہان میں مجھے بھی کچھ بات کہی          یا اپنی ہی بی بی سے سلامت کہی</p>

<p><b>قصہ</b>          چو بخت گمان آئی بدین معضرتی آقا          چو بختی نیز سکر طوفان دمی و دلیا          چلائی کہ اسے خا و خسیان ایجا          چو در دست همان مہر شہید مورا</p>	<p><b>قصہ</b>          نظیرین کوشین نہ دانم کو چو          سرکش خود زان سرسجی بنگ کو چو          ادا لاکہ کرک لہن کو ان کا دیام          راد کر کار بیج کر اب علیہ رو کو</p>	<p><b>قصہ</b>          شوق خلق تا زمین ہی آل میر          زینبائی زانو باوی جہاں کسیر          جلانی کر اور اور سبقت بار          شیون سے کاما کو دیو کیتی ہو</p>
<p>کس طرح سے شیرین ترس کھر سکی ملائے          آگود میں اسے فاطمہ کی گود کے پائے</p>	<p>وہ بولی تو چلا گئے ترا دھیان کہ سر ہے          شیرین تری گودی میں مر بھائی کا سر ہے</p>	<p>بیانی کو ترس کر جو میرے بھائی سے ہیں          اس وقت بھی سوکھے سوکھے ہوئے ہیں</p>
<p><b>قصہ</b>          کوہ زینب از تھون کو شیرین چلا          زینب سے شفا یہ سب کی یاد تریا          چلائی کہ انجانہ تیرا عجاز دکھایا          زیا و سلطنت خود پر تیرا کیا پایا</p>	<p><b>قصہ</b>          کبھی کبھی چمک شان سے باہر          کھ جائے بنی شیرین جہاں صفت ہم          جانتے پر کھا سلطان دو عالم          بلو چھی بیرون نہ دین کھدیہ سوم</p>	<p><b>قصہ</b>          چو بخت تعلق اوجھی اسم ہوا لاری          بیان سے بھر جا بعد اذ ذاری          سوکے ہو سہ ہونو شکر کر بجاری          چن لے لہر نہ جان تری پاس داری</p>
<p>اب گود میں میرے ماسر دار ہو لوگو          معان مہ اصدق الا قرار ہو لوگو</p>	<p>ہاتھ کی صدا آنے لگی آل نبی کو          رو نا ہو تو اب دو حسین بن علی کو</p>	<p>لکھا ہر کرا شک شہو شہو نکل آئے          لب ہو گئے بند آنکھوں سے آنسو نکل آئے</p>
<p><b>قصہ</b>          زینب سے شفا یہ سب کی یاد تریا          چلائی کہ انجانہ تیرا عجاز دکھایا          زیا و سلطنت خود پر تیرا کیا پایا</p>	<p><b>قصہ</b>          رو نہ کو تو شیرین باقی غم خارا          نام کر کیا ایسا کہ خا مت ہوئی با          بتا تھا امونیت سے اور آنکھوں پر آیا          رقتی بھی چو شیرین ناز غول میں تیرا</p>	<p><b>قصہ</b>          رو نہ کر ما شیرین ناز و شفا          بیان بھی مسکے کا شیرین شفا          سنتے ہیٹ زینب سے کہا چھین کھیا          کوہ پر شیرین بائی سب کسے ہو گیا</p>
<p>کیا لیکے یہ سر تہر نائے کو چلی ہوں          کچھڑی ہوئی بیودن سے ملائے کو چلی ہوں</p>	<p>شیرین کبھی صدقہ تھی مرشانا ام میر          اگر غش میں چڑھتی تھی گلاب ہل جرم میر</p>	<p>اصغر مہی بائی کے لیے قتل ہوئے ہیں          منتقل میں بہتر فرقا پایا سے موئے ہیں</p>

<p>۱۳۱          عالی مقام تو بیکرہ و ذخان          شہرین جگتے ہیں وہ نیک بیان          اس نظم کی تعریف کا مقدار کہاں ہے          از بندہ شہین آرزو بند زبان ہے</p>	<p>۱۳۲          اب جانانی میں مصیبت نہیں          مقلومی دشمنانی و غریب نہیں          شاہ پہ گزری کوئی آنحضرتی          شاہ پر خوارت کہ شہادت نہیں</p>	<p>۱۳۳          صادق کے ذریعہ صادق نے پہنچا          ابعاد ہا معرفت شہر میں آج          از نور شہین باغ جان میں گل نثار          از ہر صفت تو بہن گویا کہ کجا</p>
<p>مخمسف ہو تو دعویٰ کر سرتوئی کا          سکے ہو مرے نام پر شیرین سخنی کا</p>	<p>کو میں کو ڈھونڈھانہ تعلق ہوتا ہے          اور پہ بھی تو باقی اسی مظلوم کا غم ہے</p>	<p>مان پاس لقیوں میں ہا زہرا کا خلف ہو          یاد شہت بخت میں ہا در شاہ بخت ہو</p>
<p>۱۳۴          انور سید پو گیا رنج و بلا          بالکل وہ خدایت ہوا اعلیٰ کا          بیست سوا حصہ نارا آل عبا کو          توہ کا فرمان ہوا گلستا کا</p>	<p>۱۳۵          آج تہ تہ تو تیری کشتی ہے          آسے سب کے ہر مومن نزار          اور اگر یہ مصلحتیں حدیث شاہ ابار          مقلوم ہوں لیکن موم غلاموں کا وار</p>	<p>۱۳۶          صادق کا لقب ہے ہر یوں مصلحتوں          صادق ہوں کہ در ہوں ہر خواروں          اس از کی تفسیر ہے بھگت دانوں          شہر نقطہ اپنے گلہ کی کا ہوا شوق</p>
<p>۱۳۷          آغا مصیبت تو لکھا نام نبی پر          اور خاتمہ بائیر حسین ابن علی پر</p>	<p>پہچانے گا جو قدر غم بسط میں گو          رو یا ہی کر گیا حسین ابن علی کو</p>	<p>ہر قدم بقبضہ میں بخت میں ہنہیں ہو          اب عرش کے پہلو میں شہر شہین ہو</p>
<p>۱۳۸          دشمن کا تہمت نہ کرنا جان پر          داغوں کی تازی گولہ ذراں پر          گردش سروا پہوںی خستہ تان پر          غم کی چالیں پہ پڑیا ہیں بال پر</p>	<p>۱۳۹          زمان سفا شہد کا ہر ایوان          زندہ ہیں ناکھانے ہیں ہر خونخوار          بڑا ہے اچھے جو بہتوں میں اعمال          غم کھا کر کھانے کے قوں نالوں وال</p>	<p>۱۴۰          تاریخ کیل عرش اگر کہہ دینا          شہنشاہت کی دما کہتے ہیں شہین          رجا با ہر مومن کو بلانے میں شہین          بس عرش اقلے بندہ اگر کہہ دینا</p>
<p>باقی تھا غم و درد جو کچھ بعد نبی کے          دویا سے گیا ساتھ حسین ابن علی کے</p>	<p>زہرا شہیدوں میں زمین رنج کسی کو          پر فکر ہو شیون کی حسین ابن علی کو</p>	<p>امت کو جہنم سے بچا دیکھو یا رب          جو رہے ہیں جگلو انھیں بخش دیکھو یا رب</p>

<p><b>۹</b>          جوت بہ رنگارنگ بین زمانا غنکار          اس سبب قول اور سبب کر کر          دل چھ کرنا کرین جین دن الاور          سبک تو ہی کلتی ہی حکام تو ہی غدار</p>	<p><b>۱۰</b>          عابد نے اپنا کار کیا ایک بہانے          واقف نہیں تو فیض سے شاہد کر          اگر شہ شہ و شہ شہ شہ شہ شہ شہ          تو دبانے کو جلتے کھنڈن قور</p>	<p><b>۱۱</b>          کج کجبت تن بیخاست سے کھلا          کئے حسن دن نون کے بار خد کیا          دو حلقہ کے چون نہیں کیے تو ہیرا          کہنا صغیر اور کبیر انکو سب بجا</p>
<p>تاج ہر ترسے تہ ۱۱ اور عطا بھی          جنت بھی جنم بھی نفاعت بھی جز بھی</p>	<p>وہ غار جو کچھ پشت مبارک عیان تھے          واندوہ ناکے اٹھانے نشان تھے</p>	<p>شہ نے جو لکھا وہی شیر نے لکھا          اک خط کو دو دیکھا تہ تقدیر نے لکھا</p>
<p><b>۱۲</b>          شیر پارسا فیاض نسا اور دیکھا          عابد سے سوال کہ کتایا اور مولا          جیلان میں عابد سے کہا اگر آریا          بین لاش تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p><b>۱۳</b>          کبھی جی کر سہلین کر سہلین          کبھی سارہ حق میں سے دیا ہو          بیعتت جدار کہ حکم سے دیا ہو          انوش سے نوسا اس نوسا ہو</p>	<p><b>۱۴</b>          دو خطا غار آئینہ دل کا کرین          اک خط مبارک خط گلزار تھا نظر          دیکھے جو وہ خط خطا ملائی کھنڈ چھوڑ          نقطون سے ہر کر و تبا اور نور</p>
<p>لاشون بین عن سید زیشان نظر آیا          خورشید شاردن میں زیشان نظر آیا</p>	<p>ازد ہاتھ سے دیتے میں سخی دست لایں          بیان ہاتھ میں لاشے نے یہ راہ خدا میں</p>	<p>تھے نور دو میں نبوی ادکے قابل          ہر داکرہ حرت لکھا صا کے قابل</p>
<p><b>۱۵</b>          اندر کار کا درون جہان میں          اور ترون کسوں میں جہان میں          بانا تھار خون سے جہان میں          برون کون خون کونانی تہ تہ تہ</p>	<p><b>۱۶</b>          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p><b>۱۷</b>          افرام میں شرح خدا شہر تہ تہ          دو دنوں کے لکھا لوگ تہ تہ تہ          ارت کی اور اس خط کتابت میں تہ تہ          بہم شد قرآن کی ای زاوون تہ تہ</p>
<p>تمہائی میں رخ کر کے وہ لاکھوں تہ تہ          زخمی تو دیکھی پشت مگر غار پرے تھے</p>	<p>ہوں جسکی تمہارا احمد خمار کے گیسو          نیزے سے بندھیں آہ ہل سوار کے گیسو</p>	<p>طفلی ہی سے اکت تھی نہیں ب ہر کی          کی نام خدا مشق بھی تو نام خدا کی</p>

<p>۱۸ خطا سے بچنے کے لیے تین چیزیں ہیں کے عرض کرکون اچھا اور ان کو لگا نہ کرنا کہ دونوں کے ساتھ ہیں سب سے بہتر یہ کیا نظر میں لایا کر دینا ہے</p>	<p>۱۷ خطا میں جی بھگتے اور وہ نہ بگا تصرف نہ کرے اور جو بوجھ بولنا کے دن کے لیے لے کر بول کر دینا گاہ کے دن کے لیے بول کر خطا سے آہ</p>	<p>۱۶ کیوں نہ نہن خطا میں نہ بھیر راہی ہو سب سے بول کر خطا سے نہ کر دینا اور خطا سے بول کر خطا سے تھی کا قرب کر کے کھانے کے لیے</p>
<p>۱۹ یہ خطا میں عجا ز ہے تا یہ نہ کہ ہے قرآن میں ان ہاتھ لکھے یہ لکھا</p>	<p>دو نون سے میں منظور کروں کے لم کو مظلوم کے کرے کو کہ موسم کے تم کو</p>	<p>نازل ہوا فداک قرآن تو زمین پر یہ آئے تھے ایسے کہ گئے عرش پرین پر</p>
<p>۲۰ یہ خطا میں عجا ز ہے تا یہ نہ کہ ہے قرآن میں ان ہاتھ لکھے یہ لکھا</p>	<p>۲۱ دار ہو سے بول کر خطا سے اصول دیا گیا تو خطا میں نہ بھیر بول نہ لے کر دینا اور خطا سے بالا سے بول کر لے کر دینا اور خطا سے</p>	<p>۲۲ یہ خطا میں عجا ز ہے تا یہ نہ کہ ہے قرآن میں ان ہاتھ لکھے یہ لکھا</p>
<p>۲۳ شکر یہ سخن نب ہوں دوسرا سے وہ نون ہوے انصاف طلب غیر خلی سے</p>	<p>۲۴ فرمایا نوزادون نے کچھ ارشاد کرو تم خطا کا خوشی یا برتھیر ہما د کرو تم</p>	<p>آواز یہ آئی طرف غر و جبل سے خاطر و زمین دو نون کی برابر ہوازل سے</p>
<p>۲۵ خطا میں عجا ز ہے تا یہ نہ کہ ہے قرآن میں ان ہاتھ لکھے یہ لکھا</p>	<p>۲۶ جہاں سے عرض بیان کرنا فانوس جان میں جن حیدر زہرا ہاں جی سے ہوا میں سرفراز جن جا اب لکھے دین جا ہوا میں نون خطا سے</p>	<p>۲۷ یہ خطا میں عجا ز ہے تا یہ نہ کہ ہے قرآن میں ان ہاتھ لکھے یہ لکھا</p>
<p>۲۸ فرمایا کہ خطا دو نون کے منظور نظر میں ہر وقتہ دان سے سوا خیر بشر میں</p>	<p>۲۹ جہاں نہ تحریر نہ تقریر کرے گا یہ فیصلہ اب نشی تقدیر کرے گا</p>	<p>۳۰ عکس میں جن ہو جس میں ابن علی آہو آمد وہی اکبات کو خوش دو کجا ہی ہو</p>

<p>۱۱۱ جنت سے کہتی ہے کیا نظار نہ اس کے احقر سے نہ خیار وہ مگر کئی بار کبھی بھی کیا پار یا بدن کی طرف کبھی کیا پار</p>	<p>۱۱۲ جہاں میں میں پہلے سے تیار فی الغرض اور کویا نہ کا ارشاد ان میں کو در کو در کو در کو در کو در جہاں نہ تھا کیا زور اور داد</p>	<p>۱۱۳ دل نہ گن جو اسے سنائی بافت صیا فخران سخن لفظ فصاحت یکہ قلم شکرت تم وقت کتاب یہ سوز دعا لکھتے ہیں ہوں کی روایت</p>
<p>۱۱۴ دل کو یہ تر د تھا کہ کیا ہو گیا یارب اک لال پل تو خوش ہو گا اور اک دیکھ گیا اد</p>	<p>۱۱۵ شق ہو گیا ڈر ٹکڑے ادھر اور ادھر گئے ہر ایک کے حصے میں برابر گہرا گئے</p>	<p>۱۱۶ موجود کیا خدمت آہوئے خرم میں اس طرح سے ہوا اسکا بیان قید رقم میں</p>
<p>۱۱۷ کچھ نہ تھے تو فرار سے کبھی نہیں اک متعون کا ہا تھا حالت کبھی نہیں نبیوں سے کہا کھلی تھی میں سکون میں موتی جوت لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۱۸ ارٹ کھو تو اور کبھی نہیں کو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو ادو کان کبھی نہیں ہوں کو کبھی نہیں رہنے لگے اور اسے طلبتے آئے یہ کیا</p>	<p>۱۱۹ جو کوئی لایا اچھے بند نہیں کبھی نہیں تھے دیکھ لگے نہیں جانی سے کہا کھلو تم اس سے اور وہ بوسہ سے صدمہ کا ہوا ہوا ہوا</p>
<p>۱۲۰ در فاطمہ نے چھینے تارا انبہ جو کر کے زہرا کے گہر چھینے لگے دانے گہر کے</p>	<p>۱۲۱ سینے کے کلیجے کے حسین کے تن ہر کے کیا لکھتے ہوئے فاطمہ زہرا کے گہر کے</p>	<p>۱۲۲ کھیلو تھیں نانا نے دیا لکھو خوشی سے ہم اپنی بھی حصے کالے آئے میں نبی سے</p>
<p>۱۲۳ اگر فاطمہ لائے تو میں نہیں اسٹیجی گھر کشتہ الماسی اچھے اب کو کبھی نہیں ہوں کو کبھی نہیں جب تک یہ نہیں ہوں کو کبھی نہیں</p>	<p>۱۲۴ کیا قدر نہیں کیا یہ کیا نہ کیا نہ جیو رہا یہ نہیں کو دن کی نہ کیا نہ خوشی یہ نہیں انقدر سکرات نہیں لے زورہ جو کھا دینی ہوئی رات</p>	<p>۱۲۵ جہاں میں کبھی نہیں ہوں کو کبھی نہیں یہ نہیں تھے دیکھ لگے نہیں جانی سے کہا کھلو تم اس سے اور وہ بوسہ سے صدمہ کا ہوا ہوا ہوا</p>
<p>۱۲۶ شش ماہ حسین بن علی عمر میں کم تھے پیر قدم میں ہم آہوئے کشتہ سم تھے</p>	<p>۱۲۷ تھے رازدنیاز ایسے خدا دو جہاں سے اک آن میں گویا یہ ہر فی کو کہاں سے</p>	<p>۱۲۸ رو کے تو نہ تھے رونے کا بڑھد کیا تھا کیا کیا تم دبا لادل محبوب خدا تھا</p>

<p>۱۳۱ گھر کے اٹے اور عمدہ چائے اور مہربان سے جوانی میں چائے تلاؤ تو فاقہ کش ہو کر کیا ہوگا کیا والدہ روزی تو بری فاقہ کش ہے</p>	<p>۱۳۲ اللہ تعالیٰ تو بیاری ہے مگر وہی تو بیاری ہے تجربہ نہ کرنا اور نہ چاہے گوارا و ان جانے خودی ہو جان ہم چار داغ نہ کرنا جو بزرگ در عالم چو چار</p>	<p>۱۳۳ سب کچھ میں جو بزرگ ہے میں بزرگ سے بڑھانے کی اور غلظت میں تو وہی ہے جو کسی دماغ کی غلظت کیا لوگ تباہی کا شکار ہیں</p>
<p>۱۳۴ تو سہ تو نکل کر ناگاہکین پہلے ہونے چھوڑ کر مشاق سواروں میں تو کادھ سے چھوڑ کر گڑبانوں میں تو دروس چھوڑ کر</p>	<p>۱۳۵ عنوان بچوں کا غلط ہے تو بزرگ کو لے کر میں تو بچوں کا ہے جو بچوں کو ڈھونڈ کر نہ چاہے جو قطرہ لے کر</p>	<p>۱۳۶ چھو بچوں کو لے کر لو اب یہ کھلا ہے میں نے نکتے کو بھی دیا ہوں نہا کی قسم جو بچوں کو لے کر</p>
<p>۱۳۷ خانہ کیوں ہے و بیوی کیوں ہے میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>	<p>۱۳۸ میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>	<p>۱۳۹ میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>
<p>گڑبانوں میں تو کھانے میں میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>	<p>گڑبانوں میں تو کھانے میں میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>	<p>گڑبانوں میں تو کھانے میں میں نے تو کئی نفوس کو کھانے کیا تو کیا کھانے میں ہے</p>

<p><b>۴۱۱</b> حضرت زکریا کو موعظی آ رہا ہے کی طرف نہ آیا ہے کچھ ہم میں سے جہاں کا جن ہوتے ہو یا جس سے سزا بنا لائے ہیں تم سے ہم سے ہمارے</p>	<p><b>۴۱۲</b> نابا تو تعلق ہوتا تھا میں نے کچھ لکھا تیرے کلمات با توفیق لکھتے تھے دینار گھر کھول کر لکھو گئے تھے ہر کسے کا لکھا کتنے تھے نو لکے کچھ بھی تو مصلو دار</p>	<p><b>۴۱۳</b> کیا ان عورہ نہیں کا نا کا ایوان اور کھڑے کھڑے جانتے تھے فاکہ کباب کتی تھی اگر کس کا ہر موزو فشا حال درند بیان اور دیا ہوا ایسا لال</p>
<p><b>۴۱۲</b> ابو جھینج حضرت نے دیا ہے چھپاکے بٹھلا میں نہ گودی میں نہیں گھتے ہلاکے</p>	<p>آہو کے لیے روتے ہو تو آتا ہی آہو تیرے لیے جہول میں لاتا ہے آہو</p>	<p>مسجد میں ذرا دیر لگی تھی جو پسر کو فصدہ کو کسی مرتبہ بیجا تھا خبر کو</p>
<p><b>۴۱۳</b> انکس سے دل گرا گیا تو اس کا ہمارا لو اس میں نسا بھی نہیں ہوتا تھا چراغی تھی جا چکے تھے دی کس کا اجلا کو وہ ہی ذرا سا دہریا ہی پیارا</p>	<p><b>۴۱۴</b> تلا کر دیکھو کہ کھلے سے در کو پیار تلا کر دیکھو کہ کھلے سے در کو پیار لا کر شرمی پیار پیار کا پیار لا کر شرمی پیار پیار کا پیار</p>	<p><b>۴۱۵</b> کچھ کچھ تھی ان کی جی فصدہ سے دیکھو انی تو دیکھو تو نہیں اور کچھ کچھ کچھ تھی ان کی جی فصدہ سے دیکھو انی تو دیکھو تو نہیں اور کچھ</p>
<p>محبوب دہی وہ ہی غریبہ دین میں سب کچھ بڑے بھائی میں ہیں کی نہیں میں</p>	<p>نانا تر سے سب حکم بجا لائے گا شہر میں اک دن مری اہل کے تو کام آئے شہر میں</p>	<p>اسے فصدہ ذرا دیکھو تو پیر گھتے نکل کر ٹوٹا تو نہیں فاکہ پیر شہر چل کر</p>
<p><b>۴۱۴</b> ان کا گھنٹین بھلا کر آئے لالے ہو گا بیکار غلامہ و شہر خولے اور در میں ہو اگر اسطاف حلاے پہرہ نہی نانا ہو ہی میں لالے</p>	<p><b>۴۱۵</b> غایا پیار پیار اور پولا نابا سے بھلا فادہ نانا فادہ لالا سجھا یا سب بھانڈہ حق کا لالا دل بیٹے میں ہر اور تیرا فادہ لالا</p>	<p><b>۴۱۶</b> کتنی تھی کچھ کچھ تھی ان کی جھل جھل میں اور کھلے میں چلی دن آہو شہر حلاے کے لیے لالوں جس طرح لالوں نے اسکو لالوں</p>
<p>غلمیں ہی رہا ہو جو بھی پاتا ہے شہر میں جانا کے گھر شکے لپٹ جاتا ہے شہر میں</p>	<p>کچھ شرم تھی کچھ نکل تھی کچھ غم تھا ہی کو اغلب تھا کہ غش آئے زول میں کو</p>	<p>آہو کی خریداری میں ماں جان لگا دے دو دن نقد جیات اپنا جو آہو کوئی لگا دے</p>



<p>۲۶۴      اقتدارت بین اللہ کے بارے      آہو کو یہ جلد میں بیجا بیان کیا      دانش اگر اسوخل سے تھا ہے      علی غضب حق سے بدلیل پہلو ہے</p>	<p>۲۶۵      شہولہ تو چون کہ بے سونگہ ذلیل      اے کما تو جو سر میں کی تیر      صد کہ کیا دوری میں چون کی تقدیر      اک بوڑھے پورا دارا کہ ہر پیر</p>	<p>۲۶۶      شکر کو جگہ تک انھوں کو لوجا      بائیں گلے میں لکھنا کوستا      امان سے کہنا کہ بگور کی من دریا      بابا سے کہ کہو کہ جے اتے سا!</p>
<p>۲۶۷      دیکھا نہ رسولان لغت میں کسی سے      جو بیار تھا اکا ہو حسین ابن علی سے</p>	<p>۲۶۸      صیاو سے شہرون سے بچے یہ بیان کے      دونوں کے نگہبان میں پیر شہرہ کے</p>	<p>۲۶۹      نازان میں سب طفل تو ہاں بچے اد پر      پر ناز ہمارے ہن فقط آپ کے اد پر</p>
<p>۲۶۸      جب کا اقلہ لاشک ہوئی      بار بار علی حاکم کی تیری پریشان      بیجا تھا تو ہو گیا وہی ہوش      شہر پہلی تو ہو گا وہی آہ ہوش</p>	<p>۲۶۹      ارتقا اور آپ کا اور تیرہ میں      ہر آہو کے غم اور غمت میں ہو      موجود غم از غم کیل کی میں ہو      کیا دخل اگر تیرے میں ہو ہے میں ہو</p>	<p>۲۷۰      غم نے کہا کیا زوٹے کوستا      آہو کے لیے تیرے میں آہو سے      جانی سے کہا دیکھو یہ ہم ملا کہ بجا      ہر آہو کے آہو سے جی آہو اور اچھا</p>
<p>۲۷۱      ہمنے آہو دیا یہ دے گا سر اپنا      یہ دیکھا سر اپنا یہ لٹا گیا گھر اپنا</p>	<p>۲۷۲      گل کے تھیں ہادی ہر تھیں عقدہ کشا ہو      آہو نے خطا سے نہ اطاعت میں چا ہو</p>	<p>۲۷۳      آگاہ اس کہ ہو سے نہیں کوئی بشر ہے      ہر جھکو خرابا مرے نانا کو خراب ہے</p>
<p>۲۷۲      جن سے کی ہوش ہے کہ سولا      تھا بہ سلیمان کو کچھ تیرے ملا تھا      رہے میں شہر میں ہی کچھ تو روکا      شہر کی خاطر سے تیرے کا ہر اچھا</p>	<p>۲۷۳      قصہ کہ ان سب ان کی راہ      نسل کہ تیرے تیرے تیرے گستاہ      کیوں باہر ہر آہو میں ہر اچھا      وہ جو ہے تھا تو نہیں حضرت کہا وا</p>	<p>۲۷۴      تیرے تیرے کہا وہی ہر اچھا      وہ بولے کہ تیرے تیرے تیرے      لائے میں جو آہو میں تیرے تیرے      یہاں نے تاکا کو دیا تانائے انکو</p>
<p>۲۷۵      جلد یہ تا کہ تھی رب دسرا کی      اللہ سے خاطر پیر شہر خدا کی</p>	<p>۲۷۶      ہر ناز اٹھانے سے ترے ہوئے تیرے      پیر کرتے نازوں میں خوش ہر اچھا خوش</p>	<p>۲۷۷      لیکن مہر آہو کے شرف کیا کوئی جانے      جبریل امین لائے ہیں بھی ہر اچھا کہنے</p>

<p>۱۷۷          کوزلے نامہ خوش و خوشی آری          حال حیات در عالم پروری جان          جوان کی خوشی جو کون کین تریان          اس چکی مان کے لیے ہو گل بستان</p>	<p>۱۷۸          لفظے ار ایک کون کون کی کو          صورا کو سینہ کو نہ تر بنی کو          آئی تھی صوران کی تریان علی کو          مسکوبی وال تانا تھا جی کو</p>	<p>۱۷۹          تھی تھی نخل میں ہوا صومالی          اس کی تریان تریان سے کین تریان          رستہ تریانوں کو دیا تھا کھان          سبب کین تریانوں کو دیا کھان</p>
<p>۱۸۰          آہستہ کی رہائی کرو گے روز جزا میں          آزاد اس ہو کو کروا ہ خدا میں</p>	<p>۱۸۱          نانا کو ترے خلد کے گلشن سے نکالا          یثرب سے تھے اور مھے مرن سے نکالا</p>	<p>۱۸۲          آغوش سے ان کے نہ جدا ہوتے تھے بچے          مان نا و علی تھے اور روتے تھے بچے</p>
<p>۱۸۳          وہ بولے کہ چھادی دو جو چھادی          آہو کو کھلا اور دیا کہ کیا آزاد          جوان کے تریان پیتھا مگر داد          چارہ تریان کا ہے قابل فریاد</p>	<p>۱۸۴          اقلیدہ صومین کی طرح بولے          اور متصل تریان بلا ہوئے شہنشاہ          کھلا اور دیا کہ کیا آزاد          منزل پہ پہو تریان کو شہنشاہ</p>	<p>۱۸۵          چار تریان تھی اقلیدہ نے          گرم ہو گیا تریان تھی کویا          اور روز ابد طول سے اس کی گواہ          رستہ میں تریان تھا حال دل گراہ</p>
<p>۱۸۶          کوزے علی اگر علی صغر ہوے رن میں          باقی رہے عابد ہو بندے وہ بھی رن میں</p>	<p>۱۸۷          تار کی شب نے جو چھایا تھا قمر کو          معلوم نہ تھا قافلہ جاتا ہے کہ دھوکو</p>	<p>۱۸۸          آئی تھی نظر ایک کی صورت نہ کسی کو          رستانہ ملا قافلہ آل نبی کو</p>
<p>۱۸۹          اب کھلا ہون اگر آئی ہونے          کہہ ہم کو جی جو ہم سے ہر کام          ہر وہ تھے ہم سے اور ہر کام          وہ دھوب کھینکے ہر کام</p>	<p>۱۹۰          وہ صبح سے پر سکون ہوا تریان          وہ رات کا وقت اور وہ تریان تریان          گھوڑوں کا تریان تریان          اور سب تریان کا یہ تریان تریان</p>	<p>۱۹۱          تریان تھی گھوڑوں کا تریان          نہ تریان صوران تریان تریان          سب لوگ تھے جوان کھلا تریان          وقتا قدر اور غضب در ہوا آہ</p>
<p>۱۹۲          ہر فلک انکھوں سے جاری تریان تریان سے          کس صومین نکلے تھے تریان تریان سے</p>	<p>۱۹۳          اس راتے میں بارگراں و شہ پر سر ہے          ای موت تمام قد شیر کدھر ہے</p>	<p>۱۹۴          تخت جگر صاحب تطیر نہیں ہے          سب قافلہ موجود ہی شیر نہیں ہے</p>

<p>۱۷۱          سخن روشن من قیامت ہوں کیا          رو کر کہا اب تو نے بین اند ہوں کیا          گوئی سیکھو نہ پھر پیش تھا اصلا          چلائی آئی تین کوروست بابا</p>	<p>۱۷۲          بیوں برون کیلئے غصہ سے کہا وہ          آئے تھے آئی شہر سے تم امون کہ راہ          آئے تھے کہ تین کہنے کیا آہ          شہر کمان ہم ہو گیا جو ابن ورائد</p>	<p>۱۷۳          عیاش کی عرض کا وہ تشریح کیا          شہر دان کو عقیدے سے تقدیر کو کھلی          گرا رہے کجا جانی کو ہو چھویم از دنیا          یا ارغی خالی نہیں سار سے اصلا</p>
<p>۱۷۴          ضد کرتی تھی اماں چلو بابا کی خبر کو          انگلی تو پکڑ لو مری اور ڈھونڈ پد کو</p>	<p>۱۷۵          کیوں چھوڑ دیا بلو سے سلطان زمن کو          کل تو سی تم دونوں کو بھو ادون من کو</p>	<p>۱۷۶          بھیجے ہیں خبر درار بھی اب جاتے ہیں ہم بھی          اک دم میں میں ہونگے شہنشاہ احمد بھی</p>
<p>۱۷۷          رو کر کہا شہنشاہ کیا کہتے ہیں          عیاش میں ہونڈ ہو کہہ گئے جہاں          پر زمین نہیں تھکتے جہاں          کھورے سے آکر زمین کیا کہتے جہاں</p>	<p>۱۷۸          اس پنج پورے میں کون تھاری          ہر کوئی میں تھی کون کھاروں ماری          دیکھو نہ میں چھوڑا امون کی سواری          جان ہی ہوئی ابن ورائد سے یاری</p>	<p>۱۷۹          عیاش کے براہ سافر میں لائے          زینب کے سپر نطلو کے پیارے          نورانی است کو غنڈے دھڑکا رہا          کھول کے اپنا حرم شاہ چکاسے</p>
<p>۱۸۰          مشتاق اہل تھے بہت ہر ہ میں شہنیر          کیا گر پڑے یوسف کی کی طرح چاہ میں پیر</p>	<p>۱۸۱          لو اب بھی خبر لا حسین ابن علی کی          در نہ کہیں صورت میں دیکھو گی کسی کی</p>	<p>۱۸۲          عباس کہیں سے میں بائیں شہ دین کو          اندہ کرے ہی کے آئیں شہ دین کو</p>
<p>۱۸۳          آ کر ابھی تو میں جو تھے سرد          بانہ سے پھینکا تھا کیا تار اور خنڈ          نزلتے آتے تھے ابھی تو نے بار          شہنیر ہم آئے شہنیر زینب کے بار</p>	<p>۱۸۴          آ کر تھے تقریر نہ جانی تھے پورا          کیا جو ہے بریفان کوئی آتے ہیں آیا          جہاں پورے کیا تار ان میں ٹھایا          زینب بھائی اخصیں کیا لاق چھایا</p>	<p>۱۸۵          بلکے تھے خارش شہنیر لگو چھو          خالی پیر سے پانڈن خان کو          آ کر کیا شہنیر تو تھے تو میں کو          زینب سے کہا خبر لا ادب شہنیر کو</p>
<p>۱۸۶          اس غم میں ہر دل کو شبکبانی نہیں ہے          سب قافلہ ہے ایک در بھائی نہیں ہے</p>	<p>۱۸۷          سخفانی کی توتید بھی وہ اندہ غضب ہے          سبکس مے بھائی یہی حادثہ ہے</p>	<p>۱۸۸          سب لوگ سرگ جا میں دھوا درادھر کے          اب اپنے برادر کو میں ہونڈھوئی تر کے</p>

<p>۹۰          حضرت نوری علیہ السلام          ناگاہ سیاہی بن غیبی ہوئی پیرا          غور شد رخ سبقتی در دے سے چکا          معی است نظر آگیا پر ز در زینت</p>	<p>۹۱          پیر علی جوین ہو چا تو بیکیا          سترنگے گلے مال مرستی از سر          میں پڑھنے زیارت خدیجک سے پنا          ناگاہ صد آئی سدا در سے نیا</p>	<p>۹۲          قوم ہند کے ناز سی لوش غمخوار          چلنے کو کہ بانہ کے نور سے تیار          حضرت نے ظنیفین شاہ کیا کیا          بر لب سیم زور کو کین تے ہر ہوار</p>
<p>۹۱          ہنسکر کمازینے کو بھیا رے آئے          جلائی سکینہ بھی وہ با بارے آئے</p>	<p>۹۲          زینت ہے تعین ہوا مہتی کھولے ہوئے سر          یہ شے کے میں دتا ہوا چھوڑ آیا پدر کو</p>	<p>۹۳          پوجھو تو زیندار دن یہ کو نسی جا ہے          گر ہو یہی منزل تو غرض کپ سے کیا ہے</p>
<p>۹۲          چائی کو بڑے قاسم کو          جانی تصدق ہوئے علی بل لادر          زینت ہے کہے کہے کہے قند پر          گروئے سے حضرت نے کفایت ہے پیرا</p>	<p>۹۳          زینت نہ کہ ساقو بن کو دنیا باہ          نہ لوستم آسست ہی ہو چو میں انا          اب کم کرد افسر میری زینت جاہ          کہ میں ہی تھا اور سب تو کراہ</p>	<p>۹۴          بنے زبویہ کی دست غنیمت شان          بولادہ شہر ان کرانے غنودان          اکو تو زمین کرٹ بلا شے کی لہان          تو پوجھو جلا کر کج کا کیوں ہر امران</p>
<p>۹۳          جلائی سکینہ کہ ادھر آئے بابا          گھوڑے پر چھے گو در میں بھلائیے بابا</p>	<p>۹۴          کیا جھکو تلخ ہو گا جو ہم پاس نہونگے          پردے کے لیے اکبر د عباس نہونگے</p>	<p>۹۵          یہاں حادثے وہ ہونگے کہ جو عرض لیکھا          اس خاک میں آنکھوں کا مری نور لیکھا</p>
<p>۹۴          زینت با بین بیکری گرو زار کر          پوجھو کہ کمان آپ سلطنت سے ہر بار          شہر بولے شش رخ علی تھی ہر جاہ          نوزدیک تھا وہاں سے بخت آخرت جوار</p>	<p>۹۵          جولوئے قوت توین کہ زینت بیج          جاو لگا کھنچ کو بجا بجا جوج          نہنگے یاد ہوئی سب ہنر تلوار          ناگہ منزل آخر ہوئی ببا</p>	<p>۹۶          صلح ہوئی ایسے بظاہر          صبیح جھپڑی تو کیا کونین کو          دیکھی جھپڑی بپڑے دھانگے میں          زرا با بیل بپڑے دھانگے میں          بولادہ اسی وقت بھینچے گئے جن کو</p>
<p>۹۵          آتی تھی ندا کا ہے کو اب ہو گیا آنا          پیہر مری قبر پر ہوتے ہوئے جانا</p>	<p>۹۶          سجادہ کچھا ہونے لگا شور اذان کا          سر جھک گیا مسجد میں نام در وہاں کا</p>	<p>۹۷          کس کس کا زبیا نل کو مرے داغ ملے گا          زہرا کا اسی خاک میں سب بار ملے گا</p>

<p><b>۱۷۱</b>          ذوق خامی کا جو عیب ہو اس کا          بہتر کو بڑا تک و تعالیٰ کا نظر          نسبت ان جو بویں پران ہو مہنگا</p>	<p><b>۱۷۲</b>          تمام خرد دانش شکر کا جو شکر          تیغ تیغ چھو کر مرگت کو آیا          اندھ پیر کا رہے آپ پے سالیما</p>	<p><b>۱۷۳</b>          اس علم سے جو چھوڑ کر سب سے بڑا          دم کو لگا کر سب سے بڑا          اخلاق اور سچا تھا کوئی سدا در افلاص          اور دوست لینے سے بلابین جرم خاص</p>
<p>انبوہ قلن ز غم افواج ستم تھا          شیر مرگو ہر لحظہ سوا پیاس کا غم تھا</p>	<p>خجریہ مگر تیغ بگفت خود بسر ہے          ہمراہ غلام ایک ہے اور ایک ہے</p>	<p>مان سے نہیں ہوتا ہی سو عشق کسی کو          زہرے کیے بیٹے پے دم ناہی کو</p>
<p><b>۱۷۴</b>          بچھو کے در خمیر سب سے بڑا          کھینچنے سے غم نہیں کھینچ سکتا          لاشیں کو کھنڈ چھو سب سے بڑا</p>	<p><b>۱۷۵</b>          دہو اور انشول سرخا و فاقا          شمس و ستار تیز تار باٹ باٹا          تار سے سر داروں کو چمک دیا تھا</p>	<p><b>۱۷۶</b>          زینتی کا چاقو اگر اک کھان          خود کرد وہ پھر کئی بھی کون کو پائی          شکتے تھے کون سے لیے ہون جان          چاکر اسی جی کسین موت ہو آئی</p>
<p>گھٹنے کا ہی خون نہ فکر نہ دہرے          بدنامی امت کا نہایت مجھے ڈر ہے</p>	<p>اب سو ہو چھیلے سے تردد میں پڑو گے          کھائی لو کہ کل سیکے لشکر سے ٹرو گے</p>	<p>تنہائی میں اک بات عمر سے میں کو نگا          نے آج درو نگاد میں کل میدان ہو نگا</p>
<p><b>۱۷۷</b>          سب ایک بندہ رہے بولے شکر وال          اس وقت تو جب کہ مر سو تک جا          کھانچن آخری اس کھینچے ہے اور          گر نہ تار جا تو دم پھر ہے پیر</p>	<p><b>۱۷۸</b>          کسی شہنشاہ اور علیہ در والا          روئی تھی سب پر وہ کھڑی فخر تار          جلانی میں صفت کمان جاتے ہو بھیا          بیوں کی لافا کا کو اور کب تو تنہا</p>	<p><b>۱۷۹</b>          پہلی بیٹھا ہر ایک جو ہے ہر          صفت کے تار تار تو وہ بولے در اند          لایا پڑو عمر ہے کہ تم اپنے نصیب          میں آج پڑو ہی کے قیام میں کیا آہ</p>
<p>میں جانتا ہوں آج تو سو سکا ظالم          کل رات کو آرام کچھے ہوئے گا ظالم</p>	<p>قربان میں ہو جاؤں ترے تیری بلا لون          ٹھہرو کہ میں عباس ملا رو بلا لون</p>	<p>خوشرو پسر اسکا اگر ای میں علی ہی          حضرت کا بھی فرزند تو ہم مثل نئی ہی</p>

<p><b>سوال</b>          حضرت کا خیر معلوم ماںق با          ناہ جوئی آواز نہ درشت سے پیدا          دیگا تو جلا آتا ہو سادات کا سقا          فرمایا بیچکے کو اسے مہنگا</p>	<p><b>سوال</b>          رہا بدلا کما لڑی اور درشت ہوا          ٹھہری تو تے قس پیا تو اول کمال          ار صلح میں نہ لڑتے تو زنت اقبال          مرفضا ہوا اور کھڑا دعوت میں لیا</p>	<p><b>سوال</b>          مگر تو چکا جان میں نے فتح و دولت          سر عریں سے لے لک لک کو اولی خاں          نے شام گم کر ڈاؤن کر کے خولی          تم جاؤ دیاتے اٹھا سیدھا</p>
<p>ہر چند کہ ظالم میں درشتہ وہیں میں          بہر ہم بھی تو بھائی خلفت قلندہ شکن ہیں</p>	<p>کب فوق گدائی کو امیری پہ ہوا ہو          اب صلح میں لذت ہو کہ لڑنے میں خراب ہے</p>	<p>بیٹھا ہوا جنگ میں عاصب کو کوئی کجا          اک روز وہیں یاد آئی میں مرد لگا</p>
<p><b>سوال</b>          عین کی طرف نہیں کے کبھی جا          ہوا عمر کے ہر غلام عمر اسلم          کس طرح میں چھوڑ دین بھی ہو سدا کرم          میں تر غلام اور تو آتا ہے دو مال</p>	<p><b>سوال</b>          پوچھو یہ کیا ہے تو تو کی جوان          اگلی کو نہیں جگا طلب کشتوریاں          قیامت زنت اقبال کا شکل چکرمان          پہ پر گدی زینت کلمہ ہوا کسان</p>	<p><b>سوال</b>          رو یا رسول عین کے یہ گفتار          اور جو آواز نہا میں صلح کا بخار          ہر شہر تو جیسے بھی سوا غلام ہر تیار          جا کر گھر گھستا ہوں موشی کی تیار</p>
<p>تم جاتے ہو اعدا میں ساتھ آؤں میں کیونکر          ایمان مرا جاتا ہو میرے جاؤں میں کیونکر</p>	<p>کیا جگہ کے گا دل برداغ علی کا          کانے کا زراعت کیلئے بارخ بنی کا</p>	<p>سجھانے کے فرج کی کھلو آؤں گا شیر          حاکم جو لکھے گا سو جلاؤں گا شیر</p>
<p><b>سوال</b>          اتنے تو سب جڑے شہ دالا          پوچھا کہ کبھی کبھی جو سبکیا          غاسق اور ابا یہ سو ماںق تھا بجی          تو سکا فرزند میں اٹھ کا داسا</p>	<p><b>سوال</b>          کہ کتور را تو تو ہے خوش سے          سلگھ کے بل غلڈین میں چوین سے          بو خوش کوئی از زراعت تری نامے          شہ کی زراعت مری سب سے پوچھ لے پو</p>	<p><b>سوال</b>          شہ نے کہا خوشی میں چوین اچھا          درد نہ سے پائی جوان فاش کمال          یہ آئی دہے شہی صخر اچھی ہو حال          کھنڈی کتور کو کل شادان ہوا حال</p>
<p>کیا نفع ہو لڑنے میں فر صلح میں کیا ہے          کیا میری تباہی میں فقط تیر اچلا ہے</p>	<p>فاتے بھی راھی ہوں مہینے ہی خوشی میں          اس پر بھی نہا تو شہادت پر بھی خوشی میں</p>	<p>خیر ہو ابھی دور سر سبط تہی سے          پر فاعلم اس شہت میں دہی ہوا ابھی سے</p>

<p><b>کالم</b>          حصہ ہوا اور وہی حصہ مخلوق          ناگاہ اچھی لشکر کفار سے بیہوش          خطا آئے جو حکم کا قباب میں قوم          کیا جو کہ ایک کزن شاہ کا مقلوب</p>	<p><b>کالم</b>          جہنم برائے انہی بنو نوحہم کو          اور ایک طرف قاطعہ کھینچ کر کھینچو          نور شید فلک آئینہ دار شہنشاہ          صفت بے عیب اسے سفین بنیاد</p>	<p><b>کالم</b>          جہنم کیسے بنائے گیا کہ اور اس          جہنم کو کہ جسے جس بنی شہ لوگ          اس میں کی جا جا کر یقین ہو کر اس          کی سیاہی و بلبلت سے نہروں کو اس</p>
<p>دل بھر گیا تھا شاہ کی باتوں سے عمر کا          اب کل ہی سر کاٹے گا زہر اکے سپر کا</p>	<p>ایساں دھنغریہ کتا اُدھر آیا          مجرا کر دیا سو کہ شہ بخرو بر آیا</p>	<p>جسم خردین جسم رسول د دسرا تھا          پامال جسے امت بے دین نے کیا تھا</p>
<p><b>کالم</b>          ایسے صلح سے ابن شہ مردان          وہان صلح سے ان کا بیان ہو گیا سان          وہان منت وہاں سے ہی جان لیا وہ خان          اتنے ہی بیان سے ہوں چاک گریبان</p>	<p><b>کالم</b>          کیا قدر اور دولت ہے کون کا          کہ باقی نوری نور و شرف و شہ کا          اور بیچ زمین ان نفون کے اور شہ کا          دور آتوں میں ان کا پتھر قدرت ان کا</p>	<p><b>کالم</b>          اس کا کو اور قتل ہوئے شہ کا          اور گرد جان کھلا صاف شہ کا          ہر سمت سے برد اور نصف لنگے کا          پرورد شہاد تھا ہر اک پتھر کا</p>
<p>پنہان سر دا جم ہوئے عالم کی نظر سے          زہر اکا سپر نکلا تارے لیے گھر سے</p>	<p>بایں دُخ و خب جنوہ ما برد و جا تھا          وہ برد و بجے تھا گراک برد و جا تھا</p>	<p>مجھوس چلا دیکھ کے زہر اکے جگر کو          قربان کیا کرنے برد اور کو سپر کو</p>
<p><b>کالم</b>          وہاں زارا توئی شہ کی کھلی          بل کی جو قدرت اللہ ہی ساری          نہنہ سے ہو کر جو کھنڈ فضل ساری          گلزار جنتی کی خود دست شہاری</p>	<p><b>کالم</b>          دشت شہ کا نافر انضال آئی          تھی خیم آئی پو پوین کی خاس          اس عوی بیوالے سپر گروہاری          دیکھے ہم امت کے لیے باننا ہجا</p>	<p><b>کالم</b>          کھجا کہ را گیا جوا سردار          لاش کی اٹھنے کے جہنم اور          دیکھا کہ ہر دم توڑا خسی سے سردار          کس جس سے دعا ہا توں چاٹے کو کھو</p>
<p>کیا غصے تھے کیا بھول تھے کیا سردوان تھے          پر جہنم دیدان میں تھے ہم خزان تھے</p>	<p>گو پشت بناک انکو کیا فرج لعین نے          پھر نہ شفا سے رخ اپنا شہ دین نے</p>	<p>بخش اسکا خطا مالک عباس کی سونڈ          ہم یا سون آقا کی تجھے عباس کی گونڈ</p>

<p>۱۲۱          کیا ہے جو میں اس شہر کے تریان          سوچتا ہوں شہر کے سب پر ہوا سان          اور وہاں کا سزاؤں میں جو ہوا غفلان          شہر کے کہا ہے اٹھا اور وہاں</p>	<p>۱۲۲          بیٹے گھر میں بیٹے بیٹے          اک با تو میں غلام کی نزل کی ہے تیرا          اٹھارے سے زبردستی جبکہ درنگ          سب کا کہہ کیا راست بہت ابن علی ہے</p>	<p>۱۲۳          تھے تھے انارہ میں میں کچھ          بولوں گے گے کے تیرے گلے          ردائے میں بیو کا گلہ گندہ جاوے          میں در کاتب میں میں وہم ہوا صواب</p>
<p>۱۲۴          پھر جو تصدق ہوا خو دلانے اٹھا کے          زینب سے کہا رو دے دوست کو لگے</p>	<p>۱۲۵          قائل تھا جڑھا سینے پر پٹا کمان          کھولے ہوئے آنکھیں تہ خیر گمان تھے</p>	<p>۱۲۶          اب میری تو گردن بھری بھری ہوئیں          گردن مع اطفال کو بند ہوا انار میں</p>
<p>۱۲۷          اہل کعبہ لائے نہیں جانے اٹھا کے          لے کر کعبہ میں گیا وہاں کچھ جانے          اگرچہ وہ کعبہ سے پھر بھی لے لے لے          لائے ہی اٹھا لے کوئی نہ لے لے لے</p>	<p>۱۲۸          اہل کعبہ لائے نہیں جانے اٹھا کے          لے کر کعبہ میں گیا وہاں کچھ جانے          اگرچہ وہ کعبہ سے پھر بھی لے لے لے          لائے ہی اٹھا لے کوئی نہ لے لے لے</p>	<p>۱۲۹          وہ تو تھی کہ کعبہ میں کاشا          کاشا لیا گیا وہاں قائل تھا          غائب میں اب نہیں قوت کا بار          کہ شہر سے سو اتیرے نہیں کوئی سوار</p>
<p>۱۳۰          ایمان تک ہو کر خمی کہ بیٹھا گیا زین پر          آخر کو اگر اعش امامت کا زمین پر</p>	<p>۱۳۱          سینے سے اتر کے گلے بھائی کے ردوں          ہمت دے کہ خصم شہ ظلم کو ہوں</p>	<p>۱۳۲          کیا حل ہوئی مشکل مدد شاہ ام سے          یہ مرتبہ تصنیف ہوا تیرے کرم سے</p>
<p>۱۳۳          چنانچہ ان تھانے تھی تیرا          تیرے کہیں کہاں کہیں ہوا کہیں تیرا          اور تیرے کہیں کہیں تھے تیرے تیرا          تیرے کہیں کہیں تھے تیرے تیرا</p>	<p>۱۳۴          لکھا کہ تیرے تیرا تیرا تیرا          ردائے میں بیو کا گلہ گندہ جاوے          بیٹے غریب کچھ بھی کہیں کہیں باک          کیا بھائی کہیں کہیں کہیں کہیں باک</p>	
<p>۱۳۵          لکھا ہو ابھی شہ نے تشدد نہ بڑھا تھا          جو شہر میں ان کے سینہ پر بڑھا تھا</p>	<p>۱۳۶          آواز شہ پاک نہ نکلی جو گلے سے          رخصت کے اشارے کیے تیرے گلے سے</p>	

<p>۱۳۱          خوشی میں خوشی میں خوشی میں          غمناک کا غمناک اور حسین اور          فرمان روا کے دین پر حسین اور          روضا بآلک دفر حسین اور</p>	<p>۱۳۲          تمام کین کی میں ناکا کو دیان          آرزو دل ترار مگر لذت زبان          جو کبھی بھی عات جو اس مچان          تمام کسود میں سب کین اور</p>	<p>۱۳۳          اور دانی اور اور سیاہی اور کین          عقل دستور میں کین کین اور          اور تا اب دفر میں اور کین اور</p>
<p>۱۳۴          ہر ایک قلم اسی کا عمل کائنات میں          لوح و قلم جو بیان کف انگشت ہاتھ میں</p>	<p>۱۳۵          عجائز شکر کے ہوں جو بیان ادا ہوں          جب ذکر کیسی ہو تو پھر آہ آہ ہوں</p>	<p>۱۳۶          اندر سے وصف بادشہ مشرقین کا          زرباچہ ہو تمام زرد حسین کا</p>
<p>۱۳۷          کلب قدر پر عشق کا شکر سے قلم          زخم خرا غصہ کوئی خط کا قلم          زخم کے زخم قلم قلم قلم قلم          عصیان سے آپ کو دینا اندر کے</p>	<p>۱۳۸          کھوارہ شکر کین میں کین کین          قہار پر موم حضرت جیل کا قلم          طفلی میں عشق پر کین کین کین          شہر پر قلم کی غایت ہوں تمام</p>	<p>۱۳۹          کین کین میں کین کین کین کین          مغضوب کین کین کین کین کین          کین کین کین کین کین کین کین</p>
<p>۱۴۰          حکم قضا بھی تاج حکم امام ہے          انکے قلم کا خامہ تقدیر نام ہے</p>	<p>۱۴۱          معشوق کا جو یہ کم ہمیشہ مارہوں          عاشق دہ سلج و ان جان سے شازہوں</p>	<p>۱۴۲          مانا ہوا تھا خلق ہدایت کے واسطے          پیدا ہوئے حسین شفاعت کے واسطے</p>
<p>۱۴۳          عقل غلبہ میں کین کین کین کین          ایوب کین کین کین کین کین          شہ کو قلم اور کین کین کین          علی نے زندگی میں ایادہ زینبار</p>	<p>۱۴۴          دوش غم میں کین کین کین کین          مغرب سے قلم کین کین کین          روزہ کین کین کین کین کین          پینا نزال کین کین کین کین</p>	<p>۱۴۵          کین کین کین کین کین کین کین          کین کین کین کین کین کین کین          کین کین کین کین کین کین کین          کین کین کین کین کین کین کین</p>
<p>۱۴۶          کیونکہ نہ وہ فخر سلیمان صفات میں          خاتم کے بدلے ہر شفاعت کین کین</p>	<p>۱۴۷          انگشت مصطفیٰ سے دو پارہ قرم ہوا          اور خاطر حسین سے لکڑے لہر ہوا</p>	<p>۱۴۸          سب سے زبرد رکھا ہوں اس نور میں کو          ہاں خاطر کین کین کین کین کین</p>

ذوالحجہ

<p>۱۰۰ کھا جوڑے جھڑے جھڑے جھڑے جھڑے انکو نبی نے دوش پر لٹکے کیا سوار باب ہم کرما پوزر و گلخان بار بار دیکھو گلیکین مہر مروت ہر آنکار</p>	<p>۱۰۱ سیرت گورنوارہ عرش علیہ نیک نیک نیک نیک نیک نیک نیک نیک شیخ پیغمبر خاص عاشق جی قیوم ہے شیخ جان روح رسول کریم ہے</p>	<p>۱۰۲ سیرت کرکشت چلوانہ ملک شوش اباب و شاک صد کے بین تاج ملک شوش عفت عفت کا رسول خدایہ بصد شوش سنت ہی انصاف کو جو ہوئی شوش</p>
<p>۱۰۱ اسن دوش پر جو یہ لپسرا جہند ہے پست اسکے آگے رتبہ عرش بلند ہے</p>	<p>۱۰۲ گو خور و سال فاطمہ کا نو عین ہے مصیبت ہرگز نبی تو حاصل حسین ہے</p>	<p>۱۰۳ کیوں عفو ہوں گنہ نہ صندار و کبار کے عفت عفت کے شفیع امم جب بیکار کے</p>
<p>۱۰۲ پھر دیکھو کہ سوسو شہر کرما از دوش و ش احمد خاندانہ کسب ہر شہسوار با حق آن ایچکا تیرے نارا تو دیکھ کر کہے میں غنا</p>	<p>۱۰۳ انگرا سبب اس شاہ کج اطفال جو بندے ہیں چھین چھین کہتے ہیں شہنشاہ راہی حکام پر پھر میں بندہ بندے ہیں شوش خزانہ ہوا</p>	<p>۱۰۴ یوں نارا نا اٹھا یا تھا لکھو کھول ناگا و جبرل میں نے کیا زول اور یہ کار سے پیر قائم و قواع ہر اک سن جو کہ حق میں تو قبول</p>
<p>۱۰۳ مہراج عرش حصہ میں نانا کے آئی ہو تو نے نبی کے دوش پہ مہراج بائی ہے</p>	<p>۱۰۴ مان باب پھر شفیق میں چھ نو عین کے پر ناز تم اٹھاتے ہوا بنے حسین کے</p>	<p>۱۰۵ دریا سے رحمت اب تو تلاطم میں آئے ہیں لو اس صدانے ہفت جنم بھائے ہیں</p>
<p>۱۰۴ حضرت نے جگہ بوز سلمان سے کیا بوتے کھاری میں سے بیخ خوش ہوا کس کا مقبرہ نہایت با نی کیا چلے پھر سوار کرتے زل غنا</p>	<p>۱۰۵ چھ تیراں طلب فرزند گلدار فرمایا کیا تھ میں سیو تبار سے ارحمین تیرے شکر کی جو ہار نہیکر کرناو سے نہانا تر تبار</p>	<p>۱۰۶ کے کیا ہوتی تھ سوسو جواد کیا کرنا کا واقعہ ملکوں میں جواد کیا فاطمہ نے لگے آن خون کسی داد دفع بھی کر کے اور ادا ہوئے شاد</p>
<p>۱۰۵ یہ زینت کفار علی و بتول ہے میں اسکا فخر ہوں تو یہ فخر رسول ہے</p>	<p>۱۰۶ گیسو دیے جو ہاتھ میں نیرا لانام نے مہینہ کی حسین علیہ السلام نے</p>	<p>۱۰۷ عفت عفت جو لکے آپ سے بھی کھائے گئے قاتل کسان حسین کے خشرین بجائے گئے</p>

<p><b>۱۵۱</b>          دینی کے ہونے بنا بیٹھنا          پیش نگاہ عار و کبر کا پھرا          شیر مٹ جیوہ عدد دریا بیٹھا          بیٹے پرورد فرس بدن خاک کی بنا</p>	<p><b>۱۵۲</b>          عاشق و غم کو بھی پروا نہ تھی          سچ تو یہ ہے کہ تیرے میں ان تھی          ایک تیرے ہی صوفیوں کا تھی          کوئی بہت توبہ تھا دریا بیٹھا</p>	<p><b>۱۵۳</b>          اگر کبر حسن کی گنج بھی کہتے ہا          اور لاکھ بان ہوتا ان فرس تار          عیاں کو گلے سے لگاتے تھے بار بار          شفقت بھی بیٹھ جوں پہ بجا جوں پہ بار</p>
<p>یارا نہ پھر رہا نبی شمشرقین کو          رونے لگے گلے سے لگا کر حسین کو</p>	<p>رخ سسازون کے عیان تن کا نور تھا          نزدیک تھا ہشت تن بست دور تھا</p>	<p>کہتے تھے ایک دم میں کمان یقین میں          وا تھا کبار غم زہن میں اور کیا فریق میں</p>
<p><b>۱۵۴</b>          اب بکھڑ کر دوش فلک بیدار کو          رن میں کرا بادشہ کی کسکو کو</p>	<p><b>۱۵۵</b>          اب لنگر افروز کا بھی شمار          چاہتے تو کیا تیرے بیٹھے کو          اور اس وقت جو لاکھ زیا لگا اور ہفتار          ہو گیا ہے شہت بھی افکار</p>	<p><b>۱۵۶</b>          وہاں صلح کو کہہ سکتا ہے بنا          تا آہ فاطمہ سے نمون کلنگ کو تباہ          بہت تھو جگ ہوئی فلک کی سیاہ          بہتر قرار ہے نہ لگے جان فاشاہ</p>
<p>غلطان زمین پر پسر بو تراب تھا          اُسد کمان و دوش سال تاب تھا</p>	<p>ہمت میں ایک لاکھ جوان سے زیاد تھا          کم انکے آگے لشکر بن زیاد تھا</p>	<p>اُس سمت بند تھا جو در صلح کیا ہوا          تھا انکے واسطے در جنت کھلا ہوا</p>
<p><b>۱۵۷</b>          بہتر اگر توئی تگائے حسین کو          جلتی ہواں میں تگائے حسین کو          پھر دوش پر بیٹھوں تو تگائے حسین کو          کس صوم سے بیٹھیں لائے حسین کو</p>	<p><b>۱۵۸</b>          وہ اوفا کرین فاجو بدین فرج          ایچ حسین کو حسن بنو علی فرج          وہ تفرین کو تھے شامت کا پرورج          پیرین کی بی بی کا در اور علی</p>	<p><b>۱۵۹</b>          کبھی کبھی بی بی نام ہوا شمار          کبھی کبھی بی بی نام ہوا شمار          کبھی کبھی بی بی نام ہوا شمار          کبھی کبھی بی بی نام ہوا شمار</p>
<p>کیا ظالموں نے سبط نبی پر تم کیا          لشکر کو قتل کر کے سر اسکا قلم کیا</p>	<p>خدیجہ تھے سب سبط رسالت پناہ کے          پھرتی تھی روح فاطمہ کو داس سپاہ کے</p>	<p>تسین ہو کو بعد فاشاہ دین کے          اور آفریں خدایے جان آفرین کے</p>

<p>۱۷۸          کلا بکر کلا غلامش ہر کارزار          ابر سے تو آب تھا آصف برون زار          اندر سخت شاہ پودہ چینی ہونزار          بالین پر کے سب جانی کارزار</p>	<p>۱۷۷          خاک تپ تو لنگی کلن شہ بنزار          نازک لنگی لنگی سپہ سوزی کون سے کو چنگار          روزی نغمی روح فاطمہ ہر ہر کبہ بیچار</p>	<p>۱۷۶          صلح کی گئی گنگو گنگو          سب بی بیوں کو لے کر آئے بیٹے          بیٹے موت جوان پر ال بیٹے          دو دیو جیوں میں تو قرار مل بیٹے          زبان کو گل بن ہوا ہر سال ال بیٹے</p>
<p>۱۷۹          بجز آزار سے ہی ان میں ہوا تمام          اللہ کا نام کہ زینقاں تہنہ کام          کیا قضا کا شکر نہوں کی کوی بیجم          ہونے لگا قوم چون شکر ال انام</p>	<p>۱۷۸          سنیہ بی بی تھا کب علم زار با فوج          تیر دن سے بی بی تہنہ زار کھوج          کس طرح بجایا شہ دین کو وہاں          بیٹے پر بنا وہ سپہ سے زرہ بنا</p>	<p>۱۷۷          صلح کی گئی کا پیر بی بی بیبا          بی بیوں کے گئے تہنہ سے جی کلہا          تصدیق بی بی کا درن دن میں ہوا          فطرت بی بی کا قاتلہ طبع پر ہوا</p>
<p>۱۷۶          وہ تو حال جسے کہ عالم نہال تھا          وہ ایک ایک بنہ روش بائمال تھا</p>	<p>۱۷۵          آئی تھی آفرین کی صد کائنات سے          زہرا ملائین بی بی تھی دان دنوں ہاتھ</p>	<p>۱۷۴          اصغر رہا جہان میں نہ اکبر حسین کا          غل تھا کہ بے چراغ ہوا اکھر حسین کا</p>
<p>۱۷۵          کائنات میں تو جفا کئی تھی وہاں          لایح خلق فطرتی اربہ ہر کوشاں          ہرگز نہ جان سے ناشاد نامراد          سب نے تھوڑے بڑھائی تو اتم ہر ایاز</p>	<p>۱۷۴          بی بیوں کی گئی عیاش انور          زینت دنیاہ خلق خیم ہوئی          تیرہ لکھ شان کا جو کہ کسے نے          آرام جان فاطمہ کا بھنگیا کھو</p>	<p>۱۷۳          ایک کو متفق دل کو جو تھا بیچار          دوسرے سے ایک کے بیٹے تھے بیچار          کہتے تھے اور وہ ان میں تھے بیچار          زہرہ کو کہ تلاتے ہیں با بکار</p>
<p>یو کھیا گیا نہ بیٹی کا زہد سالہ شاہ سے          باہر چلے گئے شہ دین خیر گاہ سے</p>	<p>چلائی بانو جو م سوال یہ کیا ہوا          پوئے حسین باپ پر اکبر قدا ہوا</p>	<p>کہے تھے اس مغرب میں آغ دینے کو          جاتے تین بی بیوں میں ہوا کے لینے کو</p>

<p>۱۳۴          افسانہ لایق کہ جی جانیے مخدوم بیگان          اور بویہ قصص کہیں کی بھندہ دے بال          کہ بے چینی سے دودھ پیر سال بعد مال          کہ بے چینی سے دودھ پیر سال بعد مال</p>	<p>۱۳۵          بطن ازلت          دنیا جو کر ملامت شہ کربلا          یاد رہا کون نہ کوئی آفتاب          اگر کسے ہم ہوش نہ نہ کا بجا          مقرر تہ نفل ہونے سے ہم لقا آرا</p>	<p>۱۳۶          شرت تو قانون کراہت باس          دیا کی سمت کئے کئے کئے جان باس          عیاش ہوا زمین کے مخالف باس          آؤ بھینچیں آرا اسرا ہستہ باس</p>
<p>۱۳۷          منہ جو ترا گھلا ہوا سے میرے لال ہے          کیا دودھ پینے کا بچے اتک خیال ہے</p>	<p>۱۳۸          دریا کو دیکھتے تھے کبھی چشم باس سے          و انہوں سے کہ زبان کو چبانے تھے باس سے</p>	<p>۱۳۹          بسقت جو آپ کر گئے مرنے میں جہاں سے          کیا بھائی ہم زمین کے بخاری جہاں سے</p>
<p>۱۳۸          ہوتا ہے جو لالہ شہید          کہتا تھا دل میں ہوا سے شاہ کربلا          جگہ میں جگہ کے یہ انوکھا تھا          کتنے شہداء سزا سزا کربلا</p>	<p>۱۳۹          وہ ایک گرم اور وہ جرات آقا          وہ نصف دار اور وہ گرمی حجاب          یہ آفتاب تھی بل دران ابوزاب</p>	<p>۱۴۰          عقل میں بھی کی بیخشاہ بار          باگہ ہر اٹھا دیکھ لے کئے کئے بار          تھا دامن غبار میں جان ترسوار          فائق سے آجا جی تو تھا بار بار</p>
<p>۱۴۰          یہ رنگ ہیرے کے دل باش باس پر          اگر کہ کا ہاتھ رکھتے تھے ہنر کی لاش پر</p>	<p>۱۴۱          یہ بند رخت تن تھا شہ شہ کے سوا          ہر ہم نہ زخم تیغ کا تھا تیر کے سوا</p>	<p>۱۴۲          اب کر بلا بیان سے آہی قریب ہو          فرزند خاطر کی زبانت نصیب ہو</p>
<p>۱۴۱          بار و خدوین سے اس طرح سے          آسٹن میں بھی سب سے کھا          اہل دین کو ہوش سے آئی تھی نہ          عاجز تھا بیکوئی شہیر کو ذرا</p>	<p>۱۴۲          درمگر جوانی اب کجا ہو          درمگر نشانی عیاش نامدار          چشم میں مائتہ قاسم سے اختیار          اور یکدل نام فرعون کا سو گوار</p>	<p>۱۴۳          لگا لگا کونہ کونہ جی تری تری          بچھاوہ دل میں جی جی تری تری          آ رہا عیاشان با سہولت ہدیہ شاہ          کوئی غفلت کے ہوئی بوج شاہ</p>
<p>آفت میں تہلا جو یہ نازک فرزند ہو          سو امتحان صبر و تحمل کا آج ہے</p>	<p>غش آ رہے تھے پیا س پر لب ہوش تھا          لیکن مانگے شش امت کا ہوش تھا</p>	<p>اقبال ہو تو یا وہ شہ مشرقین کا          لشکر تو فضل حق سے پرا ہو حسین کا</p>

<p>۶۲۴ چرخان ناد کو سو سے سیاہ نام پونچھو جو پونچھو کی گادہ بن نام بنین جی بن درخ مسلخ غان نام دل سے مار چنگ سان جو نام</p>	<p>۶۲۵ آخریا فرخ ستم سے بجا کر یار و تھاری فرخ کا سال پر کر م بولے عدو تو پونچھو کر کے اور م سردار ک تو مہر پر ان کے کلام</p>	<p>۶۲۶ یکے خندہ زن ہو کے وہ خیا نام ہو سے ہا سے سائے تیا ہو ک نام شاہد تو ا جی ہو کر تا جو کلام اے بجا اس تو فرخ امیر نام</p>
<p>۶۲۷ ہو پونچھو ہوں کہ میں اٹکے راہ مراد پر خبر شکن کا لال چڑھا ہو جہاد پر</p>	<p>۶۲۸ پہلے یہ کہ مراد ہو گیا اس کلام سے فرمان کچھ زبرد کا لایا ہو خدام سے</p>	<p>۶۲۹ اور سر بلند نہر پر جو یہ خیا مین انین زید کے متوسل نام مین</p>
<p>۶۲۸ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان خط کا جو بکریں کے درگا ملکین کے کی اور بکریں کی نصرت کرین</p>	<p>۶۲۹ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>	<p>۶۳۰ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>
<p>۶۳۱ دو چار درزر گر بیان میر قیام ہو ا غلب ہو وہاں مین صفا نام ہو</p>	<p>۶۳۲ بیکسے وہ غریب ہوا درشنہ کام ہو ہو جاے وہ بھی قتل تو قصہ نام ہو</p>	<p>۶۳۳ عباس نامور کی جو کجگو تلاش ہے سیگور وہ پڑی ہوئی دریا تلاش ہے</p>
<p>۶۳۳ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>	<p>۶۳۴ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>	<p>۶۳۵ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>
<p>۶۳۴ صغرائے انکے واسطے کویا ہو چین کو کیا اسکا اشتباہ نہوگا حسین کو</p>	<p>۶۳۵ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>	<p>۶۳۶ کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان کے بکریں درگا دین کر خانہ دجان</p>



<p>۱۷۱          تھوڑے سا جو فالو فرسٹے نکلا نام          اہل حرم نام کے کیا گو داز رحام          زینب کے عرض کرنا شاہ نشہ کلام          خا کو پڑھو کہ بیان شاق بن تمام</p>	<p>۱۷۲          زینب چاہی تو جاوا ام دین          خط بھی کہیں سے بھرا جلتے ہیں          خستہ کیا کہ دیکھو تو خود خوار فرزن          غش میں کیا کہ پیش بنی پر جا نشین</p>	<p>۱۷۳          قلم کو دیکھا تھا کہ اور زین جان          ہوا تو نہیں بھی بارہی میں خوش جان          خراب کیا کیا اسنا تھا اور تو تو میان          سہو گئی تھے سیاہ میں بدترین جوان</p>
<p>۱۷۴          کیا جانے غلبہ میں اب کیا دکھا یگا          صغرا سے بیٹھیں گے اگر حق ملا یگا</p>	<p>۱۷۵          اگر کمان جو خواہر شیدا کا خط پڑھے          عابد کو لاؤ وہ دری صغرا کا خط پڑھے</p>	<p>۱۷۶          ڈاؤنگی آجکل درہ مندی لگاؤنگی          بیٹھا تمھارے سیاہ میں بیٹھیں آؤنگی</p>
<p>۱۷۷          ارتقا میں کچھ اسی کا سہرا          وارث سے میرا کہ کو اپنے کرکے سہرا          پہنچانے کو میری جو بیٹیاں نہ فریاد          ہوا تو ان شاہدین سے کہ بیٹیا</p>	<p>۱۷۸          جا بگو کہ کیا کیا بیٹیاں ہیں          بیٹھے ہیں کہ گور میں کیا شہرا          بیٹھے تگا غریب جو میرا کر گیا          کہ اس کو نصیب کیا تھا عابد جا</p>	<p>۱۷۹          کماؤنگی بیٹھو بیٹھو ان جاگن          قاسم کی ان کا بیٹھو بیٹھو ان جاگن          رو کر نہال نامو صغرا میں کیا          تم میں بیٹھو بیٹھو کہ خبر میرا</p>
<p>۱۸۰          بیٹے تو حدت کہ ملی مان کی کمائی پر          شوہر کو بھی شمار کر دن اپنے بھائی پر</p>	<p>۱۸۱          بابا سے تمھی یہ عرض ہے کب بلاؤ گے          اگر کو تھا پیام کہ بسنے کب لو گے</p>	<p>۱۸۲          بیٹھو گی اور بیٹھو گی تم کے سیاہ میں          قاسم تو بیٹھیں ہے پراقتل گاہ میں</p>
<p>۱۸۳          کوئی بیان کیا کہ بیٹھنے سے          صغرا کا نام ہے بھرا جا گیا جلا          اسکو اک اور سو دردم زرا</p>	<p>۱۸۴          چاہیں کہ کیا تھا بیٹھنے سے          تم جب کو جا پتہ ہوا کسی نصیب          کھنے میں آپ کے بین نمایت شام          لاؤ انھیں میں کو کہ زبان میں ہیں</p>	<p>۱۸۵          لگن لگن سے اور قیامت ہوئی کیا          حضرت نے اسنا تھا سے ماہرے کیا          باؤتہ رکے بولے کہ اور تم کی تہا          زینہ تو جو دریں قاصد سے تھا</p>
<p>۱۸۶          بیٹائی خط کے پڑھنے کی اب مطلق نہیں          اگر کہ غم سے تو درصارت ہا نہیں</p>	<p>۱۸۷          کرتے تھے پہل مشکل میں چید رہا نکلی          جان بخشی آپ کیسے اسن تو ان کی</p>	<p>۱۸۸          لو او دل سے پھر کے نہ اب ن سے آؤنگا          اگر کہی لاش کو خط صغرا سناؤنگا</p>



<p>۱۶۱ آتش میں بیکی کی کوشش نہ کرنا اور جس سے ایک بی بی اور ماں کی اصلاح فاسد کے اس لیے کہ وہ بے شر ہے ان میں سے نہ کہو اور کو جو کیا کیا</p>	<p>۱۶۲ بڑھتی ہوئی تھوڑے عین اور دماغ پر بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>	<p>۱۶۳ نہوڑے اور نوجوانوں کی اصلاح جو بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>
<p>۱۶۴ نام اس کا ہے کیونکہ میری گلخند ہے صغیر کے واسطے یہ بہت بیقرار ہے</p>	<p>۱۶۵ فاسد وطن میں تو جو اسے لیکے جائیگا بیان شر کے ملنے بھلا کوں کھائیگا</p>	<p>۱۶۶ دکھ پیاس کا کہہ نہ نہ خفصا لکھوں اکبر کو بخوارے تھانے کو کیا لکھوں</p>
<p>۱۶۷ فاسد نفس کی کیا اصلاح بھارت اور ان کا قہر ہے زیادہ تر بھارت اور ان کا قہر ہے زیادہ تر</p>	<p>۱۶۸ نہوڑے اور نوجوانوں کی اصلاح جو بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>	<p>۱۶۹ نہوڑے اور نوجوانوں کی اصلاح جو بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>
<p>۱۷۰ وہ اشد کھیل میں نہیں مشغول ہوتی ہوں پتھر ہے بیان کرتے ہوں میں وردہ ہوتی ہوں</p>	<p>۱۷۱ مذکر کما کہ گھوٹوں تو وہ مشورہ نہیں ہے فاسد بیان یہ حال سپاہ حسین ہے</p>	<p>۱۷۲ میں سن ہا ہوں تفت پنجان جو ہوتی ہے الکڑی کی روح واسطے مہر کے ردنی ہے</p>
<p>۱۷۳ فاسد نفس کی کیا اصلاح بھارت اور ان کا قہر ہے زیادہ تر بھارت اور ان کا قہر ہے زیادہ تر</p>	<p>۱۷۴ نہوڑے اور نوجوانوں کی اصلاح جو بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>	<p>۱۷۵ نہوڑے اور نوجوانوں کی اصلاح جو بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح بڑھتی ہوئی عین کی اصلاح اور</p>
<p>۱۷۶ اعدا نبی کی آل کو دور بھرا شکے اک عمر سے یہ ظلم تھا ہے نجانے</p>	<p>۱۷۷ کیا سورا ہے ہونو اب جوانی کو کم کرو اٹھو جو اب عرضی مہر اور تم کرو</p>	<p>۱۷۸ کفار کا برش ہے بلا کا ہجوم ہے یہاں نام بچتوں کے شائنی ہوم ہے</p>

<p>۱۹۱          و با برادر جوان میده کو بی پیام          از بنده رفتن کما قفا تعین کلام          اصغر کو بر سر چوبین و اطفاک بانام          کسار تبت ده و در قتل و قتل کام</p>	<p>۱۹۲          طاقول و در بر کز رخ غم تعریف          کز شسته نذر دگر غنچه کز لطیف          خافل بر می آید سے کچھوں کا شریف          ہی ز آوان غلام از ادراک کز حریف</p>	<p>۱۹۳          کلام سوم ہے کہ جوان خوش جوان          یاد دم فتح و سر کھانہ دون با هم گران          بلبل چاہم کہ جو طبعی نکند از امکان          ہر جوی بزرگوار است ہر جوی عریان</p>
<p>۱۹۴          پوچھیں جو بی بیان حرم جو خضال کو          کنا کیا ہو قید حمد کی آل کو</p>	<p>۱۹۵          فریاد و یاسین کہ اب اضطرار ہے          امداد و یاسین کہ غم بے شمار ہے</p>	<p>۱۹۶          شہزادہ تجھ ہے چھری بھی نہ دکھاؤ اسکو          فرج کے پہلے نضاسے نہ ڈراؤ اسکو</p>
<p>۱۹۷          کا صبر اور نہ نیکوئی کا تہ          غش کھلے زبان میں پر گناہ بنو          آئی کہ دھڑکا تو اور تم سر دیاہ          کتنے کی وجہ سے کسی بوسگاہ</p>	<p>۱۹۸          شکر ہے تو باری کی شکر ہے          فریاد است و یاسین کہ غم بے شمار ہے          بکین بی وطن و بیکس کہ غم بے شمار ہے          صبر اور نہ نیکوئی کا تہ</p>	<p>۱۹۹          بیخ بیخ زنی نہ نیکوئی کا تہ          ارشاد غلطی و غنا سب جی خوشحال          آہو کس شکر تھا قید رب دوسرا          کھا کیا کہ باری کی آیت دیا</p>
<p>۲۰۰          افسوس نہ بہر تھا ابھی قتل گاہ میں          بیچے لگی جو فتح کی نوبت پاد میں</p>	<p>۲۰۱          گو کہ تنوار پھری ہلق پر ستاری          شکر باری کیا پاسے نے گم ہر باری</p>	<p>۲۰۲          حلق ترک کر تے ہیں نقصاب بھی قربانی کا          قطرہ امت نے زبید کو دیا پانی کا</p>
<p>۲۰۳          فائدہ نہ دے سو قتل ہوئی نظر          کیا بگیا آہ کہ جلا دیکر          شکر کا نصیب کسے ہے جا بارادھر          لبتا کوئی فتح علی کی بی</p>	<p>۲۰۴          اتفاق ملا ہے اول          بیخ شکر میں کچھ لکھ لکھ          شکر اول ہے کہ جوان ہو جو کیا          شکر اول ہے کہ جوان ہو جو کیا</p>	<p>۲۰۵          قتل گاہ میں کچھ لکھ لکھ          آہ ما تکر کہ تھا جو بھی وقت تاز          نام نہ کہے کہ جو شکر کا خطبت تاز          نہ بدوش ہی ہو پاپے کے جسے دواز</p>
<p>۲۰۶          بلوں کھینچتے ہیں تن پاش پاش کا          اسباب گت رہا ہر شہرین کی لاش کا</p>	<p>۲۰۷          شرط ثانی ہے کہ ہو جمعہ تو تاخیر کرو          جسے کو وقت نماز آسپہ دیکھ کر کرو</p>	<p>۲۰۸          اسکے سینہ پر چڑھا شکر کچھا دیکھو          جاے آداب سے نہ عت بیجا دیکھو</p>

<p>۴۷          دوج جوان انونج اچو کھنڈھ          میان شکر و نمک چور دودھ زینت تھی          آری حیدر زینت میوے چور          دوسری کھنڈھ کبر لوبین جلابو پانچ</p>	<p>۴۸          حیدر چور کوجوانی جوان ال          موچار کال سے ان کھنڈھ کارد          بلکو آری کجی جوانی کھنڈھ          قند انڈر کوجوانت کھنڈھ کالی پانچ</p>	<p>۴۹          بابی گدین رکھ کھنڈھ پانچ          لاش جب کھنڈھ زینت کھنڈھ          پوچھا کھنڈھ پانچ کھنڈھ          رودن کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>
<p>۵۰          شاہ انکو وہ سہ سہاہ احمد کھنڈھ تھے          زینت چور تھے حسین ال محمد کھنڈھ تھے</p>	<p>۵۱          شہ بیتم سے قلع دودھ زینت کاتھا          تیسرا فاقہ تھا اور سن چھ بیتم کاتھا</p>	<p>۵۲          ہمسایان ال اکو اور چھ بیتم والا          ہا سے بن پانی مواد دودھ کا پینے والا</p>
<p>۵۳          دوج چور کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          پانچ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>	<p>۵۴          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          آہ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          دودھ کا کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>	<p>۵۵          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>
<p>۵۶          جلدی تو سگھار کوجوش آتی تھی          تیغے آب تھی شہرگ پر اٹھاتی تھی</p>	<p>۵۷          مان کا دل کے اشار کو سمجھ لیتا تھا          دودھ کی ہوتی تھی خواہش وہ دوجا تھا</p>	<p>۵۸          دیکھا کشتون کو بس وہ دجاکرتے تھے          آہ کرتے تھے اور آرت کو دجاکرتے تھے</p>
<p>۵۹          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>	<p>۶۰          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>	<p>۶۱          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ          کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ کھنڈھ</p>
<p>۶۲          اعطش کی تھی صدا حلق شہ زینت تھی          یاس کے مارے زبان چلتے تھے دہن</p>	<p>۶۳          منہ سے مان با کھنڈھ نام نہ لکھاریا          بے زبان بکے پوکھن کیوں تیر تم بار دیا</p>	<p>۶۴          اپنے رتے کا کسی کو نہ دینا سا دیکھا          دیکھا یا سے نے مجھے تو نکا پیاسا دیکھا</p>

<p>۱۷۱          تیرا ہر ایک چیز میں ہے ہمیشہ نام          ہر حال میں کیا ہے میں نے کہہ کر کلام          ایسا انسان جس نے نقل کیا ہے وہ علم          کیا ہے میں نے کہہ کر کہہ کر کلام نام</p>	<p>۱۷۲          کہ تو دونوں میں عمل ہو تو کیا کہہ کر          نہ ہو اور اگر بظاہر نہ ہو اسے سورا          کما شہ سے کہ میں جب میں میں نے جو          قبلہ داخل تھا دیا اور جا کر آیا اور</p>	<p>۱۷۳          چنانچہ کہ میں میں میں میں میں میں          دیکھو تو اسکو ملتا ہے تو لگا لگا کر          وہ جو دیکھتا ہے لگا لگا کر لگا کر          چنانچہ تو دیکھتا ہے لگا لگا کر لگا کر</p>
<p>۱۷۴          اسکوئی ایسا نہیں باقی نہیں میں نہیں          چاہو ہوا ہی دو گئے چاہو نہ وہ ایسا نہیں</p>	<p>۱۷۵          اور اتنا تو میں سے روح یہ احسان کرنا          دیکھو سیدائون کے سر کو نہ غریبان کرنا</p>	<p>۱۷۶          کل تک تھی مرے سینہ پہ وہ ہونے والی          اب وہ ہے صاحب با تم مری ہوئی والی</p>
<p>۱۷۷          ابھی کہ میں نے کہا تھا پھر شاہ خجست          سو ہزار ایک جھاڑو ہے پھر شاہ کجست          سب کا زار دیکھ کر اور دل شاہ کجست          سر و ملات ابو جج میں برا کجست</p>	<p>۱۷۸          نقل از علی بن ابی طالب علیہ السلام          جہاں والی خواہی کہہ کہ جہاں ہے کیا          آج ہی تو میں میں میں میں میں میں          بلکہ سر پہ نہ شیوہ کے پڑنے سے کیا</p>	<p>۱۷۹          نقیض ہے غلطوں میں میں میں میں          رہا جا سوراہہ باہر میں میں میں          آج وہ میں میں میں میں میں میں          ملک اور میں میں میں میں میں میں</p>
<p>۱۸۰          ہو کے بیہوش گرسب شدہ میں گھوڑیے          سات ہی کو ہوا شرم گھوڑیے</p>	<p>۱۸۱          یا تو روٹنے پہ نبی کے اٹھیں پوچھا دینا          یا اٹھیں ارٹوں کی قبر یہ بھلا دینا</p>	<p>۱۸۲          پاس کیجیو نہ مرا خوف اگنی کرنا          تازیا نہ کوئی مارے تو مناسی کرنا</p>
<p>۱۸۳          آج اٹھیں میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں</p>	<p>۱۸۴          اور انفریق میں میں میں میں میں میں          نہ جھیلے لیے میں میں میں میں میں میں          نہس فاقہ میں میں میں میں میں میں          فاقہ تو وہ آزار میں میں میں میں میں میں</p>	<p>۱۸۵          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں          تیرا کہ میں میں میں میں میں میں</p>
<p>۱۸۶          سنے دنیائیں مرے بعد کچھ رہنا ہے          مجھے کچھ اپنے تیروں کے لیے کتنا ہے</p>	<p>۱۸۷          یا ہے بکون کو مرے پانی ڈرا سا وینا          اور اگر پانی نہ دینا تو درلا سا دینا</p>	<p>۱۸۸          میں طمانجی اسے مار دنگا کہہ بھی دنگا          جتنی دیکھا ایک ایذا اب سے میں دنگا</p>

<p>۲۲۴          دیوان بنائے گئے اور لاہور میں          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۲۵          انوشیروان نے حلقہ کو چھوڑ کر          بال کھوکھے ہونے پر زینت لکھنؤ کی بنا کر          چھوڑ کر تھیں اور کراچی کے وہ لاشے پر          جا بیٹھیں اور چھوڑ کر اٹھا اٹھا دھاتا ہا</p>	<p>۲۲۶          انوشیروان نے حلقہ کو چھوڑ کر          بال کھوکھے ہونے پر زینت لکھنؤ کی بنا کر          چھوڑ کر تھیں اور کراچی کے وہ لاشے پر          جا بیٹھیں اور چھوڑ کر اٹھا اٹھا دھاتا ہا</p>
<p>۲۲۷          بے روائی تو ہو ناموں کے لیے          تازیانہ جو فقط تازا برصغیر کے لیے</p>	<p>۲۲۸          ارد کے جلال گریڈ میں بھی لکھی زینت          اور بھائی کے گلے لٹنے نہ پائی زینت</p>	<p>۲۲۹          یوں جن بھائی پر جو وہ تین کیم پھوڑتے ہیں          بھائی صبا کھوڑتے ہیں گو عدو تو نہیں</p>
<p>۲۳۰          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۳۱          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۳۲          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>
<p>۲۳۳          لب نہ مل سکے تھے جو کہتے کہ جاؤ زینت          ہاتھ اٹھا کر کہا دھوپ نہ آؤ زینت</p>	<p>۲۳۴          اس طرح سے یہیں پھیر کر ہی بھائی سے          پھر و عورت ہی کی آپ نے انسانی سے</p>	<p>۲۳۵          گو کہ حاسد نہ کرے میرے سخن کی تو قہر          بھگو گا فیروز شہنشاہ زین کی تو قہر</p>
<p>۲۳۶          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۳۷          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>تمام شد</p>
<p>۲۳۸          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۳۹          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>	<p>۲۴۰          لکھنؤ اور سکھوں کے ملازمین          لکھنؤ میں اور کراچی میں          سکھ اور سیکھوں کے ملازمین          ملوں اور بیرونیوں کو بجا اور نکالیں</p>







